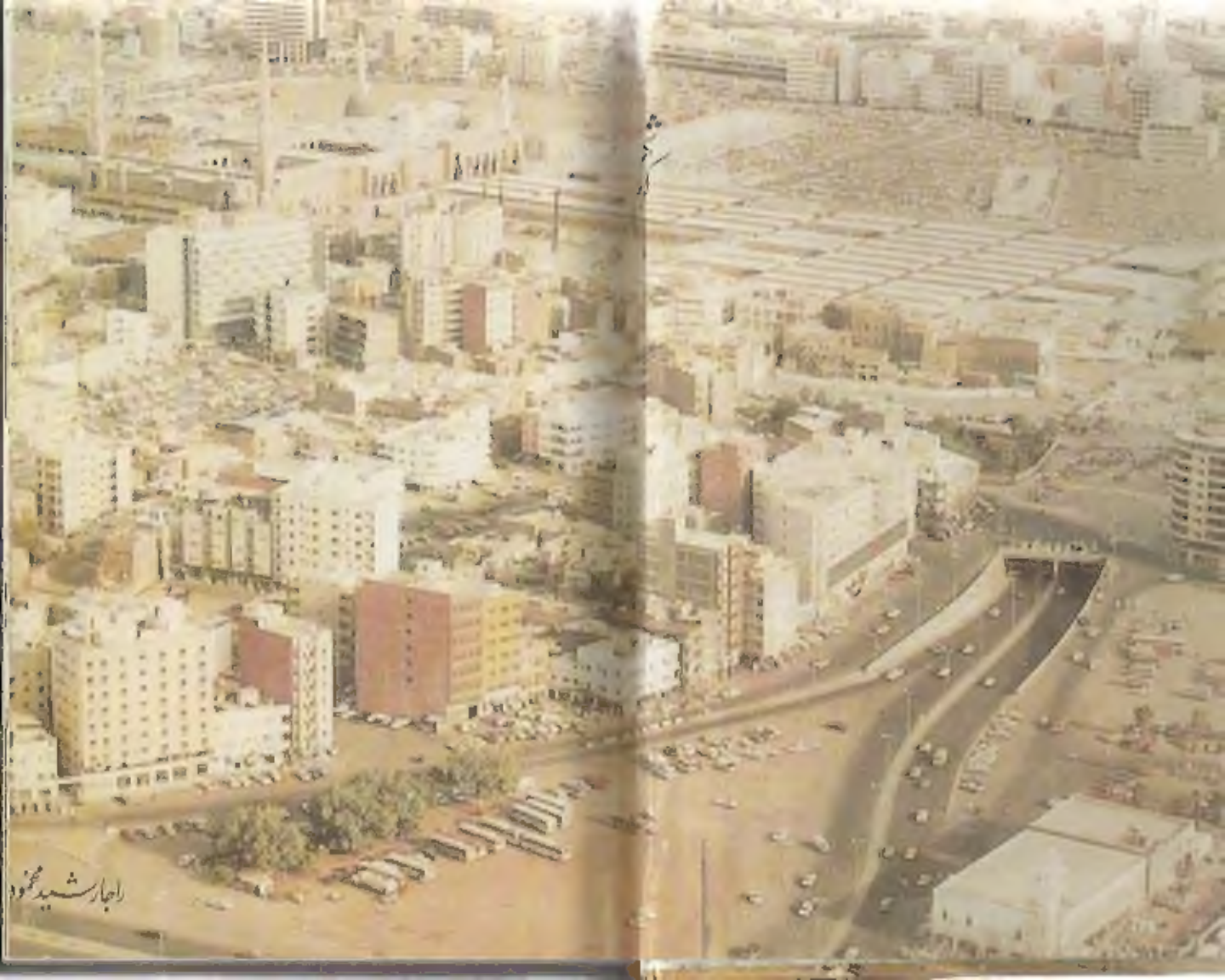


ششم

راجا رشید محمود



شهرک

بِسْمِ  
اللّٰهِ  
الرَّحْمٰنِ  
الرَّحِيْمِ

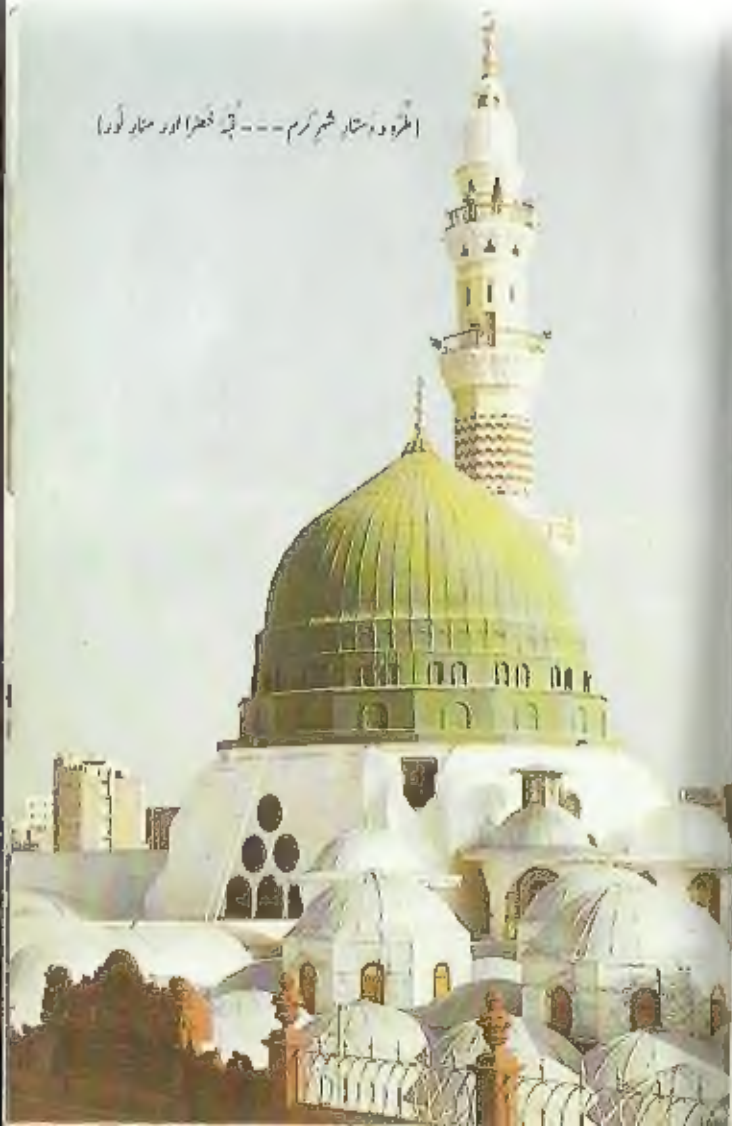
مُصَنَّفٌ بِمَنَاقِبِ

مَسْكُونِ سَيِّدِ الدُّنْيَا

قَرِيْبِ مَحَبَّتِ



اَمْزِجْ دُرَّ مَنَارِ شَرْكَرَمِ --- بِرَّ خَضِرَا لَمُورِ مَنَارِ لُورَا



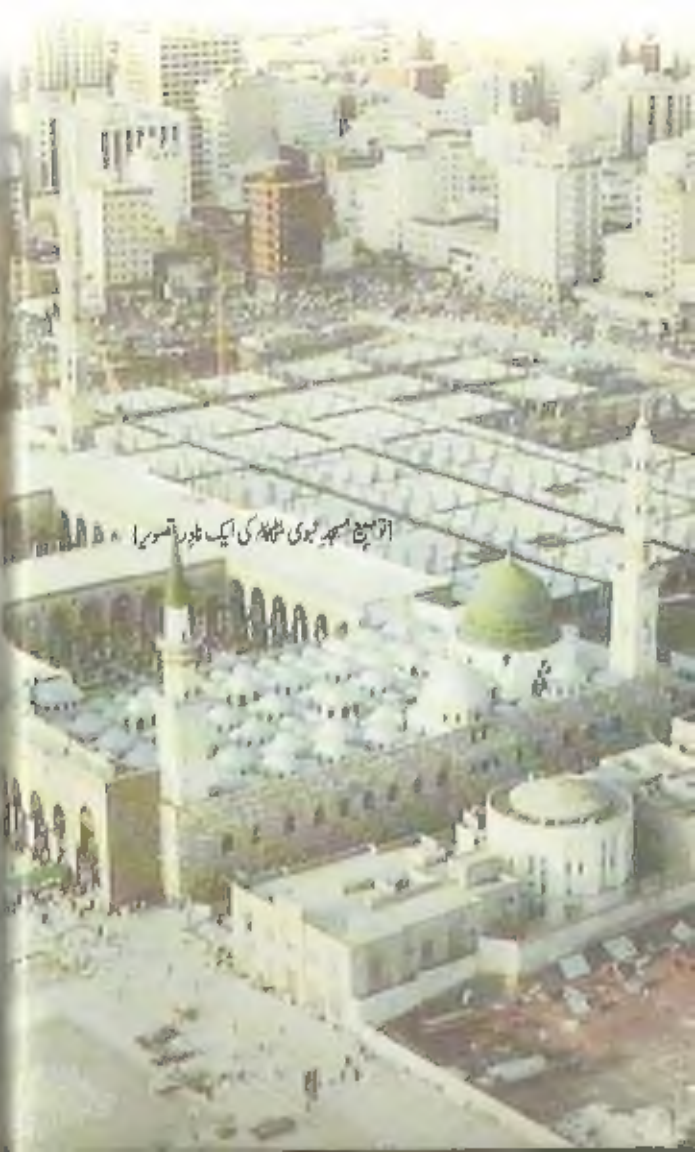


اندھ طیبہ ... شہر منور کی قدیم تصویر



11 تصویر نقشہ اسلامیہ شہر اندھ طیبہ Al-Madinah Al-Munawwarah

شارع العینیت بالمدینۃ المنورہ  
اندھ منورہ کی ایک ٹیاب قدیم تصویر



اتریمچ مسجد بڑی منارہ کی ایک ٹیاب قدیم تصویر

شہرِ کرم

راجا رشید محمود

اختر کتاب گھر



اشریاء دہلی کی بارگاہِ اقدس و اطہر اور شہر کا کچھ حصہ

## شہرِ کرم

شاعر

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر ایچ این نعت رجسٹری لاہور

جنرل سیکرٹری مجلس کفن رجسٹری لاہور

شہناز کوثر

پد لب خرابی

سینئر ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

نعت کیونگس سٹر (ایلو: 7463684)

یو ٹی وی پر چھک پریس لاہور

اختر محمود

مکمل ان طباعت

ٹیچر ماہنامہ "نعت" لاہور

علیہ عبدالحمید - ایک ایڈیٹر ہاؤس - ۳۸ اردو بازار لاہور

۲۱ مئی ۱۹۹۶ء

اشاعت اول

ایک سو روپے

۴۶

ناشر

اعظم محمود

اختر کتاب گھر

اعظم منٹل نیو شاپ مار کالونی - ملتان روڈ لاہور

حضرت اکرم ﷺ کے والدِ گرامی

حضرت عبد اللہ ﷺ

کی

خدمتِ اقدس میں

ادب و احترام کے ساتھ

جو میرے سرکار ﷺ کے مددِ فقیہ شریف لانے سے ۵۳

برس پہلے اس شہرِ کرم میں آئے

ہیں

کہ قبرستان میں نہیں ایسی جگہ اکیلے دفن ہونا چاہیے تو کیا جہاں سے

اُن کے پیارے بیٹے، خالق کائنات کے محبوبِ عطیہ و فضلہ

والسلام) کا گھر اُن کی نظروں کے سامنے رہے۔

اور -----

چودھو سال اسی طرح نگاہ فرماتے رہے۔

(سچر کمیٹی کے توسیع کے پیشِ نظر ۱۹۷۷ء میں حضرت

عبد اللہ ﷺ اور چھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہاں سے

جنت البقیع میں منتقل کر دیا گیا)

# عکس

صفحہ نمبر ۱۰۸

(۱۰۸)

مصلیٰ گھر

- پیارا شہر پاک ہے عطا حضور  
[۱۷] نبی کا شہر پاک ہے عطا حضور  
قیل سے مل جاتا ہے رب شہر کرم میں  
[۱۸] رہے ہیں جو سلطان عرب شہر کرم میں  
رسول پاک کا یہ شہر رکش  
[۱۹] ہے لقا بل شہر رکش  
لاکان و عرش کا قانی ہے شہر مصلیٰ  
[۲۰] ہر جہاں قانی ہے لقا قانی ہے شہر مصلیٰ  
شہر نعت و عطا آپ کا شہر دی شرف  
[۲۱] میرے کرم مصلیٰ آپ کا شہر دی شرف  
قلب و جاں میں آ رہا ہے شہر عتی مرتبت  
[۲۲] وچر قریب کبریا ہے شہر عتی مرتبت  
لازیم وہ نوالہ شہر حضور  
[۲۳] جس جس کو آسمانی شہر حضور  
طیب ہے اور ہمیں کوئی اپائیت کا شہر  
[۲۴] دکھا ہے میں نے ایک ہی اپائیت کا شہر  
طیب اقدس برے سرکار کا وہ شہر پاک  
[۲۵] مروج بود و لطف ہے شہر عطا وہ شہر پاک  
کا لطف باب ہے وہ شہر لاہواب  
[۲۶] کوہ اپا اک جواب ہے وہ شہر لاہواب

□

دو شعر

نہیں ہے اس میں استثنیٰ کوئی، مجھ سے اگر پوچھو  
جہاں بحر کے ہر اک قریب سے پیارا شہر آتا ہے  
میں آخر کس لیے ہر سال طیب جا پہنچتا ہوں  
یہی تا ہے کسوں کا اک سارا شہر آتا ہے

□



- طیبہ ہے سرور **شہرِ پاک** کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 پاک **شہرِ پاک** کا شہرِ پاک شہرِ محترم {۲۷}
- دجر شہرِ سلامت شہرِ محبت {۲۸}
- اس طرح جا رہا ہے **شہرِ پاک** کے شہر کو  
 دل میں ہوا رہا ہے **شہرِ پاک** کے شہر کو {۲۹}
- طیبہ سا اور قریب جہاں میں نہیں کہیں  
 پاک شہر ہے مثال ہے شہرِ جہاں ہے {۳۰}
- محورہ دکھائے تو سبھی شہرِ مقدس  
 تیار ہوں چلے کو ابھی شہرِ مقدس {۳۱}
- جس کی نظروں میں بس شہرِ پاک کی تصویر  
 اُس کو ہے دجر خوش شہرِ پاک کی تصویر {۳۲}
- مدینہ شہرِ حط ہے دیارِ اُس و دنا  
 اہل دل میں ہوا ہے دیارِ اُس و دنا {۳۳}
- طیبہ ہے محبت کا گھر مسکن سرکار **شہرِ پاک**  
 ہے مہین ہر رات و ہر مسکن سرکار **شہرِ پاک** {۳۴}
- شہرِ پاک** کا شہرِ رحمت ہے قریب محبت  
 ہے آرزو کی جنت ہے قریب محبت {۳۵}
- طیبہ ہے شہرِ محترم ہے اُجاہل کا گھر  
 میری منزل میرا مقصد ہے اُجاہل کا گھر {۳۶}
- کچھ اس طرح سے منور حضور **شہرِ پاک** کا گھر ہے  
 خدا کے نور کا محور حضور **شہرِ پاک** کا گھر ہے {۳۷}
- طیبہ اقدس کی صورت مرکزِ نور **شہرِ پاک**  
 شہرِ اُفت شہرِ اُفت مرکزِ نور **شہرِ پاک** {۳۸}

- جاتا ہوں اے کے دیوہ تر مصطفیٰ گھر  
 کرنے کو نذر ہوں یہ ستر مصطفیٰ گھر {۳۹}
- جو دیکھے دیوہ رہا قیام گاہ کی **شہرِ پاک**  
 وہ باغِ عرش کا نشہ قیام گاہ کی **شہرِ پاک** {۴۰}
- کسرتِ را لظاہ انوارِ ارب گاہِ محبت ہے  
 مدینہ طیبہ ظاہِ ارب گاہِ محبت ہے {۴۱}
- مرکزِ انوارِ ربانی ہے طیبہ کا حرم  
 ہمعشر ہر جلوہ سالنی ہے طیبہ کا حرم {۴۲}
- قیام گاہِ حبیب خدا **شہرِ پاک** مدینہ ہے  
 مری مرادِ ہر اہل مدینہ ہے {۴۳}
- نفا میں جو ہیں کرت مدینہ کا ذکر خیر  
 محشر میں وہ نہیں کے مدینہ کا ذکر خیر {۴۴}
- پیار کی ہے روشنی مدینہ العلیہ **شہرِ پاک**  
 ہے صفتِ ربی ہوئی مدینہ العلیہ **شہرِ پاک** میں {۴۵}
- منظرِ جنت بھی دکھائے مدینہ کا خیال  
 چ کون جی کو نقد بجائے مدینہ کا خیال {۴۶}
- شہرِ مرکبِ دو عالم **شہرِ پاک** ہے مدینہ طیبہ  
 اور راسی باغِ کرم ہے مدینہ طیبہ {۴۷}
- کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایتِ مدینہ  
 بلکہ آنکھوں میں پاتا ہوں نشاناتِ مدینہ {۴۸}
- دیکھوں گا دیر دولتِ سلطانِ مدینہ **شہرِ پاک**  
 ہے ملکِ دیر دولتِ سلطانِ مدینہ **شہرِ پاک** {۴۹}
- چدر چکا ہے میرا سر مدینہ الرسول **شہرِ پاک** ہے  
 برے حضور **شہرِ پاک** کا گھر مدینہ الرسول **شہرِ پاک** ہے {۵۰}

میرا پاتا ہوں طیبہ مقدس سے  
 خوش نصیب خدا ہوں طیبہ مقدس سے  
 کوئی لے گیا حسن اعمال طیبہ  
 مجھے لے گیا میرا اقبال طیبہ  
 نہ پوچھو نہ پوچھو ہے کیا غلط طیبہ  
 کر ہاندے میں تو چلا غلط طیبہ  
 اللہ کا کرم ہے رحمت ہمارے طیبہ  
 جو ہے بارگاہِ مکہ وہ ہے بارگاہ طیبہ  
 قسم کی صورت ظاہر مقدس ہے  
 ایک مرکز وحدت ظاہر مقدس ہے  
 ہے رنج دہاں ہے تو ہے طیبہ کا نور نور  
 خلیل شمس ہے تو ہے طیبہ کا نور نور  
 ہے دیر طیبہ احسان رحمت  
 دل و جاں میرے قربان رحمت  
 ارض طیبہ کی خواہش شامل رحمت ہے  
 ارض طیبہ کا راہی واصل رحمت ہے  
 "ہلدا" کا دنیا سے ہے جدا اعزاز  
 مرے لیے ہے یہ واللہ اک بڑا اعزاز  
 "مہینہ مہینہ" جو دل کی صدا ہے  
 بھیجے تو یہ عشق کی ابتدا ہے  
 طیبہ میں حاضری کی تجھ کو ہے مگر موقع  
 کر لے یقین ہو گی یہ بار در موقع  
 دس گیارہ دن جو سال میں میرا وطن رہا  
 اس قریہ میں کی مدت میرا وطن رہا

[۵۱]

[۵۲]

[۵۳]

[۵۴]

[۵۵]

[۵۶]

[۵۷]

[۵۸]

[۵۹]

[۶۰]

[۶۱]

[۶۲]

ب و ہار شہر ~~شہرِ کرم~~ تک رسا درخش خیال  
 لب ~~شہرِ کرم~~ فضل و اکرام خدا درخش خیال  
 طیبہ میں گزرتے دن سبب آشنی ہے  
 مجھے جوئے ہو کام تھے میرے سبب ہے  
 کرم نما ہوا مجھ پر ہوا خدا آخر  
 میں فضل حق سے مدت کچھ گیا آخر  
 مذکور ہے طیبہ کا مری قلب سماعت  
 طیبہ ہی کی باتیں ہیں مری قلب سماعت  
 ہر لفظ ہر خوشی سے ہوا اک سرور و کیف  
 شہر ~~شہرِ کرم~~ میں تجھ کو ملا اک سرور و کیف  
 نئی ~~شہرِ کرم~~ کا روضہ اقدس ہے آستانِ کلیب  
 قرار جاں ہے کیا نور کیا ہے جاں کلیب  
 ماضی طیبہ کی جب کرتا ہے سلمان کلیب  
 مال بحر رہتا ہوں پھر میں منت منتِ خوانِ کلیب  
 ہم بلائے جاتے ہیں پھر دوا ~~شہرِ کرم~~ سے  
 ہم کو اُس دُلت ہے اپنے پیارے ~~شہرِ کرم~~ سے  
 ہے بد قسمت کرے حاصل وہ کیا الوار ~~شہرِ کرم~~ سے  
 منت ہی میں جس کو در و دیوار ~~شہرِ کرم~~ سے  
 مگر یہاں کے دیوار جہاں نواز ہیں  
 درے ہو ہیں مینے کے صہاں نواز ہیں  
 اشتیاق دیر طیبہ ہے جو عیدِ اشتیاق  
 جذب و سمیٹ میں ہوں فردِ لیرِ اشتیاق  
 اس کے ہوا جائے کہاں میرا یہ قلب مضرب  
 پاتا ہے طیبہ میں اہل میرا یہ قلب مضرب

[۳۱]

[۳۲]

[۳۳]

[۳۴]

[۳۵]

[۳۶]

[۳۷]

[۳۸]

[۳۹]

[۴۰]

[۴۱]

[۴۲]



- ۱۰۱ میں پہلی بار جب سرکارِ ~~پنجاب~~ کے دربار میں پہنچا  
 کیا تب پہلا سہارا میں نے عمراسپہ ~~پنجاب~~ میں  
 ہے گویا کہیں کا بلبل دلاؤں بہتہ  
 ۱۰۲ سرکارِ ~~پنجاب~~ کی عطا کا نقشہ راضی بہتہ  
 جس شخص کا مقصود ہے سرکارِ ~~پنجاب~~ کی دہلیز  
 اُس کے لیے مستعد ہے سرکارِ ~~پنجاب~~ کی دہلیز  
 ۱۰۳ یہ امن عام کی ہے 'حرام کی چوکت  
 - مجھ سے چھوٹے کی چیز الٹام ~~پنجاب~~ کی چوکت  
 ۱۰۴ رجب ہے 'نہ' جس کو ملی حست کفیع  
 ہے مومنوں کو وجہ خوشی جنت بقیع  
 ۱۰۵ راس طرح ہے کوئٹہ و ہاڈو ~~پنجاب~~ کے  
 نظروں میں ہے کوئٹہ و ہاڈو ~~پنجاب~~ کے  
 ۱۰۶ مردِ آفتاب میں شے جو ملاوٹ کے تھے  
 داں ہائیں 'نوکوں' نے شوکت کی ظہر مسہر  
 ۱۰۷ رحمت نہ ہو کیوں لائقہ' جیل اُحد کی بات ہے  
 اُحد! اُحد! اُحد! جیل اُحد کی بات ہے  
 ۱۰۸

مفتی (مفتی ~~پنجاب~~)  
 مسکن سرکار ~~پنجاب~~  
 قرینہ محبت  
 (پہلے مجموعہ دست کے شمار) م ۱۵۰  
 (نکاحات) م ۱۵۵  
 شہرِ سرکار ~~پنجاب~~ کا ذکر م ۱۵۷  
 شہرِ سرکار ~~پنجاب~~ سے دوری م ۱۶۱  
 شہرِ سرکار ~~پنجاب~~ کی قسما م ۱۶۳  
 شہرِ سرکار ~~پنجاب~~ میں عاصری م ۱۶۵  
 شہرِ سرکار ~~پنجاب~~ سے واپسی م ۱۶۷  
 م ۱۸۸  
 و چاریدہ محفود

شہرِ محکم

مُصطفیٰ نگر





شہر میں اور مرکز شہر کے کارخانہ پر دراصل منظر

□

قطعہ

آٹھ برسوں میں مدینہ میں کیا ہوں پانچ بار  
اس سے پہلے کے مقدمات میں نے فرمائیں سل  
ماہنامہ "نعت" کے اجراء سے قریب کرم  
میں ہوں ممنون عنایت حبیبہ ڈو جلد

□



شہرہ منہ شاہ کی مسجد پاک اور شہر کرم



پیر شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 گئی شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 عینہ منورہ کو دیکھتے رہیں گے ہم  
 ہمارا شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 خدا کا شہر طہ ہے خدا کا یہ خوب تر  
 کچھ ایسا شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 جسے حبیب اللہ کے ہے چنا ہے تیری ذات نے  
 خدا! شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 خدا کے شہر پاک نے ربانی حال سے مجھے  
 شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 عینہ منورہ سے کر کے دیکھ لو وفا  
 وفا کا شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 رہے نصیب ہم ہوئے رہا بہ فضل سکینہ  
 وہ آیا شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 خدا! تیری ذات کا ہو وصف کس طرح بیان  
 دکھایا شہر پاک ہے عینہ منورہ  
 ہمیں یہ رشید کو خدا کے پاک کا نشان  
 یہ ایسا شہر پاک ہے عینہ منورہ

قہیل سے مل جاتا ہے رب شہر کرم میں  
 رستے ہیں تو سطل عرب **طغیان** شہر کرم میں  
 جاتا ہے جو طیبہ اسے ملتے ہیں  
 انعام و سخاوت محب شہر کرم میں  
 ہر سنت پالے ہی آجائے ہیں یہاں پر  
 پانی میں تیرکئی شب شہر کرم میں  
 بحر پیچے ہیں دہان طلب مانگتے وائے  
 پھولے نہ ہو دہان اسب شہر کرم میں  
 ٹھانی ہے یمن کی میں کہ اس وہ ہر پانچوں  
 دن مکہ میں گزرے مرا شب شہر کرم میں  
 لے جاؤں گا نعتوں کا یہ مجموعہ بھی ہر  
 جاؤں گا بعد شوق جو آپ شہر کرم میں  
 شاداب طبیعت ہے دینے کی شہوں سے  
 دیکھیں ہے محب شہر کرم میں  
 میں دولت و ثروت پہ محمود میں رکنا  
 سے جاتا ہے مجھ کو تو آپ شہر کرم میں  
 کیا جاسیے محمود سے ہاتھ کے کوئی کی  
 جاتی ہے کہاں نہیں ب شہر کرم میں

رسول پاک **طغیان** کا - شہر دکش  
 سے کتنا دس شہر یہ شہر دکش  
 فساد سے حدیث کا آتش یہ شہر دکش  
 خد کا آتش یہ شہر دکش  
 قیام دس و حواس و سفا ہے  
 صبر وفا یہ شہر دکش  
 اسے شب کما جاتا تھا پہلے  
 ہر دن حکما یہ شہر دکش  
 کئے تھے یہ جو چشم دس سے دیکھو  
 ہے مکہ سے ہوا یہ شہر دکش  
 دس کعب سے اس کی دکش پر  
 مجھے تو یوں گا یہ شہر دکش  
 رکھے گا دس میں جو چاہتا کسی کو  
 دکھائے گا خدا یہ شہر دس کش  
 س جاں دس محمود میں ہے  
 یہ شہر مفضل **طغیان** یہ شہر دس کش



لامکان و مرث کا نام ہے شر مصطفیٰ  
 ہر جہاں خاں ہے، خانی ہے شر مصطفیٰ  
 لامکان تک یاں سے جاتا بھی کوئی مشکل میں  
 راو جنت بھی پسمانی ہے شر مصطفیٰ  
 معرفت کے نور کا بیج ہے یہ مرکز ہے یہ  
 مصدر نور رحمانی ہے شر مصطفیٰ  
 حق تعالیٰ کی قسم جس شر سے منسوب ہے  
 رُخسے ذات قرآنی ہے شر مصطفیٰ  
 زمیں پر ہو رہی ہے ہارشی لطف و کرم  
 مرحمت کی وجہ نکالی ہے شر مصطفیٰ  
 تم کو لے تلی ہے قسمت اس جگہ پر دائرہ  
 دیکھ لو کس درجہ گزرتی ہے شر مصطفیٰ  
 اس لفظے پاک سے ما ہے خالق کا ہا  
 رفیع شہاب و جبرانی ہے شر مصطفیٰ  
 ہر قدم پر ہیں یہاں انعام و اکرام خدا  
 منصب تھا کی فردانی ہے شر مصطفیٰ  
 ہر کی تکمیل سے کوئی محو دیکھے تو کے  
 فی الحقیقت شر لامکانی ہے شر مصطفیٰ



شر محبت و عطا ہے شر مصطفیٰ  
 میرے کیم مصطفیٰ ہے شر مصطفیٰ  
 جتنی میل ویرا ہے شر مصطفیٰ  
 اتنا حسین و رشتہ ہے شر مصطفیٰ  
 میرے تعلیمات پر ہے طرح پاشاں ہو  
 میرے خدا کا شر ہے شر مصطفیٰ  
 لے لے ہر یہاں عوٹ ہے شر مصطفیٰ  
 پال ہے سبھی گرد ہے شر مصطفیٰ  
 جیسے کہ میں توجہ کیا سرحد لامکان تک  
 اتنا حضور ہے شر مصطفیٰ  
 اس کا جو پسند نام تھا اب تو بجا نہیں کہ میں  
 جب سے بدست بن گیا ہے شر مصطفیٰ  
 دیکھتے ہیں غفلت روٹھ کر تو پہنچتے ہیں سب  
 دیکھ لیا ہے تم لے کیا ہے شر مصطفیٰ  
 تھ کو بناد کیوں نہ آئے آپ کے شر پاک سے  
 جب کہ وہاں ہے شر مصطفیٰ  
 جس کو رشید جتنو خالق و جہاں کی ہے  
 اُس کو تبار ہوا ہے شر مصطفیٰ



قلب و جاں میں آج ہے شیر ختی مرتبت  
 وجہ قرب کبریا ہے شہر ختی مرتبت  
 چن بھاراس کو جسے سرکار کے لئے اپنے لئے  
 اس لئے سب سے بڑا ہے شیر ختی مرتبت  
 جو یہاں پتھر کا حصار رحمت میں ہے  
 رحمت خیر الوری ہے شیر ختی مرتبت  
 دور دورہ اس ن خاک پاک کا انہوں ہے  
 یوں گراں یوں ہے ما ہے شیر ختی مرتبت  
 ہے یہ منزل کا نشان قلعہ خدا کے واسطے  
 اور خالق کا پتا ہے شیر ختی مرتبت  
 جی یہ ہے در الفنائے آب و گل میں راستہ  
 منزل اک دارالبقا ہے شیر ختی مرتبت  
 تھوس کر اک بار بھی بیڑب کو تو ہے گناہ  
 طہر ہب سے بن گیا ہے شیر ختی مرتبت  
 گاہے گاہے اس میں ہی تشریف لاتے ہیں حضور  
 میرا دل اب بن چکا ہے شیر ختی مرتبت  
 جی کہا لودس ہے محمود انعام خدا  
 اس سے لیکن دارا ہے شیر ختی مرتبت

لاریب لا فدائی شیر حضور  
 جس جس کو آتشاں شیر حضور  
 دریوڑہ گھر یہاں کے سب عاں مقام ہیں  
 شایاں ہے ہر مہدی شیر حضور  
 شہرہ کھد کی پہل لا کتات دیکھتے  
 ہر خدا خدا شیر حضور  
 ہے جو اس شمع مری شمس ہو نور  
 ہے میری نارسل شیر حضور  
 جس کی ہو ہر طلبہ اسے مل جائے گی حضور  
 تقدیم آندا ہے شیر حضور  
 اس دل میں جس میں کچھ بھی ہے یہاں کی رشت  
 رہاں چہ سائی شیر حضور  
 تکر کی حاضری اسے کیسے پہنائے گی  
 جس کو گرین پائی شیر حضور  
 اس دن سے پھر ہے حاضری کی تو لگی ہوئی  
 جس دن سے پھر ہدائی شیر حضور  
 عمو دل میں ہے جو تمنائے حاضری  
 سب پر سخن سراؤ شیر حضور

طیہ ہے' اور نہیں کوئی پناہیت کا شہر  
 دیکھا ہے میں نے ایک ہی اپناہیت کا شہر  
 پناہیت جو خلق عظیم ہی میں تھی  
 ہے طلاء عن اُس پناہیت کا شہر  
 اس کے سبب ہیں عرشِ خدا تک رساتیاں  
 معراجِ شوقِ پیغمبرِ اپناہیت کا شہر  
 دیا سے خلفِ درِ سرکار **ﷺ** کی کشش  
 اللہ! یہ ہے واقعی اپناہیت کا شہر  
 حُزن و طلل و خوف کو ہی سے نکال دے  
 راسخ یہ تو ہے کھلی اپناہیت کا شہر  
 طیبہ' اوسے پاک و پیر **ﷺ** کا شہر پاک  
 دُنیا میں ایک ہے یہی اپناہیت کا شہر  
 ہر بار گمہ میں بھی پُوئی حاضری' مگر  
 بلا' یہ طیبہ ہے بڑی پناہیت کا شہر  
 کچھ عقلی فاسد بھی ہے اس میں مدبو  
 دتا ہے جو اُسوگی اپناہیت کا شہر  
 محوِ چاہے سارے ممالک کو چمان و  
 دُنیا میں ہے مدیہ ہی اپناہیت کا شہر



طیبہ اقدس' میرے سرکار **ﷺ** کا وہ شہر پاک  
 مُدِجِ جُود و کُف ہے شہرِ مدد و شہرِ پاک  
 ہدیہِ ہجرتِ چمدہ سو ستارہ برس سے تاجِ تک  
 میرے آقا **ﷺ** نے جسے اپنا دیا وہ شہر پاک  
 جس جگہ پر ہیں میرے سرکار **ﷺ** اور اُن کے عزیز  
 مرحبا' مددِ مرحبا' فضلِ علی وہ شہر پاک  
 محترم کیسے نہ ہو تب و بڑا اس شہر کی  
 آواز و صحابہؓ لیا کا گھر رہا وہ شہر پاک  
 جس سے اُلفت ہے خدا کو' ہو ہے محمدؐ دامن  
 میرے دل میں ہے نمازِ پاک **ﷺ** کا وہ شہر پاک  
 تسخیر اس سے ہے اُتر اُتر دُنیا کا رقیب  
 نورِ سراپا وہ عالم **ﷺ** کی ضیاء وہ شہر پاک  
 تین دن گمہ' گیارہ دن وہاں رہتا اُن نہیں  
 داری' اہل سے ہے جگہ کو روا وہ شہر پاک  
 سب مسلمانوں کی اُنیدہا کا مرکز ایک ہے  
 دلوں و دلنشین و دلگشا وہ شہر پاک  
 اُترد محمدؐ میرے دل میں ہے اُس کی بیس  
 یا خدا' ہر سال تو مجھ کو دکھا وہ شہر پاک



کھا **طُفَّی** کا مُطَفَّ یاب ہے وہ شہر لاجواب  
 خود اپنا راک جواب ہے وہ شہر لاجواب  
 عیوں میں سر بلند ہیں جو اُس کے شہر **طُفَّی**  
 شہروں میں انتخاب ہے وہ شہر لاجواب  
 عرب نہیں مینہ ہے طہر ہے طالب ہے  
 پاتا عجب خطاب ہے وہ شہر لاجواب  
 جب تک رہے ہے غلاب نہ تھا نہ کمال رہا  
 ہاں اب تو ہے غلاب ہے وہ شہر لاجواب  
 اُس کو سلام کیوں نہ گداں زائین کو  
 کرنا جو بہر یاب ہے وہ شہر لاجواب  
 جس نے ہاں کے رکہ دیا نقش حیات کا  
 اک دوسرا انتخاب ہے وہ شہر لاجواب  
 مرہون منت اُس کے ہیں شہر جس قدر  
 احسان کا سحاب ہے وہ شہر لاجواب  
 چار حزیں تو لاؤ وہاں سے سرسبز  
 یوں دفع اضطراب ہے وہ شہر لاجواب  
 محمود اُس طرف ہیں رواں الہی ہاں تمام  
 راک منزل صوب ہے وہ شہر لاجواب



یہ ہے سرور **طُفَّی** کا شہر پاک شہر محترم  
 یغیر **طُفَّی** کا شہر پاک شہر محترم  
 کلفت و اقداس کے تار کے احسان کے  
 نفع و مصدر **طُفَّی** کا شہر پاک شہر محترم  
 بن اس کا قناعت کی یوید معتبرا  
 شمع محشر **طُفَّی** کا شہر پاک شہر محترم  
 وسر جزل و شمار و شہد خطرے پاک  
 اس حسیں نظر کا شہر پاک شہر محترم  
 ات پاکو کبریا کا بھی پسند ہو  
 ات کے منظر **طُفَّی** کا شہر پاک شہر محترم  
 تیں گدا ہوں کوچہ سراو والا **طُفَّی** کا گدا  
 ہے گدا پور **طُفَّی** کا شہر پاک شہر محترم  
 جس سے اُلفت ہے لی **طُفَّی** کو جن کو اُلفت اُن سے ہے  
 ایسے ہر تہر کا شہر پاک شہر محترم  
 یہ بات یہ عثمان و علی کا شہر ہے  
 صاحب کوثر **طُفَّی** کا شہر پاک شہر محترم  
 حلی مقصود و مطلوب ہاں محمود ہے  
 تہد و سرور **طُفَّی** کا شہر پاک شہر محترم





رجب شہر حادث شہر محبت  
 شہر رات شہر محبت  
 شہر عا ہے شہر محبت  
 قریہ رست شہر محبت  
 شہر زم ہے شہر وفا ہے  
 رم کفایت شہر محبت  
 میری جگہ میں جگہ کر گیا ہے  
 شہر الف شہر محبت  
 شوق صورتی س سے ہے قائم  
 جالیا طاعت شہر محبت  
 وہ میرے آقا وہ میرے مالک  
 اُن کی عنایت شہر محبت  
 شان عبادت کا بھی ہے مظهر  
 نوح عبادت شہر محبت  
 چاہو تو پہنچو محمود مجھ سے  
 ہے میری چاہت شہر محبت



میں طرح چاہتا ہے دبیر کے شہر کو  
 میں بنا رہا ہے دبیر کے شہر کو  
 عظیم کی ہے ملکِ قلب و نوح کی  
 فراتوا رہا ہے دبیر کے شہر کو  
 ذکر ان میں ہے تو میں نے کیا مکان کا  
 شہر میں رہا ہے دبیر کے شہر کو  
 ہر رنج و غم کا ہے تو سب خوشات کا  
 لقمہ مٹا رہا ہے دبیر کے شہر کو  
 واسطے کر بنا کہیں نصیحت مجھے  
 بنا رہا ہے دبیر کے شہر کو  
 لہو کی ہے عواہر نے کچھ اس طرح مری  
 یوں پائیدار ہے دبیر کے شہر کو  
 قدموں کو بھی تگن ہے وہاں کی گئی ہوئی  
 نے جو آ رہا ہے دبیر کے شہر کو  
 مہجور کا ایک دن تو میں خالق ملک حضور  
 جب واسطہ بنا ہے دبیر کے شہر کو  
 محمود مجھ کو پاس نہ رہے گا اب  
 میں نے بنا رہا ہے دبیر کے شہر کو



## مصدق طفی نگر

طیبہ سا اور قریب جہاں میں نہیں کہیں  
 اک شہر ہے مثال یہ شہر جمال ہے  
 ہر جا پہ امتیاز و سترت ہے حقوق  
 ہے رنج و سے حال یہ شہر جمال ہے  
 قریہ پسند خاطر خالق کی تو ہے  
 ہاں کھلوا ڈوالہاں یہ شہر جمال ہے  
 مدت سے مس کیا ہے جو ملک و نگاہ میں  
 کس درجہ با کمال یہ شہر جمال ہے  
 سبب دہر و وہاں د خدایں و خلق  
 گو بستہ جمال یہ شہر جمال ہے  
 دہے حسین جس کے فضاں میں دلکشی  
 اس درجہ خوش جمال یہ شہر جمال ہے  
 سرکار **۱۱۱۱** ہیں ہمارے جسد ظاہری کے ماتھے  
 اس طرح رسال یہ شہر جمال ہے  
 فردوس ہے مثال اس شہر جمال کی  
 فردوس کی مثال یہ شہر جمال ہے  
 اس کی فضا میں مدت **۱۱۱۱** مصطفیٰ  
 جو معنی رسال یہ شہر جمال ہے



## مصدق طفی نگر

محمود **۱۱۱۱** تو سی شہر مقدس  
 تیار ہوں چنے کو بھی شہر مقدس  
 تقدس کی سلام میں تحریف کی ہے  
 قسم کے لیے شہر **۱۱۱۱** شہر مقدس  
 شاد وہ ہو جائے گا پائے گا خراپ  
 پتھے گا جو رقیبہ کوئی شہر مقدس  
 وہ زبرد غرض بخت کو دیتا ہے لہجہ  
 کوٹا ہے غصوں سے بھی بڑی شہر مقدس  
 دیکھو تو وہاں مظلوم خد عام ہے کتنا  
 جاؤ تو ذرا غم بھی بھی شہر مقدس  
 ایمان کی جھلکیں کا اعلان ہے کہ  
 ہے مومنین لال سی خوشی شہر مقدس  
 جو **۱۱۱۱** سرکار **۱۱۱۱** کا ہے بحر کرم بار  
 داتا ہے لگاؤں میں **۱۱۱۱** شہر مقدس  
 پہچاؤ مجھے شہر مقدس میں **۱۱۱۱**  
**۱۱۱۱** **۱۱۱۱** جس کا ہیں وہی شہر مقدس  
 جس شہر کی کھاتا ہے ہم خالق اکبر  
 محمود ہے **۱۱۱۱** کا وہی شہر مقدس



جس کی نظروں میں بھی شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 اُس کو ہے وہ خوش شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 اُس کے نظاروں کو انگوروں میں بسا میں نے  
 چوم لی' جب بھی ملی شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 وہاں بھی سچے سے نکاتا ہوں اُسے  
 سر پہ رکھتا ہوں بھی شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 ہوں گی محشر میں ہر تاریکیاں چاند چاہے  
 روشنی دے گی بڑی شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 کیونکہ دل کا بھرا' رنگِ تجلی کے گے  
 یوں مقدر سے ملی شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 لعلِ دہلی کی' تو کُٹاہی ہی **شہر** کی یاد  
 رہنے دے گی نہ کسی شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 چنے انہما سے رکھتا ہوں بھی اک دریائے  
 مجھ کو مل جائے کوئی شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 سوانحِ "نفت" کے جتنے ہیں' ہے ہیں اس سے  
 ہر شمارے پہ چھپی شہر ہی **شہر** کی تصویر  
 نوحِ محمود کی کہ جست میں طیبہ پہی  
 انی نظروں میں جوئی شہر ہی **شہر** کی تصویر



مہینہ شہر عطا ہے دیارِ اُلس و وفا  
 اُسے دل میں رہا ہے دیارِ اُلس و وفا  
 یہاں کی خاک کے اترے ہیں دُوسری خورشید  
 مرے ہی **شہر** کی دنیا ہے دیارِ اُلس و وفا  
 یہ وہ مکان ہے کہ ہے اس میں دکان بھی گم  
 حدود توڑ گیا ہے دیارِ اُلس و وفا  
 یہ خاکِ تھلی دُشوں میں **شہر** کی ہے وارث  
 دیارِ جہد و صفا ہے دیارِ اُلس و وفا  
 یہاں سے جتنے اُٹھتے ہیں نطف و رحمت کے  
 عطا میں سب سے سوا ہے دیارِ اُلس و وفا  
 یہیں سے مجھ کو ملا' ہر کیا طلب میں لے  
 کہ شہرِ جود و وفا ہے دیارِ اُلس و وفا  
 کرے کوئی تو کرے بس نشن سے اُلفت  
 تختوں کا صلہ ہے دیارِ اُلس و وفا  
 مُردہ پاؤں کے' جاؤ گے جوصہاں بھر کر  
 کسی کی شانِ عطا ہے دیارِ اُلس و وفا  
 ہر ایک شہر سے محمودِ سارے عالم میں  
 مجھے عزیز بھوا ہے دیارِ اُلس و وفا



میرے ہے محبوب کا گھر، مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 ہے مامیٰ ہر راجی و ہر مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 جوتے جوتے خالق کے نظر نہیں گئے اُن کو  
 دیکھیں گے جو الہیہ نظر مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 وہ ذکرِ بندہ تو بنے شب کا اندھیرا  
 ہے مرکزِ نور ہر مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 ہوتے ہیں سرافراز وہ عالم دلی بندے  
 جو دیکھتے ہیں خاک ہر مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 اکرام کی بارش مئی خوش بخت پہ ہوگی  
 دیکھے گا جو دیکھے تر مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 جو جائیں ابھی دامنِ حق پہ تصدق  
 باب دیکھتے ہیں نجم و قمر مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 حق دار شفاعت کا تو حق کا سراور  
 ک بار بھی دیکھے جو ہر مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 دلوں تھے مشقِ آپ **۱۱۱۱۱** کے اور آج تک ہیں  
 ہے مسکنِ صدیق و عہد مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**  
 محو کئی بار میں حنین گیا ہوں  
 کعبہ بھی ہے یہ مثل... ہر مسکن سرکار **۱۱۱۱۱**



آقا **۱۱۱۱۱** کا شہر رحمت، یہ قریہ محبت  
 ہے آرد کی جنت، یہ قریہ محبت  
 اک سر ہر جلی، اک نور ہے سر  
 ہے کتنا خوب صورت یہ قریہ محبت  
 جو گئے گا یہاں پر، پائے گا وہ شہادت  
 دتا ہے یہ شہادت یہ قریہ محبت  
 رقتِ دلہرِ حیرت کو، چشمِ دپ کو گور  
 دتا ہے وقتِ رخصت یہ قریہ محبت  
 محورِ سروس کا، مرکزِ ملائقوں کا  
 ہے مدح کی بشارت یہ قریہ محبت  
 رکھتا ہے جو عقیدت، بتا ہے اُس کے دس میں  
 سرکار **۱۱۱۱۱** کی ہدایت یہ قریہ محبت  
 اس میں قیام لہا، ہیں رحمتِ دو عالم **۱۱۱۱۱**  
 یوں ہے دورِ رحمت یہ قریہ محبت  
 اس شہرِ اِفا میں گئے، ہے کس کو پورا  
 جب تک نہ دے اجازت یہ قریہ محبت  
 محمودِ عشق و اُمل و اظہار کا دفا کا  
 ہے اک نشانِ عظمت یہ قریہ محبت





عید ہے، شہر فتح ہے، جاؤں کا گھر  
 میری منزل میر مقصد ہے جاؤں کا گھر  
 کیوں نہ ہو یہ شہر تسلیں و طمانیت کا گھر  
 مسکن ہے نور احمد ہے اُجالوں کا گھر  
 حیدر و محمود و احمد ہے اس گھر کے شاہ ہیں  
 شہزاد و مشہور و اشد ہے اُجالوں کا گھر  
 دُور الابرار خدا بنا ہو جس خوش بخت کو  
 پہنچے طہنہ میں کہ ابد ہے اُجالوں کا گھر  
 بزم کیا ہے ذکر سے اس کے، میری آنکھیں کا نور  
 شہر انوار ہے اُجالوں کا گھر  
 راستِ احسان چلے فرما ہے جس شاہِ حسن  
 قریبِ حُسن ہے اُجالوں کا گھر  
 جو یہاں پہنچا، حصارِ نور میں داخل ہوا  
 مغان و عرش کی حد ہے اُجالوں کا گھر  
 ہر شہر کی انتہا ہے غالبِ پاکِ شہرِ نور  
 آرام و اعلیٰ ہے، نجد ہے اُجالوں کا گھر  
 خود رشد و ہدایت مرکزِ علم و یقین  
 کہ رشید احمد کہ ارشد ہے اُجالوں کا گھر



کچھ اس طرح سے حضور حضورؐ کا گھر ہے  
 خدا کے نور کا نور حضورؐ کا گھر ہے  
 میری نگاہ میں ہر ایک نے دیکھا کیا  
 کہ یہ تہِ انوار حضورؐ کا گھر ہے  
 وہ کریم نے جس کے، شہادتیں پائیں  
 یہ قطبِ داورِ محشر حضورؐ کا گھر ہے  
 میں کس سے نہ کروں کہ کو روز و شب جدا  
 کہ کیسے کے پاس نظر حضورؐ کا گھر ہے  
 ہماری ملا کا مقام ریح کیا کیا  
 کہ اُن کا جمہورِ الود حضورؐ کا گھر ہے  
 ہرے ہاں پہ نہ یسیر کا ہو کیسے ذکر  
 جو دلوں ساتھیوں کا گھر حضورؐ کا گھر ہے  
 دھپے جا کے جو دھرم کے جام ہم نے چہ  
 لگا کہ ہر کوثر حضورؐ کا گھر ہے  
 عجیب خلق ہے اُس سرزں پہ جہان کا  
 وہ سرزں کہ جہاں پہ حضورؐ کا گھر ہے  
 ہزاروں جنتیں محمود ہیں ہمارے اس پہ  
 حکیم عرش کا مظهر حضورؐ کا گھر ہے



طیغِ اقدس کی شہوت مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 شرِ ستا **۱۱۱۱** شرِ اُلٹ مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 جس جگہ سرکار **۱۱۱۱** ہیں اور دہشت بھی وہاں  
 اس طرح ہے نور دہشت مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 اس قلعت ہو گیا چہرہ بھی ہڈی اس پر نظر  
 سب کو دیتا ہے مرث مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 یہ لگتا ہے کہ ہیں انوارِ رہبرِ اُدالال  
 دیکھ کے چشمِ بصیرت مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 ہے ادب گاہِ نظر وہ سجدہ گاہوں ہے یہ  
 دکھتا ہے مکہ سے بہت مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 سب ریتہ کاروں کا طرہ در مامن ہے یہی  
 اس قدر دکھتا ہے دوست مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 رکھ کرنا ہے لک بھار و گنبد کا  
 ہے لاش کی نسب و لعنت مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 اس توہما ہے کہ ہو ہر سالِ طیغِ حاضری  
 رکھ لے جذیوں ن شدت مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**  
 ہے تھی کہیں بھی اور عاری عمل سے بھی رشید  
 اس کو بدگمانی ہے قسمت مرکزِ نورؔ می **۱۱۱۱**



جاتا ہوں لے کے رہا ترِ تصنیفِ مگر  
 کہنے کو ڈر ہوں یہ مگرِ تصنیفِ مگر  
 لڑتا ہے اس کے بچم و نہ بھی ہیں جب ثار  
 کیسے کہوں ہے رکبہِ قرِ تصنیفِ مگر  
 تاریک رات کا نہ جہاں سے گزر ہوا  
 ہے نہ دیکھیں حسین مگرِ تصنیفِ مگر  
 اوراں سے سر بلند نظر آئے گا دی  
 پہنچے گا جو بھی خاک ہرِ تصنیفِ مگر  
 پائے گا زمین و دہا کی سب نعمتیں وہاں  
 پہنچے گا جو بھی سائل درِ تصنیفِ مگر  
 رعناںِ محبت میں آئے طرہ لے کے جائیں گے  
 جس کا ہے ادبِ حسنِ نظرِ تصنیفِ مگر  
 خواہوں ہی میں سہی کہیں تصویر میں سہی  
 ہر وقت ہو تو چشِ نظرِ تصنیفِ مگر  
 وال پر قیام کا تو مجھے حوصلہ نہیں  
 توفیق کے لیے ہو مگرِ تصنیفِ مگر  
 ہر سال اُس کے در پہ دے محوِ حاضری  
 معبود سے کے جائے مگرِ تصنیفِ مگر



جو دیکھے دیکھو دینا قیام گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 ہو نام عرش کا رہ قیوم گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 مقام س کا ہوا ہر مقام سے ہال  
 بنا ہے دب سے مدینہ قیوم گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 نیل سے س کو ملی عالیت ملی س کو  
 ہے جائے امن و سکینہ قیوم گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 ہالوں کا کلافت کا جس و غول کا  
 محبوں کا فرید قیوم گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 میں کے کھروں پہ سال سارے پچے ہیں  
 محلوں کا دیر قیام گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 یقین نہ تے تو سوتے سے پا چھے جا  
 ہے رشک واری سینا قیوم گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 جزا دینا قیوم گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 رسائی مجھ سا کینہ قیوم گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 ہائے منور گرداب میں ہے اک سار  
 سلامتی کا سفید قیوم گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**  
 ہر اک مقام سے محمود ہا نہ کیوں دفع  
 ہے تمہارا جو سینہ قیام گاؤ نی **۱۱۱۱۱۱**



سرت ر شام فرا اب گاؤ نعت ہے  
 مدینہ طیبہ مدینہ دب گاؤ نعت ہے  
 یار عشق کے داعی سوتے ہیں یہاں کر  
 کہ رول و شول کی دینا اب گاؤ نعت ہے  
 ب طیبہ سے لگا ہے محبت لاں سے چھوٹی ہے  
 گادوں کا کرو جہد اب گاؤ نعت ہے  
 سال آرم فرا آلہ و صواب مدینہ ہیں  
 نیل ۱۱۱۱۱۱ کا ہے مدینہ اب گاؤ نعت ہے  
 تمہوں کا مرکز ہے یہ خود ہے خیالوں کا  
 برے جنوں کا سرمایہ دب گاؤ نعت ہے  
 کوئی قریہ مدینہ کے مسائل ہو نہیں سکا  
 کہ عالم میں یہی پکا اب گاؤ نعت ہے  
 مہذب ہو تمہیں اقوام عالم جس کی حکمت سے  
 جن آفریں دینا دب گاؤ نعت ہے  
 نعت کبریا کو بھی اسی سے ہے تو مجھ کو بھی  
 سمجھ میں آ گیا طیبہ اب گاؤ نعت ہے  
 محبت جس مسلمان کو بھی ہے محمود س سے ہے  
 شہر خوشنما اب گاؤ نعت ہے



مرکز انور بہاں ہے طیبہ کا حرم  
 باجشہر ہر جہاں سادہاں ہے طیبہ کا حرم  
 من بھی اس کی عطا، بیان بھی اس کا کرم  
 رنکلا جوش ایمانی ہے طیبہ کا حرم  
 جس جگہ تشریف جب رکھتے ہیں عجب فد **۱۰۰۰**  
 یوں "طو رکھتا ہے" لائے گی ہے طیبہ کا حرم  
 کہتے ہیں دس سے سہ و خورشید و چم گسبو نور  
 دہر تہاں د رخشانی ہے طیبہ کا حرم  
 چہرہ ہوا شوگن آقا **۱۰۰۰** کا شیر پاک ہے  
 شیر تویر بیان ہے طیبہ کا حرم  
 میرے آگے نے یہاں رتھی ریاست کی "سائس"  
 اس طرح دریں جہانپانی ہے طیبہ کا حرم  
 اک سیکرک یہ نگار شاعری بھی آپ **۱۰۰۰** کی  
 مصداق رمز سخن دہنی ہے طیبہ کا حرم  
 اک حصہ "مالیت" اک اس کا آکاگاہ  
 تیس ہزارے لکھ لکائی ہے طیبہ کا حرم  
 جیسے نگہ کا حرم ہے وجہ تقسیم و ادب  
 اس طرح دہر کا خوں ہے طیبہ کا حرم



قیم گو جیبر خدا **۱۰۰۰** مدہ ہے  
 مری "نواز" مر مدہ مدہ ہے  
 رتھی میں "سکین" مگر "کھٹے" فد بکھری  
 حضور **۱۰۰۰** آئے تو جڑب ہا مدہ ہے  
 حضور **۱۰۰۰** ملکوت میں کے ہیں اگر حاکم  
 تو اکانت کا فروز مدہ ہے  
 ہیں ساری "عمیش پست" اس کی خاک کے آگے  
 تمام رخصت سے "ادرا" مدہ ہے  
 یہ ہو مقام "تیر" سے "تینا" ہو شخص  
 وہ جاتا ہی نہیں ہے کہ کی مدہ ہے  
 دینے پہنچوں گا ہر سال ہے تینیں "ٹھہ" کو  
 نبی **۱۰۰۰** کے پیار کا "پاد" صلہ مدہ ہے  
 قدیم طیبہ تو اب میں بھی نہیں مسجد  
 دستا "تا حد" رضی تو مدہ ہے  
 جو دن میں ایک ہے لازم تو دوسرا "طلام"  
 ہے قہد کعب تو قہد "ک" مدہ ہے  
 عداج "میرا" بھی "محمود" ہے "نوی" مٹی  
 مریض "ہر" کو "دراشتا" مدہ ہے



دنیا میں جو ہیں کرتے مدینے کا ذکر خیر  
 محشر میں وہ نیکیں گے مدینے کا ذکر خیر  
 وہ صاحب مدینہ ہیں اللہ کے حبیب ﷺ  
 سب پر ہے جن کے عدوتے مدینے کا ذکر خیر  
 ہے ان کی سب عزت و احباب کا بھی  
 گزری ہے کرتے مُتَنے مدینے کا ذکر خیر  
 اہل میں حضور ﷺ ہی کے تَعَنُّ ہیں 'غَدِ مَوَد'!  
 سب . . . ہے . . . ہے مدینے کا ذکر خیر  
 میں نے حرم خالق و مالک کو پایا  
 والدہا خوب کر کے مدینے کا ذکر خیر  
 کرتی ہے اُس پر ارضِ مدینہ لوازمیں  
 جس نے کہا ہے اس سے مدینے کا ذکر خیر  
 میرے لبوں سے بات نکلتی ہے جب بھی  
 کرنا ہوں سب سے پہلے مدینے کا ذکر خیر  
 میری زبان سے ہے مدینے کی سی طرح  
 کرتی ہے لعلِ رب سے مدینے کا ذکر خیر  
 محمودؑ پا کے نصیبِ خُلدِ بریں کی بھی  
 کرتا رہوں گا چنے مدینے کا ذکر خیر



یار کی ہے مدینتی مدینۂ حبیب ﷺ میں  
 ہے صفتِ رچی ہوئی مدینۂ الحبیب ﷺ میں  
 وہ آدمی حبیب ہے حبیب اُس کی زندگی  
 نہیں گیا جو بیٹے بی مدینۂ احبیب ﷺ میں  
 ہر ایک شخص اُٹھا لگے گا آپ کو یہاں  
 نہیں ہے کوئی بی بی مدینۂ احبیب ﷺ میں  
 اک آن میں نہ ہو مرے حضور ﷺ نے وہاں  
 جوئی دُعا دیا ہوئی مدینۂ احبیب ﷺ میں  
 جنت میں اُسے پہ درت و جاہ سے کے جائیں گے  
 پہنچ گیا جو آدمی مدینۂ احبیب ﷺ میں  
 کسی بھی شخص کو بھی ہوئی ہے توجہ تک کہ  
 کسی بھی چیز کی کی مدینۂ حبیب ﷺ میں  
 یہ کس کا مظلومِ خاص ہے کہ ہے یہ جنتِ نظر  
 سیاہ کار ہوئے سب بھی مدینۂ حبیب ﷺ میں  
 دروازہ خدائے م بَرِکَتِ مِرا کرم کہو  
 جو دُعاؤں کو تو ہے اسی مدینۂ حبیب ﷺ میں  
 حبیب ہیں رشید کے خیال کی کھالیں  
 ابھی یہاں تھا یہ ابھی مدینۂ احبیب ﷺ میں



حشرِ جنت بھی دکھائے دینے کا خیال  
 کج کہوں، جی کو لفظ بھائے دینے کا خیال  
 سُکرتا ہے تھرا عرشِ مکی پر، ہر مورا  
 جب کسی خوش بخت کو آئے دینے کا خیال  
 جب تک زندہ رہوں، اس پر رہے قائم حیات  
 دل کی ہر دھڑکن میں بس جائے دینے کا خیال  
 کل حیات اُس کو مل جائے گی آقا ﷺ کی منور  
 جو بھی بخت آج پائے دینے کا خیال  
 در و شب جن کے گزرتے ہیں مئی ﷺ کے شہر میں  
 مجھ کو غفلت نہن کی سمجھائے دینے کا خیال  
 ہاں، شوقِ پاک کی مٹی اُسے مل جائے گی  
 قلب میں جس کے سا جائے دینے کا خیال  
 حاضری جب تک نہیں ہوتی دیارِ قدس میں  
 اُسے یارِ مُصطفیٰ ﷺ ہائے دینے کا خیال  
 وہ شائے طیبہ قدس میں رہتا ہے گن  
 دوز و شب جس شخص کو بھائے دینے کا خیال  
 کر مجھے رنج و رشیدِ حشر کے قلب و ذہن میں  
 رحمتِ مکرار ﷺ کے سائے دینے کا خیال

شہرِ مکرار دو عالم ﷺ ہے دینہ طیبہ  
 اور ی ہاٹِ سُکرم ہے دینہ طیبہ  
 ہاٹِ ایلا، عالم ہیں تہہ دوسرا ﷺ  
 وجہ استحکامِ عالم ہے دینہ طیبہ  
 اُفقِ تعظیم و اکرام و وقار و احرام  
 شہرِ آقائے معظم ﷺ ہے دینہ طیبہ  
 تہائے لُفت و خلاص کی، ایثار کی  
 ایک تحفیمِ منظم ہے دینہ طیبہ  
 مصطفیٰ ﷺ بھی رُطیبہ پہ کرتے ہیں کرم  
 دیرِ نعلب رب ارم ہے دینہ طیبہ  
 جو یہاں پہنچا، وہ رحمنِ مرحمت میں آ گیا  
 ہاٹِ الطائبِ پیہم ہے دینہ طیبہ  
 وہ دلی شہرِ س کا شہل ہو، ممکن نہیں  
 کبھی گویا ہے، خاتم ہے دینہ طیبہ  
 بس کی آغوشِ کرم ہر آن رہتی ہے نکلی  
 رازوں کا خیر مقدم ہے دینہ طیبہ  
 آٹھ برسوں سے ہا محمود کی نظروں میں ہے  
 سامنے اختر کے ہر دم ہے دینہ طیبہ



کچھ کسم پوتی میں مجھ پہ حمایت دینے  
 بد انگہوں میں پاتا ہوں نشانہ دینے  
 ہے آئندہ در آئندہ راک ٹور کا عالم  
 یہ کہہ کر ہیں نہ دھرم سے ذرات دینے  
 منصب کی بنا پہ ہے خوش میرا مقدر  
 کاٹا ہوں ہر وقت جو نعمت دینے  
 لا جاؤ دینے جس سو وار مہارک  
 آکا تو سناؤ مجھے حالت دینے  
 بدعت ہے شغوس ہے وہ کم قہر ہے انہاں  
 کر دے جو فراہوش ہدایت دینے  
 مجھ ایسے سہ کار کو بھی جس نے لوازا  
 دیکھیں ہیں مجھ میں نے لواپت دینے  
 کی بار بھی افعال و کرم کی ہے توجہ  
 ہر رات کو ہوتے ہیں اشارت دینے  
 دیتے ہی رہیں گے مجھے سہارہ دینے  
 دیکھوں گا کسی بار میں رسالت دینے  
 سرکار کا محمود کرم مجھ پہ ہے دائر  
 حاصل ہیں جو مجھ کو بھی مراعات دینے



دینوں گا در دوست سلطان دینے  
 ہے جود در دوست سلطان دینے  
 جس کا کوئی ہسر نہیں فانی نہیں جس کا  
 ہے ایسا در دوست سلطان دینے  
 عرقان خداوند کی مثال کی طلب کا  
 ہے رستہ در دوست سلطان دینے  
 ہر پتہ راسی وہ سے پیتر ہوئی مجھ کو  
 ہے میرا در دوست سلطان دینے  
 نظروں میں کوئی در نہ چاہے نہ سچے کا  
 یوں دیکھا در دوست سلطان دینے  
 معلوم ہوا عرش بریں پہ چاہے  
 جب دیکھا در دوست سلطان دینے  
 زور دینے یہ در پیر سے تاناؤ  
 ہے کیسا در دوست سلطان دینے  
 وہ دن کہ ہے سرشار محبت میں نہ دینے  
 ہے مگوں در دوست سلطان دینے  
 محمود در دیکھ سر عرش والی  
 ہے لکھا "در دوست سلطان دینے"





## فصل طغی و تکبر

کوئی سے کیا حسن اعمال طیبہ  
مجھے سے کیا میرا قبال طیبہ  
حقیقت تو ہے صوب اتنی جہاں میں  
نہیں تخت ہے تاج اقبال طیبہ  
یہ **بے** کے سبب ہے سراقہ عالم  
نہو جن کے قدموں سے پناہ طیبہ  
میں ہوں اتنی اُن کا وہ جانتے ہیں  
پہنچتے ہیں میرے سب حوال طیبہ  
خیر ان کو اَطْلُح رُحی نے دی ہے  
مجھ ایسے جو پہنچے بہ عمل طیبہ  
ہوئی حاضری جو کلی وار میری  
نہی **بے** کے کرم پہ ہوا وال طیبہ  
دعا ہے وہ اپنے شیخ مُقَدَّس  
جو تھلائے کے مرا حال طیبہ  
مُقَدَّر نے کی بددی لعل حق سے  
تو جاتا رہوں گا میں ہر سال طیبہ  
کیا اک ثقیل ہے محمود میری  
کسی طرح رسواں کو دے ٹال طیبہ



## فصل طغی و تکبر

نہ پہنچو نہ پہنچو ہے کیا غلبہ طیبہ  
کر ہاندھے میں تو چاہا غلبہ طیبہ  
ادام فضل خالق سراں لُغَب **بے** طیبہ  
جدا ہے بہشت اور جدا غلبہ طیبہ  
بکھتا ہوں درُ الاماں حس کو ہدم ا  
حرم ہے وہ کعب کا غلبہ طیبہ  
یہ دہیا بہر طور وار الفنا ہے  
مگر اک ہے جائے بقا غلبہ طیبہ  
بست ناز کرتا ہے جنت یہ رضواں  
لہی اُسے بھی رکھا غلبہ طیبہ  
طلب گاہِ قستا دھر ہے میری سن ا  
مرے ب کا ہے فیصلہ غلبہ طیبہ  
مرا حسم پہنچے شیخ مُقَدَّس  
مری روح کا مَدعا غلبہ طیبہ  
رگہ ہے جو لومیدیاں کے بصور میں  
تو اک مرتبہ دعا غلبہ طیبہ  
دعا ایک محمود کی ہے تو یہ ہے  
دکھا ہر برس کا خدا غلبہ طیبہ



اللہ کا کرم ہے رحمت ہوا طہ طہ  
 وہ ہے بارگاہ کبریا ہے ہر گاہ طہ طہ  
 جس وقت چاہے ہوں مجھ کو کے پاؤں  
 آتے ہیں یاد مجھ کو شام و پکار طہ طہ  
 مری جان کن پہ صدقہ کہ وہی ہیں اس کے مالک  
 مرے شاہ ہر دو عالم <sup>عزوجل</sup> مرے کج گدہ طہ طہ  
 مسکن یہاں کی مسکن شامیں یہاں کی شامیں  
 دنیا سے ہیں لڑے یہ دھرم و دوا طہ طہ  
 کرتا ہے کوہِ اُعلیٰ اس کی سلامتی کی  
 وہ ہے مٹی کی <sup>جگہ</sup> کا وہ ہے نہ خواہ طہ طہ  
 غمہ کلف روا ہے جہاں پاک اس کا  
 آقا <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کا بزرگنہ گنا کاہ طہ طہ  
 ہے آدمی مسافر ہر وقت ہے سفر میں  
 وہ خوش نصیب نصرتِ حق ہے وہ طہ طہ  
 یہ جہو گاہ طہ طہ روش ہے ہر جہاں سے  
 روش ہے ہر جہاں میں یہ جلوہ گاہ طہ طہ  
 کہتے ہیں رشک مجھ پہ محمود نے والے  
 قسمت سے ہو گیا انوں میں دوا طہ طہ

رہو قوم کی صورت طہ طہ مقدس ہے  
 آئین مرکز وحدت طہ طہ مقدس ہے  
 میرے سرور عالم <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> رحمت و عالم ہیں  
 اور باعثِ رحمت طہ طہ مقدس ہے  
 تاجر رہتے ہیں رشک اس کی قسمت پر  
 جس عریب کی قسمت طہ طہ مقدس ہے  
 حاکم محبت ہے شہ خالق و مالک  
 میری <sup>مظلوم</sup> الفت طہ طہ مقدس ہے  
 واسطہ رہے کہیں کر میر پڑا رموں سے  
 ہم لکھیں مرن صحت طہ طہ مقدس ہے  
 پانچ وار ہو آیت میں دوا <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> سے  
 میری خوبی قسمت طہ طہ مقدس ہے  
 ہے تو تو انوں لیکن اس لیے نہیں پڑا  
 ہے انوں کی دوست طہ طہ مقدس ہے  
 منج و نہ نصیبت میں <sup>تجدد</sup> انوں جب بھی  
 مجھ کو باعثِ بہمت طہ طہ مقدس ہے  
 مومن کے <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کا یہ رشید ہے مسکن  
 شہ رحمت و رحمت طہ طہ مقدس ہے

ہے بے بیخ و یاس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو  
 مثل شمس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو  
 اُس کو کہاں شہزادہ و املاک کا خیر  
 جو ہے ہراس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو  
 اسلام شہزادہ ہے **طیبہ** کی ہے عطا  
 اور دیں شمس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو  
 روئے نشور **طیبہ** رہے کریم کی  
 رکھتا جو اُس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو  
 رہا میں پہنچ کے بھی اور راستے میں بھی  
 آقا **طیبہ** کے پاس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو  
 طیبہ سے عشق جس کو نہیں بدحواس ہے  
 جو بدحواس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو  
 مالک حضور **طیبہ** ہی تو ہیں ہر جسم و جان کے  
 مالک شمس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو  
 محمود **طیبہ** ارم کے گلاب کی  
 رکھتا جو یاس ہے تو ہے طیبہ کا نہ کوڑو



ہے **طیبہ** احسان محبت  
 و جاں میرے قربان محبت  
 ہیں یوسف عاشق روئے کبر **طیبہ** محبت  
 مدینہ **طیبہ** یوسفین محبت  
 دکن رحمت سرائے **طیبہ** ہے  
 ہو ہے جو شاخون محبت  
 محبت کی جسم بھوی ہے **طیبہ** محبت  
 بھی **طیبہ** ہے شایان محبت  
 اُسے اُلفت نہ کیوں طیبہ سے ہو کی  
 کہ ہے جو مرشد والہ محبت  
 اُسے ذرات **طیبہ** سے ہے اُلفت  
 جسے حاصل ہے عرفان محبت  
 مدینہ **طیبہ** ہے جن کی منزل  
 ہوئے ہیں نہ نورانی محبت  
 رشوب پاک **طیبہ** کا سرہنہ  
 راسے کہتے ہیں ایوان محبت  
 سر **طیبہ** میا **طیبہ**  
 کی ہے شان **طیبہ** شایان محبت



رخصت طیبہ کی خواہش شامل محبت ہے  
 رخصت طیبہ کا راز واصل محبت ہے  
 انجمن محبت ہے نقش گنبد حضرت  
 حاضر کی مدیہ و حاصل محبت ہے  
 طیبہ مقدس ہے سر میں الفت کی  
 در وہاں کا ہر دروازہ قابل محبت ہے  
 پانی اس عادت کا سر و اس کا دریا  
 مٹی اس علاقے کی بھی گل محبت ہے  
 اس کو کتنی چاہت ہے سر میں طیبہ کی  
 شہر ہے تو یہ حد حاصل محبت ہے  
 اس طرف کو چل پڑتا ہے سر سعادت کا  
 اور مدیہ اقدس منزل محبت ہے  
 قابل محبت ہے صرف جو گیا مکہ  
 جو مدیہ تک پہنچا قابل محبت ہے  
 حاضر کی ہوئی جس کی با ادب مدیہ میں  
 صرف ایک دُعا بندہ قابل محبت ہے  
 ہے محبت طیبہ ہے رشید کون انسان  
 آدمی ہے یا وہ جو غافل محبت ہے



دوا طیبہ کا پانی ہے جدا اعرار  
 مرے لیے ہے یہ دوا اک برا اعرار  
 رخصت پاک ﷺ ہا میں سی کو طیبہ میں  
 کسی سے اس سے برا بھی کوئی نہ اعرار  
 ڈالے گئے مرے پاس خاک طیبہ کو  
 خطا کرے جو مجھے موجب صرا اعرار  
 ہے میرا رخصت کون مدح سرور کو میں ﷺ  
 رسالہ در سرکار ﷺ ہے ہمارا اعرار  
 نصیب کہ جن کے دلوں میں ہے الفت طیبہ  
 عطا کرے گا قیامت کے دن خدا اعرار  
 میں والدہ کی محبت میں پائل ہار گیا  
 بحرے حضور ﷺ نے مجھ کو عطا کیا اعرار  
 میں ہار ہار مدح میں ہو گیا حاضر  
 مرے رخصت را دیکھنا مرا عرار  
 وہاں جو ذکر مرا کرتے ہیں کرم فرما  
 نبی ﷺ کے شہر میں ہے میرا تذکرہ اعرار  
 دانا و خاندان محمود مدح طیبہ ہے  
 مرے ہے یہ میرا مشغہ اعرار





"مہندہ مہندہ" جو دل کی صدا ہے  
 کھینچے تو یہ عشق کی ابتدا ہے  
 دُعا ایک مجیدہ تھیں خدا ہے  
 کیا جو در مُصطفیٰ ﷺ ہے  
 اُسی دل میں ہستی ہے رحمت خدا کی  
 جو دل اچھو سرکار ﷺ میں غم کدہ ہے  
 کہیں دُور و نزدیک طیبہ کے ہو گا  
 دل نعتِ خودِ خدا جو غم شہد ہے  
 وہ جاسے مدینے میں 'مُتہد کو دیکھے  
 یہاں پہ جو دگیر ہے 'غم زدہ ہے  
 روو کامزن روو طیبہ پہ ہر دم  
 اگر پوچھ رعایاں کا غم پہ یہ ہے  
 والی! مجھے پھر کہا دے مہندہ  
 صد میرے سب پہ کی اک صدا ہے  
 میں ہر بار جاتا ہوں تکہ بھی نہیں  
 یہاں حاضری کا مزا ہی خدا ہے  
 محمود طیبہ حسی ہے تردد  
 جو دس سے کل طیبہ پہ رفا ہے



طیبہ میں حاضری کی تجھ کو ہے مگر توجھ  
 کرے یقین ہو گی یہ بار در توجھ  
 لذت طیبہ سے ہیں یہ مستحبِ دنیا کے  
 کرتے ہیں پٹا پوری شمس و قمر توجھ  
 طیبہ ہو یا پھر اُس کی تصویر سامنے ہو  
 رکھتے ہیں بس یہی اک اہل نظر توجھ  
 ہر سال حاضری کی تجھ کو ملی اجازت  
 پوری ہوئی ہے میری اس دست! ہر توجھ  
 کیفیتِ حضورِ جب ہو رہی ہو حاصل  
 ہوئی ہے حاضری کی بار وگر توجھ  
 تجھ کو نصیب ہو گا دلہا شہج غزلہ  
 پوری کریں گے میری خیر ایشہ ﷺ توجھ  
 ہوں دست بستہ حاضر! وہ مسکرا کے دیکھیں  
 مگر ہے تو بس یہی ہے اک مختصر توجھ  
 تجھ کو بدای میں گے سرکار ﷺ اپنے در پہ  
 محمود رکھ توکل محمود کر توجھ



دس مہینہ دن جو سال میں میر دھن ۲۰  
 اُس قرینہ حبیب کی مدح میرا لہن ۲۰  
 دلوں دیوارِ مہرور کو میں ۲۰ ساتھ تھی  
 جس کا رہا میں باعثِ شاد دین ۲۰  
 ہر شعر میں تھی اُلفتِ شیرینی کی پاس ۲۰  
 ہر مصراع حبیبی ہوا گلِ بزم ۲۰  
 جاسی ہے مومنوں کی زبانوں پہ تُو ہی ۲۰  
 طیبہ کا ذکر رونقِ ہر انجس ۲۰  
 اک کیف تھا کہ روح پہ چھایا رہا عدم ۲۰  
 شہرِ نبی ۲۰ کی مدح میں جب تک سخن رہا  
 ہر صبح صبح کو تھی نبی ۲۰ کے دیار کی  
 اللہ! مجھ پر میرے خدا شوقگس ۲۰  
 سب کا رہا تریزِ مطلبِ رسولِ پاک ۲۰  
 دس میں خیالِ شہرِ نبی ۲۰ موزن رہا  
 شہرِ رسولِ پاک ۲۰ کی دادوں کے بغل سے  
 نعتِ رسولِ پاک ۲۰ طراز سخن ۲۰  
 فضیلِ خدا سے فکر و خیالِ رشید ۲۰  
 شہرِ جنابِ مصطفیٰ ۲۰ پر تو سخن رہا



نب و ابو خیر ۶۴ ۲۰ تک رسا رخصت خیاں  
 طلب تھا ۲۰ فضل و اکرام خدا رخصت خیاں  
 ایک سے میں مجھے پہنچا دو طیبہ تک ۲۰  
 دم ہو اس درجہ سرعت سے ہر رخصت خیاں  
 رہا ہے اک سدا و کیف میرے قلب کو ۲۰  
 رہا ہے شہرِ مہرور ۲۰ کا پتا رخصت خیاں  
 روزِ اس کے مل پہ کرتا ہوں سعادت کا سفر ۲۰  
 میر طیبہ تک پہنچا ہے واسطہ رخصت خیاں  
 گھومتا بچہ ہے طیبہ کے گلِ نہج میں خوب ۲۰  
 دھونڈتا رہتا ہے کوئی لعلِ پا رخصت خیاں  
 یہ پادشاہِ عفت یہ کرم کے سہ ۲۰  
 ہے مری تُو رہا ایک صبا رخصت خیاں  
 ریکتا ہی رہ گیا تُوں روضہ قدس کو میں ۲۰  
 مجھ سے پہلے ہو گیا ہے جبر ۲۰ رخصت خیاں  
 یہ ہر دور مرتبہ طیبہ گیا میں پانچ بار ۲۰  
 یوں ہر انداز ہر مجھ سے بڑھ گیا رخصت خیاں  
 کچھ نہ پھر سوچا اسے محمودِ خدا رخت تھا یہ ۲۰  
 طیبہ ای کے لئے چلے میں رہا رخصت خیاں



طیبہ میں گزرے دن جب شعی ہے  
 گزے ہوئے جو کام تھے میرے بھی ہے  
 کیا زندگی جو جست طیبہ سے دور ہو  
 پنچوں میں اُس دور میں تو زندگی ہے  
 جو شہر مصطفیٰ ﷺ و خدا میں بسر ہوئے  
 وہ چند روز باعث خوشی قسمتی ہے  
 ہر بار جو گزارے ہیں شہر رسول ﷺ میں  
 دس گیارہ دن قوی تو میری زندگی ہے  
 یا میں "عائے مددِ صبر" کے دس کی  
 مجھ پر کرم کہے کوئی "میر کوئی" ہے  
 چہرے جو غم سے درد تھے "کُلا گئے" تھے جو  
 تابِ مددِ نبی ﷺ سے مگر چاندنی ہے  
 اس شہر محرم میں صبرِ ﷺ کے فیض سے  
 گزے ہوئے روزے کے آخر سہمی ہے  
 طیبہ کے جتنے فرد ہیں "مسلم" نواہ ہیں  
 نامہری بھی آ کے یہاں دوست ہے  
 محمود روز جاتا ہے اُن کی طرف خیال  
 ہر سال خود بھی جائیں تو قسمت میری ہے



کرم تھا ہوا مجھ پر ہر خدا آخر  
 میں لعلِ حق سے عینہ پہنچ گیا آخر  
 مجھے "مہیا" کیا ظفرِ خاص سے طیبہ  
 کئی مہی جو وہاں میری اتھا "سحر"  
 اور نبی ﷺ کے ہے ارشادِ صالحین کا  
 وہ مجھ سے "مہیت" پیش وہاں گیا آخر  
 درد بھیج رسولِ اکرم ﷺ پہ اپنے  
 دایہ پاک کی باتیں مجھے "نستا" سحر  
 یہاں کے کوچہ و بازار بھی مہتر ہیں  
 کہ ہے تو شہرِ صبرِ ﷺ کی یہ فضا آخر  
 جگہ ملی مجھے تدبیرِ سرورِ دین ﷺ میں  
 ملا ہے مجھ کو نصرت کا یہ رسلِ آخر  
 سرور و کیف بھی یاد ارحم مقام "ا"  
 پتوڑے پہ ہوا میں جو چہرہ سا آخر  
 "مواجہت" ہے "یہاں" پر نظر نہیں "غرض"  
 یہ لاہڑی ہے "نبی" ﷺ کا ہے سامنا آخر  
 نبی ﷺ کے در پہ ضروری ہے حاضری میری  
 دایہ سرورِ دین ﷺ کا ہوں میں گدا سحر



## قصہ طغیٰ نکر

دکور ہے طغیہ کا مری غلہ سماعت  
 طغیہ ہی کی ہائیں میں تری غلہ سماعت  
 قصہ یہ سنا غلہ بریں کا مجھے، اعظا  
 ہے دکر مریہ کا مری غلہ سماعت  
 آگیا مجھے دودا میں دینے سے ہوا  
 تری یہ صدا دس میں کی غلہ سماعت  
 طغیہ میں جو آتا تو ہی خواب کی تعبیر  
 اس طرح ہوتی چارہ مری غلہ سماعت  
 بے کے نظارے میں مجب رنگ یہ دیکھا  
 ہر موج ہو مجھ کو کئی غلہ سماعت  
 طغیہ کی لغاتوں میں ہیں لغاتِ محبت  
 ہے یہ بھی حقیقت کہ ہوئی غلہ سماعت  
 تسکین ملی مدح کو، گنہ کو جو دیکھا  
 آواز ازاں مجھ کو ہوئی غلہ سماعت  
 قدس میں سرکار ~~میں~~ جو ہوں مجھ سے مخاطب  
 بحر میری سماعت ہو، مری غلہ سماعت  
 "تجودا طلب کرتے ہیں آگیا ~~میں~~ تجھے فوراً"  
 ہو کاش یہ آواز بھی غلہ سماعت



## قصہ طغیٰ نکر

ہر لفظ ہر خوشی سے سوا اک سرور و کیف  
 شہرِ نبی ~~میں~~ میں مجھ کو ملا اک سرور و کیف  
 گردیدہ کر کے مجھ کو نبی ~~میں~~ کے دہار کا  
 اللہ نے بکھا ہے صلا راک سرور و کیف  
 طغیہ کی حاضری سے مرے شعر کا فروغ  
 طغیہ کے پار کا ہے صلہ اک سرور و کیف  
 تنگیم کا سہلی دلا دھا کی خاک نے  
 طغیہ کی سر زمین نے دلا راک سرور و کیف  
 مسجد سے بیرونی ~~میں~~ کر کے، بعد فجر  
 پانا تھا دلا تا پہ تھا راک سرور و کیف  
 جذب و اثر سے قلب و نظر آشنا ہوئے  
~~میں~~ کی پارک نے دلا راک سرور و کیف  
 قدموں میں لے کے چلنے کے پڑھتا رہوں دلا  
 مجھ کو عطا ہو میرے خدا اک سرور و کیف  
 ہر سال گیارہ دن کے لیے بہرِ انصاف  
 دین کے مجھے حبیبِ خدا ~~میں~~ اک سرور و کیف  
 شہرِ رسول پاک ~~میں~~ میں محمودِ حاضری  
 ہے سب شرفوں سے سوا راک سرور و کیف



میں (۱) کا روضہ قدس ہے آستانِ کلب  
 قزو چل ہے یہی درہی ہے جانِ کلب  
 سوائے شہرِ پیر (۲) سوائے شہرِ الہ  
 ہر ایک شہر ہے بے شبہ ہے نشانِ کلب  
 ہراس، ٹوٹ کا کٹا نکل گیا دس سے  
 رخلا ہوا ہے دہے میں گھٹانِ کلب  
 دسوں پاک (۳) کے روٹے کا خوش نما شہد  
 ہے گویا کشِ امت پہ پادمانِ کلب  
 مجھے پہنچنا ہے ہر سال شہرِ اُفت میں  
 جہاں سکون ہے دل کا جہاں ہے جانِ کلب  
 گد کرے کہ چھلی ہار بھی وہاں پہنچوں  
 ہوئی ہے بے سرو سماں مری دکانِ کلب  
 وہاں سے آئے 'ہلاوا' پادشامِ مجھے  
 گشتِ مدینہ کا ہر سال ہو نشانِ کلب  
 چارائوسہ میں نہ ٹوٹے میں یا سکا طیبہ  
 یہاں سے قطع ہوئی آؤ داستانِ کلب  
 دلوں سے شتم ہے محمود نا کھیلانی  
 ہر ایک رنجِ طیبہ سے خوش گمانِ کلب



حامری طیبہ کی جب رتی ہے سہاں کلب  
 سال بھر رہتا ہوں پھر میں منتہی طوائفِ کلب  
 ہجرِ شہرِ مصطفیٰ (۴) سے جب سسل غم ہے  
 پھر جانا کس طرح کہے ہو امکانِ کلب  
 مجھ کو طیبہ کے سوا تو کہاں صبر و قور  
 گرچہ سمجھتے رہے سب دوستدارانِ کلب  
 جب تک طیبہ نہ پہنچیں چھوٹے ہی نہیں  
 رہتے ہیں مقامِ زمر پہ یہ نرغانِ کلب  
 مشعلِ مقصود پہ جا کر ہی پائے ہیں سکون  
 وہ نوربنا مدینہ وہ نوربانِ کلب  
 طیبہ جا کے ہاتھ سے چھوئے نہ دامانِ وہ  
 یہ روٹی ہے جسے کہتے ہیں شایانِ کلب  
 سال بھر کرتا ہوں ذکرِ شہرِ سرکارِ جہاں (۵)  
 رسی طرح تھوس میں کیے از صراخِ طوائفِ کلب  
 ہے کیست کی جگہ طیبہ جو ہے جانِ قور  
 جانتے ہیں یہ حقیقت راؤدراںِ کلب  
 ظہر و شمسِ بھی عایز ہیں طیبہ کے رشید  
 بن مئے آخر کو یہ بھی پاسدارانِ کلب



ہم مہرے جاتے ہیں پھر دیار آقا ﷺ سے  
 ہم کو کس و کلت ہے اپنے پاس آقا ﷺ سے  
 فرش پر نہ ہو ہوتا تو حقیر حق میں  
 حسن سریش قائم ہے دیار آقا ﷺ سے  
 فخر مقدس سے ہے جہاں کی شادابی  
 نور کا لہا بھی ہے سایہ آقا ﷺ سے  
 پانی عطر کیا ہے؟ کیا ہے اوج بندگی؟  
 یہ رموز کچھ ہیں ہم دیار آقا ﷺ سے  
 اس میں عام آقا ہے طیبہ مقدس کا  
 مستحق ہوں میں ذکر کیف و آقا ﷺ سے  
 گرچہ ایک عاصی ہوں، محترم ہوں پھر سب میں  
 ہو کے کیا ہوں شہر پُر و آقا ﷺ سے  
 ہے یقین میرے دل کو، پھر بلائیں گے طیبہ  
 ہے امید اعلیٰ ہے شمار آقا ﷺ سے  
 ساتھ ساتھ رہتا ہوں حاضری کی پھر خواہش  
 جب سے وٹ آتا ہوں میں دیار آقا ﷺ سے  
 پھر پیام "کے" گا، جاؤں گا مدینہ پھر  
 پھر امید مدحتی ہے اختیار آقا ﷺ سے



ہے ہر قسمت، کسے حاصل کیا دیار آقا ﷺ سے  
 محنت ہی نہیں جس کو دیار آقا ﷺ سے  
 نہ کہیں انوار کے سانچے میں اصل جاتا یہ وہ میر  
 جمع کر رہا دیار پُر دیار آقا ﷺ سے  
 کئے احساں کے نقش میں پھر چٹپٹے امیدوں کے  
 یام آقا ہے پھر شہر ہمار آقا ﷺ سے  
 دنیا اگلن لانے میں رہے، جب تک رہے دنیا  
 جو فیض نور پائے، کثرت و نیاز آقا ﷺ سے  
 اُٹھ سرکار ﷺ کا محبوب بھی ہے، دور محب بھی ہے  
 محبت کیوں نہ ہو آخر چٹپٹے کسب آقا ﷺ سے  
 گئے گا جو بھی گوش جوش سے، وہ فیض پائے گا  
 نصائیں آج بھی معذور ہیں گنہگار آقا ﷺ سے  
 جو طیبہ سے پلتا ہوں، تو پھر طیبہ میں "لے" کی  
 بہارت لے کے ہی ملتا ہوں میں دیار آقا ﷺ سے  
 کریم قوسے یہ سنی تو میری نفس کو دھک سے  
 توقع ہے یہی خاکِ کرم آقا ﷺ سے  
 یہاں کی حاضری سے دل کی دنیا کو بدل دینا  
 مزارش ہے یہی محمود سب دیار آقا ﷺ سے





منظر یہاں کے دیدہ چرائں لواز ہیں  
 ڈرے جو ہیں مدینے کے، مہماں لواز ہیں  
 کوئی مدینے والوں تک پہنچے تو شوق سے  
 یہ لوگ ہیں جو شوقِ فراواں لواز ہیں  
 ہے وہ لواز آب و ہوائے دیارِ قدس  
 ذرتِ طیبہ ہوتے ہیں، سب ہاں لواز ہیں  
 ہر فردِ مضرب ہے کہ پہنچے وہیں کہیں  
 گلیاں بھی جس مقام کی اہاں لواز ہیں  
 طیبہ کے دم سے پھولتے پھٹتے ہیں لعلِ لہاں  
 ہاں جو ہیں یہاں کے، شاخِ خوب لواز ہیں  
 اس شہر کی جو ہمت ہے، یہاں لواز ہے  
 اشیاءِ یہاں کی بچتی ہیں، یہاں لواز ہیں  
 رتے جو ہیں شاہِ لہری میں ہے مثل  
 جو خار ہیں یہاں کے، گشتِ لواز ہیں  
 محوِ اس دیار کا اخلاص کیا کہیں  
 اس شہر کی ہوائیں بھی مہماں لواز ہیں

مُتَبَقِ دیر طیبہ ہے جو عہدِ اشتیاق  
 حُب و کیفیت میں لہجہِ قُورِ قُورِ اشتیاق  
 روز و شب درِ یارِ پار ہر کام ہے  
 روز و شب کرتا ہوں میں عفت و تہنیتِ اشتیاق  
 ہے رہے قسمتِ پدیریِ عرب کا **مُتَبَقِ** کی  
 میں کیا طیبہ تو سدا میرے اشتیاق  
 نیند و سوز **مُتَبَقِ** ہوتے ہیں جو طیبہ میں تو ہے  
 مجھ سے نصیرا، فار پہ عطفِ مزید اشتیاق  
 شہرِ طیبہ تک جو ہے جاتی ہے سرستی مجھے  
 شربِ عشق ہے جو ہے کشیدِ اشتیاق  
 مجھ پہ وہ کھوے حضوری کے، حوسے قانع نے  
 خواہشِ دیدِ مدینہ ہے کلیہ اشتیاق  
 "نقدِ برسوں میں مدینہ میں گیا ہوں پاؤں وار  
 دہانہ "نعت" نے دی ہے نویدِ اشتیاق  
 شہرِ سرکارِ عالم **مُتَبَقِ** میں قہ کے لعل سے  
 ہر برس ممکن ہے تقریبِ سعیدِ اشتیاق  
 شہرِ آقا **مُتَبَقِ** میں حضوری کے سببِ محمود ہے  
 لُف و اکرام کی **مُتَبَقِ** سے مستفیدِ اشتیاق

دس کے سوا جائے کہاں میرا یہ قلب مُضطرب  
 پانا ہے طیبہ میں اہل میرا یہ قلب مُضطرب  
 ہے اضطراب داس کو مگر اتنا کہ یہ مجبور ہے  
 ہے ہجر طیبہ کا نشان میرا یہ قلب مُضطرب  
 ہو گا اُسی دم حُرم و مشورہ جب بن جائے گا  
 سرکارِ والا ﷺ کا مکان میرا یہ قلب مُضطرب  
 خواہش میں اس کی رہی جائے نہ طیبہ سے کہیں  
 جس دن سے آؤ ہے یہاں میرا یہ قلب مُضطرب  
 آؤ ﷺ نے ہو یا اسے چنے دیا پاک میں  
 ہے ہو عرشِ آستان میرا یہ قلب مُضطرب  
 آؤ ہو یہ طیبہ اطہر میں میرے ساتھ جب  
 آؤ گا قریب لامکان میرا یہ قلب مُضطرب  
 ہو گا نہ پھر یہ مُضطرب اے دوست جب ہو جائے گا  
 قرآنِ شام مُسَلِّم ﷺ میرا یہ قلب مُضطرب  
 خاکِ مہنہ سے بہت اُلفت ہے جان و روح کو  
 ہے دس محبت کا نشان میرا یہ قلب مُضطرب  
 محمود کی مانند یہ رہا ثناء طیبہ  
 رکھتا کہیں ہو اک زبان میرا یہ قلب مُضطرب



دینے جب سے چاہے کہ یہ کیا ہوں  
 میں پہنچے آپ کو اچھا لگا ہوں  
 دینے جا کے کیا کیا مانگا ہوں  
 گردائے سرِ مگردو دنیا ﷺ ہوں  
 مجھے ہر یاد آتا ہے 'باد'  
 بد دعوت میں کب طیبہ گیا ہوں  
 بیوں پر ذکر طیبہ ہی رہا ہے  
 ہر صورت میں جس سے 'جب' ہوں  
 مجھے ہر سال طیبہ میں 'یامین'  
 میں جیسا بھی ہوں آؤ ﷺ آپ کا ہوں  
 سرفرازی دہری مگردوں نشان ہے  
 دیو آقا ﷺ پہ ایسا جھک گیا ہوں  
 وہ ہے ہاپِ السلام آنکھوں کے آگے  
 ی حساس میں بینا تھا ہوں  
 جو دس کی پہچنتے ہو 'آؤ' سن لیا  
 دینے روز جانا پاتا ہوں  
 دیکھ محمود کی مقبول ہو جائے  
 خدا لا نہیں شہیدی دُسر ہوں



پھر علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے رحمت کی لوبہ  
ذکر طیبہ دے رہا ہے مجھ کو جنت کی لوبہ  
’آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر ہے جارت جریں آتے نہ تھے  
میں بھی حاضر ہوں جو ہو مجھ کو اجازت کی لوبہ  
مجھ سا غالی دیرِ مسود رحمۃ اللہ علیہ کے ہوا قاتل کہاں  
کاش اُن کے شر و کی جو لوبہ کی لوبہ  
طیبہ و بھلا دلاؤ تیری کے شر ہیں  
اپنے ہی گوشہ سے مٹی ہے سترت کی لوبہ  
واں لٹھ کا بھی میں کرتا ہوں اجہام  
طیبہ بنا ہے مجھے شوقی عادت کی لوبہ  
جب لکڑیں پیری طیبہ میں رہیں گی جہدہ رح  
میرے رحمۃ اللہ علیہ تب مجھے دیں گے غفارت کی لوبہ  
کر رہا ہے نصرت میں محمود ذکر طیبہ  
ور ہاتھ دے رہا ہے رس کو جنت کی لوبہ



اے زبے نصرت کہ یہ آئی تہنہ پانچ بار  
تھک برسوں میں عیش میں نے دیکھا پانچ بار  
’شکر ہادی میں ہوا مضمون اور دیکھا کیا  
’حسن اقبالہ دیر رحمۃ اللہ علیہ کا کرشمہ پانچ بار  
’ہر گاہ مصلی رحمۃ اللہ علیہ میں آپ کے قدم لے  
میرے حسرت کا دیکھا کش پانچ بار  
میں نے پایا مختلف انسان اپنے آپ کو  
یوں بدل ڈالی مٹی اندر کی دنیا پانچ بار  
’دن میں سو سو بار دن کو دیکھا ہوں بار سے  
’میری رات آنکھوں نے دیکھا ہے وہ روضہ پانچ بار  
’اب بیش کے لیے یارب! بیکس قائم رہے  
’اورح ہے تو جو قسمت کا ستارہ پانچ بار  
’اب گھڑ روٹے دے اے قلعہ! تو میرے لیے  
’راستہ سراز رحمۃ اللہ علیہ نے جو مجھ پہ کھولا پانچ بار  
’آرزو ہے کم سے کم نصرت کی قائم رہے  
’ایک بار ہوا گیا ہوں اور طیبہ پانچ بار  
’خدا! محمود کو ہر سال وہ آئے نظر  
’جبر الود کا جو دیکھا غلام پانچ بار



طیبہ میں جو کی غرض کہ ہو مجھ کو عطا کئے  
 پھر مجھ کو ملا اپنی طلب سے بھی رہو کئے  
 طیبہ میں نہ پائیں جو حضور کی سعادت  
 پائیں گے ۔ اللہ کا دُور لوگ بہا کئے  
 طیبہ میں خدا اُس کو پہنچے ہمیں دینا  
 آگائے دو عالم ﷺ جو کسی سے ہوں خدا کئے  
 طیبہ کی ہوا لائی ہے پیغامِ حضورِ  
 مجھ کو تو یہ پیغام خدا تم نے ملا کئے؟  
 ہر سال دینے سے بھلا دیا مجھے آئے  
 فرزادِ عریٰ عرشِ ملک ہو جو رہا کئے  
 وہ صاحبِ توقیر ہے قسمت کا رخصتی ہے  
 جس کو درِ افعال و عبادت سے ملا کئے  
 اُس شخص نے سب مانگے والدین کو دیا ہے  
 سرکارِ ﷺ کے دربار سے جس نے بھی بہا کئے  
 جب پہلی نظرِ بَیِّنہٗ خُشیا پہ پڑی تھی  
 محسوس ہوا 'بڑھ گئی سکھوں کی میا کئے  
 کرتا ہے جو دن رات وہ طیبہ ہی کی باتیں  
 لگتا ہے کہ عموماً پہ ہے فضلِ خدا کئے



امنے سرکارِ ﷺ دربارِ ربیعِ المرتبت  
 کے ہیں کدواں کدواں ربیعِ المرتبت  
 سر کشیدہ ہے مزارِ نورِ طُغْیَانِ کی طرح  
 گنبدِ اختر ہے دستارِ ربیعِ المرتبت  
 علی بے مثلِ اس کی ہر گُلِ ثِلاّوَابِ  
 افسانِ طیبہ ہے گھراؤ ربیعِ المرتبت  
 میرے سرکارِ مددِ ﷺ میرے محبوبِ خدا ﷺ  
 دو جہانوں کے ہیں مزارِ ربیعِ المرتبت  
 وہ قالِ شمشادِ مدینہ ﷺ کا ہو  
 قالِ تَلّیبِ رُویو ربیعِ المرتبت  
 مجھ کو دینی ہی رہی ہیں پہاڑی کا شرف  
 طیبہ اقدس کی اقدوس ربیعِ المرتبت  
 جو رہی ہیں لُغْیَانِ کی اُن پر مسلسل بارشیں  
 تاج بھی جتنے ہیں افسارِ ربیعِ المرتبت  
 میری نظموں میں 'مرے دل میں ہوا ہے جازیں  
 گنبدِ پہ نورِ سرکارِ ربیعِ المرتبت  
 جو ہے محبوب و حُبِ سرورِ عالم ﷺ رشید  
 ہے اُحد اک ایسا سرکارِ ربیعِ المرتبت



طیہ پنج کے دوستو ہم نے اُنارے دُکھ  
پنا دھو دھو کھو گئے سارے سارے دُکھ  
شوہرِ مہرِ مہرِ عالم ~~میں~~ نے غمِ بھر  
اُمت کی عظمت کے ہے تو سارے دُکھ  
جب کالی مہر میں کہا شہرِ پاک میں  
سنگِ دہر دھو ~~میں~~ چہ وے دُکھ  
طیہ سے ۲ کے دہر ہر خوشی مجھے  
پنچا وہاں تو بھوں گئے مجھ کو سارے دُکھ  
یہ جیت ہے کہ طیہ سے سکھ مل گئے مجھے  
دہر کی مُردہ پکی دہاں اپنے ہارے دُکھ  
سب ریت گئے رسائی شہرِ رسول ~~میں~~ سے  
ہے حق دہر شہر تھے گرچہ ہمارے دُکھ  
دہر کے سامنے ہر ذلہ آنسوؤں کی قطر  
دہر کے اُلٹ چہ جائزہ ادا سارے دُکھ  
طیہ کی حاضری سے ہیں یہ بھر کے سب  
جتنے نے ہیں سکھ مجھے جتنے سارے دُکھ  
ان کا طبعِ طیہ میں عمود ہو گئے  
دو کم یکساں سال تو میں نے سوارے دُکھ



دینے سے مجھے ہیں رحمت کے ہادل  
جہاں بھر میں پھینے ہیں رحمت کے ہادل  
مرے دل میں شہرِ ~~میں~~ کی ہے اُلفت  
مرے سر پہ چھائے ہیں رحمت کے ہادل  
دینے میں جو نوب کر ہیں برتے  
وہی بہتوں کے ہیں رحمت کے ہادل  
ہوں بخیر میں بھی س طرح یا الہی!  
دینے میں چپے ہیں رحمت کے ہادل  
نوی سے محسوس ہوتا ہے مجھ کو  
مجھے گھیرے رکھتے ہیں رحمت کے ہادل  
جو دُپہا سے بختے ہیں رحمت کے طوفاں  
وہ طیہ میں بہتے ہیں رحمت کے ہادل  
برتے ہیں اُنارے نہایت پر  
جو طیہ سے تہے ہیں رحمت کے ہادل  
مجھے ے کے عمودِ طیہ میں پہنچے  
کچھ یہ کرشمے ہیں رحمت کے ہادل



کچھ ایسی طیبہ میں نبھوں کی روشنی پہوں  
 ہلال کا کوئی بھی لمحہ جہاں شب میں نہیں  
 میں جب سے شہر حیدر ~~۱۹۹۹~~ سے ہو کے آ رہا ہوں  
 کوئی بھی شے نہیں جو دہلیں طب میں نہیں  
 سوائے طیبہ اقدس سے پیار کے کچھ بھی  
 میرے دماغ میں، ہر میں، نظر کے واسطے میں نہیں  
 جو میں ہوں شہر حبیب کرم ~~۱۹۹۹~~ کا دارح  
 تو کیا حصار عطائے شہر عرب ~~۱۹۹۹~~ میں نہیں؟  
 خدا کا گھر بھی حرم ہے، یہی ~~۱۹۹۹~~ کا گھر بھی حرم  
 یہی ~~۱۹۹۹~~ کی مدح میں کیا ہے جو صبر و پاب میں نہیں  
 وہاں طیبہ میں رہتا ہوں میں جو عمرے میں  
 خدا رحیم ہے میرے بچے، عطیہ میں نہیں  
 وہ دُعا پڑھنے میں جو کیف سے ممتلئہ میں  
 وہ رنگِ بزم، کسی محفلِ عرب میں نہیں  
 مواجہہ میں جو ~~۱۹۹۹~~ ہے چند لمحوں میں  
 سرورِ آبِ حلالِ بحر کے دلاؤ شب میں نہیں  
 یہی ~~۱۹۹۹~~ کے شہر کے توفیقِ پاک میں محمود  
 وہ بات کفر ہے جو جملہ ادب میں نہیں



جتنی ٹائٹل طیبہ میری شاعری میں ہے  
 اندراج اس کا دفترِ طوٹش قسمتی میں ہے  
 طیبہ سے اک تعلیقِ خاطرِ بدعا رہے  
 دلوں جہانوں کی تو تھکنی راسی میں ہے  
 مدحِ دیارِ سرورِ کوئٹہ ~~۱۹۹۹~~ کی شہر  
 مگر کُلفِ لغت ہے تو وہ اقدس ہی میں ہے  
 طیبہ میں ہے نشانِ جو رہا، خوب تر ہو  
 کتنی بڑی شہادتِ اس ہے چرگی میں ہے  
 یہ سرور و کیف کہاں، کُلف ہے کہاں  
 طیبہ میں حاضری کی جو مالِ اک حمزہ میں ہے  
 ہو آروئے روضہ اقدس، وہ بحر  
 جتنی ہے سرِ پندری، فرماندگی میں ہے  
 اسے ہم نہیں! نہ پوچھ کر ہوئی نہیں جہاں  
 جو کیفیتِ پنج کے وہاں، راتوں میں ہے  
 اب تک ترچہ ~~۱۹۹۹~~ دن وہ شہرِ رنوں ~~۱۹۹۹~~ میں  
 عرصہ بھی تو خوب میری زندگی میں ہے  
 طیبہ کی حاضری میں ٹھہر ہے وہ مزا  
 محمود جو لڑائی و عاجزی میں ہے



باد طیب کا ہے میرں ہے رملی پہ عید  
 کیا **عطفی** کی پٹم تلاف ہے بی پہ عید  
 دیار پاک سے دیوار گر کا کی کہنا  
 یہ مٹسی سے ہر سورع نسعی پہ عید  
 یہاں کا مٹسی و دیار سب سے باثروت  
 یہاں کا مقصدی دیا کے مٹس پہ عید  
 رتب طیب سے دیار سے جو مٹس پٹوں  
 یہ مٹس روٹس ہے جو ہے جامدی پہ عید  
 مجھے بدامیں مرے تھا **عطفی** طیب میں ہر سال  
 تمہا یہ ہے مٹس پوری زندگی پہ عید  
 مرے حضور **عطفی** کے شہر سکوں نور کی حیر  
 بلاد وال کا ہے میری ہر راک خوشی پہ عید  
 کجگوئیں اس کی ہوں 'رؤد ہوں کہ ہوں انور  
 لڑکی طیب کی ہر شے ہے تانگی پہ عید  
 مرے حضور **عطفی** کی سب میں جب تہہ ہو  
 وہ پل ہے عظمت آدم کی ہر گھڑی پہ عید  
 میں ۲ پکھتا ہوں محمود جب کبھی طیب  
 مرے لیے تو وہ مرے ہے آگہی پہ عید



طیب پہنچنے کے ہے ج ہے ہوا ہوا  
 بکس ہو جانا ہاؤں وہاں میں ہوا ہوا  
 دوست مراٹے سرور عالم **عطفی** سے ہوا ہے  
 درپڑہ گر جو ہوں تو ہے اُن کی عطا ہوا  
 چام دیواری شہر حضور **عطفی** کا  
 کچھو اگر تو اس کا ہے موبج صا ہوا  
 قریب حضور **عطفی** ہی سے قریب خدا کا ہے  
 قریب رسول پاک **عطفی** کا قریب خدا ہوا  
 لب پہ ہے شہر رحمت عالم **عطفی** کا تذکر  
 مجھ کو تو پتی شاعری کا یہ ہوا ہوا  
 ہوتا رہا ہوں حاضر دیار **عطفی**  
 بخشش کا مہری ہو گا یہ دولی ہوا ہوا  
 زندہ ہوں تیر کہ عایم شہر کی **عطفی** ہوں  
 رکنا نہیں ہوں رس کے سوا دوسرا ہوا  
 مرے کا جج کا مجھ سے قلندر کے واسطے  
 ہے حاضری ہارگر **عطفی** ہوا ہوا  
 محمود ساچھ اظہر و شہناز ہائیں گے  
 اس یار میری حاضری کا یہ ہوا ہوا





شہر دشمنوں پر دو جہاں ~~میں~~ شہر ہے مثال  
 یہ قریہ بالکل ہے' یہ قریہ مازول  
 اللہ جانتا ہے' و آقا ~~میں~~ کو ہے خبر  
 بخبرئی' مہندہ ہو کرل ہے میرا حال  
 لبست ہے اس کو شہر قطر کے رنگ سے  
 ہرے کو اہل عقل نہیں کرتے پانہاں  
 دوشہ ہے میرے نیند و سوار ~~میں~~ کا' جہاں  
 گزرتے ہیں پہ ~~میں~~ کے چارہ سوسات سال  
 جو خوش نصیب شہر ہی ~~میں~~ کے کین ہیں  
 کس درجہ خوش فصال ہیں' کس درجہ خوش مقال  
 آپ و ہواے شہر بھی مہاں لواز ہے  
 ڈرتے ہیں جس کے ذہن لوازی میں ہے مثال  
 پورا نہ ہو' یہ ہو نہیں سکتا خدا' گواہ  
 اس شہر خوش ملو میں' جائے جو شہاں  
 مجھ کو سفر مہندہ کا ہر مول ہو نصیب  
 جی چاہتا ہے' ساتھ چلیں ضربک ہم حیاں  
 محمود جب تلک نہ مدینے پہنچ سکا  
 سب فائدہ گر گر گئے دو کم پنجاس سال



اگر یں میں خیم نکت نہ ہوتے  
 تو کس طرح ہر سال طغیہ میں ہوتے  
 کینت کی دلاست میں سے مل ہے  
 مہندہ نہ آتے تو آرم کھوتے  
 یہ ہے قریہ رستہ ہر دو عالم ~~میں~~  
 یہاں پھونٹے ہیں نکت کے سوتے  
 دشمنوں کو پہ ہوتے عین زندگی کے  
 وہ اس خاک میں بخین کی لپہر سوتے  
 وہ پاتے ہی ~~میں~~ کے ہوں کا جہنم  
 جو خوش بخت قدین میں آ کے دلاست  
 کھڑے ہو کے صفہ پہ آنکھوں کے م سے  
 معاص کے سارے ہی دفتر بنگوتے  
 اگر شوق سے دیکھتے جاہلیہ کو  
 لگا ہوں میں دلکش مناظر سوتے  
 وہاں چہچہائیں گے طغیہ کے طائر  
 آؤں گے جہاں سب کے ہاتھوں کے توتے



طیب جانے کی جو رکھتا ہے مسلمان خواہش  
 پوری کر دیتے ہیں اُس کی شہادۃً خواہش  
 وہ مدینے میں ہے دریائے شہادت جس میں  
 فرق ہونے کی رنگے دلتز عیال خواہش  
 طیب جانے کی تہ بھی عجب خواہش ہے  
 ایسی خواہش ہو تو ہے عہد ہولناں خواہش  
 جس کو آتا ہو مدینے سے بدو، اُس کو  
 کس لیے پھر تری جست کی ہو رضواں خواہش  
 طیب جانے کے مسائل بھی آتے ملتے ہیں  
 رکھتا ہے جب بھی کوئی ہے سرد سماں خواہش  
 گیارہ دہ طیبہ میں مل جائیں سکونت کے جسے  
 اُس سے بڑھ کر نہ کرے کوئی مسلمان خواہش  
 ہر ناتہ کا شفا بخش پیکر ہے پاں  
 جس کی رکھتا ای ہم پشہر حیاں خواہش  
 سر بلندی جو ملے زائر طیبہ ہو کر  
 پھر تو کیا کی ہو خود سر گمراہاں خواہش  
 سچ تو یہ ہے کہ ہوا اُس کا مقدمہ عہد  
 طیبہ جانے کی جو دل میں رکھے انسان خواہش



سرکار ﷺ کے رہار منور کا تصور  
 کون ہے در خالق کبر کا تصور  
 رگ رگ میں سا جاتی ہیں کچھ دھمکیوں کی  
 کرتا ہوں میں جب مدینہ نور کا تصور  
 لگتا ہے قدم میرے مجھے ہفت فلک تک  
 آتا ہے جو قلم کے منظر کا تصور  
 انکار اُحد میرے تخیل میں ہے ہیں  
 کیوں رہیں میں آئے مدد اختر کا تصور  
 پھر دھواں میں آتا ﷺ کا جس میں نقش  
 پھر زمین سے پائیدار اُس پھر کا تصور  
 جس کو نہیں محبوب مدینے کی ہوائیں  
 کیا اُس کے لیے قریہ داور کا تصور  
 دل سے بھی تو جاتا ہے ہمیں سوسے مدینہ  
 تکلیف کہاں رہتا ہے محشر کا تصور  
 جیسا بھی ہوں میرے لیے ممکن کہاں ہے  
 طیبہ میں رسائی پہ بھی ہو گھر کا تصور  
 ہر سال مدینے پہنچے پہنچائے گا محو  
 رکھتا ہے جو تو شرِ جہنم کا تصور



یہ جو میں نے پائے ہیں وہ میں جاگزیں پتھر  
شہر سرور دیکھ کے ہیں یہ دل لاشیں پتھر  
یہ جو سنگ اسود ہے اس لیے معطم ہے  
سے نئی <sup>۱۰۰</sup> کے ہونوں کے سس کا میں پتھر  
لعل پائے سرور <sup>۱۰۰</sup> ہے ثمت جس کے سینے میں  
ثانی ایسے پتھر کا ایک بھی نہیں پتھر  
پاؤں جس پہ رنگ تھا سر کو لک دی جس سے  
مس ہوئے ہو <sup>۱۰۰</sup> سے بن گئے تئیں پتھر  
یہ احد کے ہیں پتھر اس کی نعمتیں <sup>۱۰۰</sup>  
دیکھنے کو دیئے تو ہیں : ہاتھیں پتھر  
س پہ میرے آقا <sup>۱۰۰</sup> کا عجب جا قدم سے  
ایا میں نے دیکھا ہے بر سر میں پتھر  
دائیں طیبہ سب مجھ کو روکتے گزریں  
میں بھی ہو میں جاؤں اُن کا وہ لاشیں پتھر  
جو خبر ہیں قدیم سرور دو عالم <sup>۱۰۰</sup> میں  
تاش اُن سے چھو کر ہو یہ مری جبین پتھر  
جس قدر اُحد کے ہیں ہیں رشید سب کے سب  
سرور دو عالم <sup>۱۰۰</sup> کے یاد و شیں پتھر



محمود جانتا ہے کہاں اور کہا ہے لیکن  
طیبہ سے یہ راسی لپے تو ہاتھ ہے لیکن  
مشتن ہوں عواس مرے کیوں نہ اسے فق  
آپ وہ ہونے شہر <sup>۱۰۰</sup> سے لایا ہے لیکن  
سب کاسیوں کا راسی پر مار ہے  
م کو در <sup>۱۰۰</sup> سے ملا دیا ہے لیکن  
یہ بھی بہت تھا لب پہ رہا اگر آپ <sup>۱۰۰</sup> کا  
پر آپ <sup>۱۰۰</sup> کے جو در سے ملے وہ سو ہے فیض  
و چیز چھیری لگا ہوں میں ہو مکی  
طیبہ کی فیض گاہ سے جو پا یہ ہے فیض  
کیا کہیے شہر سرور عالم <sup>۱۰۰</sup> کی دین کا  
ہیری طلب کی حد سے کہیں یاد رہا ہے فیض  
وہی ما ہوں لبی نعت کو پہ پہ پہ  
آلاتے دو جمال <sup>۱۰۰</sup> کے جو در سے ملا ہے لیکن  
محمود کیا ہی <sup>۱۰۰</sup> کے ہیں جتنے درود خواں  
دیار پاک سے انھیں ملتا ہو ہے لیکن



## مُصْطَفٰی تکر

اک دردِ دل میں اُٹتا، کبھی آنکھ بھیجتی  
 غمگینہ کو دیکھتے ہی تری آنکھ بھیجتی  
 کیوں دیکھتی نہ تیرے چہرے کا  
 طیبہ کے ذکر سے جو کوئی آنکھ بھیجتی  
 لازم ہے احتساب بھی، طیبہ کے دائرہ  
 اُلفت میں گر نہ ہوئی کسی آنکھ بھیجتی  
 کرتا رہا میں تیرے ہی دینے کا ذکر خیر  
 پھر یوں ہوا کہ پہلوں میں آنکھ بھیجتی  
 اس کو کہوں گا عطف و عطاسے رمبوں پاک  
 کہ سے نہ تھا محبت بھی آنکھ بھیجتی  
 دیکھا موجد کو تو کائنات مرا  
 قدس میں رہا تو وہی آنکھ بھیجتی  
 طیبہ میں فریبِ عمریہ سے جب چکیاں بندھیں  
 پھر دیکھ ہی سہوں نے عمری آنکھ بھیجتی  
 جب تک نہ آئے شہرِ جہنم کا جھوکہ  
 دیکھی عمری کسی نے کبھی آنکھ بھیجتی؟  
 طیبہ کی بات پر تو رزے ہیں جسم و جاں  
 محمود کی نہیں ہے بڑی آنکھ بھیجتی



## مُصْطَفٰی تکر

میں ہوں مسرور کہ پہنچا جو دیارِ اقدس  
 تب کا ہے عمرے آقا ﷺ جو دیارِ اقدس  
 روزِ محشر مجھے خوش ہو کے ملے گا خالق  
 میں نے سرکارِ ﷺ کا دیکھا جو دیارِ اقدس

—ن—

پھر دوبارہ نہ ملے گی یہ سعادت اس کو  
 ایک بار آو فرشتہ جو دیارِ اقدس  
 ضلّ مومن کو شرف ہے کہ وہ آ سکتا ہے  
 آتا چاہے وہ دوبارہ جو دیارِ اقدس  
 اس کے سرکارِ ﷺ کو کیا کیا نہ یاد آئے گا  
 آئے ان کا کوئی پیارا جو دیارِ اقدس  
 دائے افسوس! نہیں راقی حشری جس کو  
 خوش تقدّر ہے کہ آیا جو دیارِ اقدس  
 اذنِ حرا کا ضروری ہے کہ ناظم وہ ہیں  
 تجھ کو کچھ روز سے رہتا جو دیارِ اقدس  
 میں تو ہوں اپنے تقدّر کا مژدہ منت  
 تجھ کہنے کو بھی لایا جو دیارِ اقدس  
 نہ کیا ہوش میں ہو، اب وہ کہوں گا محمود  
 عالمِ مولا میں بھی پیدا جو دیارِ اقدس



ترم کا سورہ **سورہ** وہ روزہ مقدس  
 ہے غریبوں کا ملکہ وہ روزہ مقدس  
 نور تو مصطفیٰ ہیں لا کبریا کے جلوے  
 ہم دیکھتے ہیں ہمار وہ روزہ مقدس  
 خوش بختیاں ہیں ان کی آتا ہے دھنک ان پر  
 جو دیکھتے ہیں کثر وہ روزہ مقدس  
 کوئی قاتل کس نے ایسا مقام دیکھا؟  
 جیسے ہے نور پیکر وہ روزہ مقدس  
 سو کھنکھیں اس میں، کھنکھیں ہر اس میں  
 اک خوشی ہے پھر وہ روزہ مقدس  
 جس پر ثار ہوتے ہیں سماں کے جلوے  
 ہے روزہ منور وہ روزہ مقدس  
 دیکھوں میںہ ۴ کر' لا خوب ہی میں دیکھوں  
 دائر گزار سورہ **سورہ** وہ روزہ مقدس  
 ہر سال حاضری ہو، ہوں تلقی خدا سے  
 آنکھوں کو ہو پھر وہ روزہ مقدس  
 محمود کی طرح سے لکھ طراز ہو گا!  
 دیکھے گا جو نقور وہ روزہ مقدس



ہر دن کا کھنک ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 ہر سال دیکھ ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 ہر چہ اس جہاں کی اس پر ہوئی تعلق  
 دنیا سے دورا ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 اس سے جو آتا ہے آتا **سورہ** سے کتنا ہیں  
 آتا **سورہ** کا کتنا ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 جیسے محافل ہو یہ سب غریبوں کی غایر  
 مجھ کو تو نہیں لگا ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 برکت ہے کس ہر کو' نظرس ہما کے دیکھے  
 نورایت ہر ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 آتا **سورہ** کا ہر گنہ دن میں جا گیا ہے  
 نظروں میں بس گیا ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 سرکار وہ جہاں پر ہر چہ بن گیا ہے  
 اک نور کی رو ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 الوار' کبریا' الوار' مصطفیٰ **سورہ**  
 دونوں سے جا ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ  
 محمود جہاں بھی دیکھ میں نے، تو دل پکارا  
 دلش ہے، دکشا ہے آتا **سورہ** کا ہر گنہ



ہر شخص سر پہ تم ہے آگے سوجھنے کے  
 جتنا اُوب ہو کم ہے آگے مواجہ کے  
 اک کیفیت عجیب ہے خاموش حاضری کی  
 اک سطر کیل و کم ہے آگے مواجہ کے  
 ہر دم دھڑک رہا ہے سرکار ~~کلمہ~~ سامنے ہیں  
 ہر چشم چشمِ تم ہے آگے مواجہ کے  
 ہر سنت کُلف فرما سرکار ~~کلمہ~~ ہیں اگرچہ  
 ان کا کرم تم ہے آگے مواجہ کے  
 پکی نہیں کسی کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ  
 باؤں ہم و تم ہے آگے مواجہ کے  
 نظریں بچھیں رحمت کے بوجھ سے تو گروں  
 عجز و اُوب سے تم ہے آگے مواجہ کے  
 کرتے ہیں لوگ کیسے اس کا را لہریں!  
 جڑت یہ کوئی کم ہے آگے مواجہ کے  
 اس بخشش و کرم کا جھہ ہے تا قیامت  
 جو بخشش و کرم ہے آگے مواجہ کے  
 محو بحر رحمت اُٹکا ہی جوش پہ ہے  
 آنکھوں میں جتنا تم ہے آگے مواجہ کے



روشنِ قدس کی جو دیکھے یہ نوریں جالیاں  
 دل میں رکھ لے آنکھ کے رستے یہ نوریں جالیاں  
 کہیں نہ ہم صدمے ہوں ان کی عظمت و حریم کے  
 ہوتی ہیں سرکار ~~کلمہ~~ کے صدمے یہ نوریں جالیاں  
 بھانپ لیتی ہیں دلوں کی خواہشیں اک آن میں  
 دیکھ لیتی ہیں سبھی چہرے یہ نوریں جالیاں  
 دل کی آنکھوں سے 'فہم' جذب و کیف و شوق میں  
 دیکھ ل ہیں لعلِ خالق سے یہ نوریں جالیاں  
 جو سمجھ لے لڑا اس در کا اور اپنی ذات کا  
 چوم سکتا ہے بھلا کیسے یہ نوریں جالیاں  
 دُور ہٹ کر بھی کھڑے ہوں اگرچہ ہم تنظیم سے  
 دیکھ لیتی ہیں ہمیں ہر سے یہ نوریں جالیاں  
 ہاں! جہیزِ شوق سے جو کر نہیں سکتا او  
 دیکھتی ہیں وہ جہے بھرے یہ نوریں جالیاں  
 دست بستہ حامی ہو غلوں پہ تہنیدِ درود  
 اودھو آنکھوں کے ڈھانے یہ نوریں جالیاں  
 فرشِ مہر سے تو باقی ہی نہ تھی حمی نظر  
 دیکھتا محو تو کیسے یہ نوریں جالیاں



حوش بخت ہے وہ جو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 عرس نیا رقم کرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 اُس پر خدائے مصلیٰ ﷺ شفقت کرے رحمت کرے  
 جو شوق سے حق چل پڑے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 سرکار ﷺ کو راضی کر دے اللہ کا رستہ ہے یہ  
 درمہ درمہ پاک سے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 اکرام و آغاف و عدا کی اُس پہ ہادش ہو سد  
 دل سے مودب ہو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 سامنے بڑے لوگوں کے سرخم اس کے آگے کیوں نہ ہوں  
 تکبر سے جو سر نیچے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 گر جاسچے ہو ہاشم ان کی توجہ تم پہ ہو  
 سے دستواؤ جیسے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 فریاد اُس سے اُن کے ہاں جا کر کھڑا رہتا ہوں میں  
 ان کے ہر حال سے پڑے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 محمود کی ہے یہ دعا اس پر ہو یوں فضل خدا  
 ہر سال گیارہ دن رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف



قید مرغ بھی دل رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 اس کا بھکتا شب پیچے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 سرقراران جہاں نظروں سے گر جائیں دیں  
 طہید میں جب دل پھرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 لب لیلیاں جانتے ہیں اُن پہ روشن ہے یہ بات  
 محفل یمن ہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 مسجد نبوی ﷺ کے ہر گوشے میں طرب بظاہر ہے  
 پر جو جنتے ہیں مرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 سجدہ اُن کے در پہ جا کر بھی خدا ہی کو ردا  
 پر اوار ہے کعب کے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 جس کو جو مینا ہے بے حاصل کرے در کی ردا  
 ہاتھ لیکن باندھ لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 سے خدائے رد جہاں اے مالک موت و حیات  
 جان بلی ہے تو لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 کس قدر دیکھتے ہیں جن کے جانب آقا ﷺ ہیں مرغ  
 آئیں مجھ ایسے بے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 مصلیٰ ﷺ محمود ہیں دس بد خدا کی ذات ہے  
 یاد کرتا ہے کے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف



تقریب ہو کرنا تھا سرکار ﷺ کے قدموں کی  
 وہ دیکھ لو! بیٹھا ہوں سرکار کے قدموں میں  
 اس عشقِ دینا سے کیا واسطہ اب میر  
 میں بیٹھ کے روتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
 ہوتا نہ عقیدہ مگر کسی طرح یہاں آتا  
 قسمت تھی کہ آتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
 سرکار ﷺ کے قدموں میں رونے میں بھی لذت ہے  
 روتا ہوں آتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
 نہیں رو عقیدت سے دس دن میں جو گزرا ہوں  
 ٹھہرا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
 نظروں کو چمکانا ہوں سر کرتا ہوں غم اپنا  
 اسے دوست جب آتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
 کہیں گے جسے آخر وہ اپنے ہی ناخن سے  
 انگلیت کا وہ عقیدہ ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
 ہر کن جو حکم ہے ہر لمحہ جو خوش تر ہے  
 اک ایسا عقیدہ ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
 آقاؤں کی چوکھٹ پہ ہوتے ہیں گھڑے بندے  
 میں وہ ہوں کہ ہوتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں



میں پہلی بار جب سرکار ﷺ کے دیوار میں پہنچا  
 کیا تب پہلا سجدہ میں نے محرابِ تہجد میں  
 کسی لمحہ کو نہ اڑائیں برسوں میں ٹوٹے حاصل  
 عبادت کے مڑے جو پائے محرابِ تہجد میں  
 رسائی عرشِ اعلیٰ تک پہنچی اک آن میں اللہ!  
 لہذا عشقِ آقا ﷺ چاہ کے محرابِ تہجد میں  
 ہمیں پائے کا حلقہ وہ میں محبوبِ حلقہ ﷺ کو  
 دعویٰ ہو تو دیکھے آئے محرابِ تہجد میں  
 حضوری کے لئے اور قرب کے وہ کیفِ ز مظهر  
 ہیں جیسے سعد میں ہیں دیے محرابِ تہجد میں  
 لگا ہیں موتد لیتا تھا جہا بیٹا تھا سر پہ  
 عیاں کیسے نہ ہوتے صوبے محرابِ تہجد میں  
 پڑے تھے قسم ناقص پہ جو پادے نارسائی کے  
 اک اک کر کے بالآخر اُٹھے محرابِ تہجد میں  
 مقامات "رشتہ" کے بزمِ ادب و کشا جہاں  
 گاہیں بند کر کے دیکھے محرابِ تہجد میں  
 تمناؤں بڑی محو رہے یہ نہ ہمیں کی  
 رہیں محکم ﷺ کے صدقے محرابِ تہجد میں





## مصطفیٰ ص

سرکار ﷺ کی عطا کا تحفہ ریاض جنہ  
 ہے گویا سر کا جہوہ ریاض جنہ  
 گھر سے حضور ﷺ کے جو مہر تلک ہے پہن  
 سار ہی یہ علاقہ نصرا ریاض جنہ  
 محراب فضل ﷺ ہے اور سونے بھی ہیں  
 خوش بخت ہے وہ جس سے دیکھ ریاض جنہ  
 "نقا نصیر" ﷺ کرتے قائم صلوة تھے یاں  
 ہر ہر قدم چلی جہوہ ریاض جنہ  
 سر پاک مصطفیٰ ﷺ سے ہی مست اس سے تو  
 مشکل مرے سے ہے رکن ریاض جنہ  
 قدموں میں اوں تو یہ بھی کچھ کم میں جسارت  
 بُرائت ہو بیش ہوئی پتا ریاض جنہ  
 حاضر ہوا یہاں پر "نقا نصیر" ﷺ کے دم قدم سے  
 ہے اُن کے دم قدم کا صدقہ ریاض جنہ  
 کچھ مرے یہاں ﷺ کی اک سر ہر ہے جہوہ  
 حقت بھی ہو گی دیکھ جیسا ریاض جنہ  
 دیکھ ہی ﷺ کا روضہ چر دیکھا گیا میں  
 تدبیریں "مواجہہ صفہ" ریاض جنہ



## مصطفیٰ ص

جس شخص کا مقصود ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 اس کے لئے مسعود ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 جو شے بھی ہے سرکار ﷺ کی دلیہ سے مانگو  
 معذور ہوو ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 "جاء وائی" کا فرمان الہی ہے نظر میں  
 یوں کعب مقصود ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 مع ہے یہی بخود "مخا" رحم ر کرم کا  
 شاہد ہوں میں مشہود ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 باعث وہ لود کا ہے جو ر س کے سو ہے  
 "نقا نصیر" ﷺ ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 جس لوگوں سے جانوں پہ کیا ظلم تو ان کو  
 "نقا نصیر" ﷺ ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 جس شخص نے جو پڑا ہے پڑا ہے نہیں سے  
 یوں باعث ہر خوا ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 جس لوگوں پہ نہیں کا ہوتا ہے تہو  
 اس کے سے مسود ہے سرکار ﷺ کی دلیہ  
 میں حاد رہاں محمد ﷺ اوں س سے  
 میرے سے محمود ہے سرکار ﷺ کی دلیہ



یہ سن عام کی ہے، احرام کی چوکت  
نہ تھوڑے چھوٹے کی حیرانام ۱۰۶ کی چوکت

بہے گا ہرچم امن و سلامتی سر پر  
جو ہاتھ آئے گی ہاٹ اندام کی چوکت

دب سے نظریں ٹھکاتے ہیں جو آتے ہیں  
نہ بھی۔ ہوں کہ ہے اُل کے نام ۱۰۷ کی چوکت

بھکاری جو بھی یہاں کا ہے، فیض پاتا ہے  
مرے حضور ۱۰۸ کی ہے فیض عام کی چوکت

فصیح قسم ہے، تانا کہ اُن کی چوکت سے  
کیس ہے بلکہ کے کوئی اشتیاق کی چوکت؟

صحابہ اُن کے، دہشت کے انجم کدے  
جنسوں نے چھوڑی نہ ہو تمام ۱۰۹ کی چوکت

بہن نہ تم در آتا ۱۱۰ کو چھوڑنا محو  
میں ہے ایک لمحہ میں کام کی چوکت



رجہ ہے اُس کا، جس کو لی حث استیع  
ہے موسوں کو وجہ خوش بخت استیع

اس سے بھی ہر ماہ ہے فیض مقام کا  
قدیں مصلیٰ ۱۱۱ میں ہی حث استیع

کے پہ صاحب نلف و ہجر ۱۱۲ برس گیا  
جھکوں میں جس کی، الٹی غمی حث استیع

آل و صحابہ کی ہی جب سے قیام گاہ  
رنگ بشت شب سے ہوئی حث استیع

پھر اس کو در عقلت و رعت عطا ہوئی  
آئے ہیں جب سے پڑی فی ۱۱۳ بخت استیع

میرے حضور ۱۱۴ فاتحہ پڑھتے رہے یہاں  
کے درجہ خوش صیب رہی حث استیع

دیتا ہے جو دینہ میں، اس کا نہیں جواب  
اور، نہ جو دلیں ہو گا کوئی حث استیع!

ہر ماہ احرام سے باہر کھڑا رہا  
حال میری ہے جو چاہے نہ کسی حث استیع

جاؤں گا جس طرح کہ دیں دلیں ہو سکوں  
محو میں گیا جو بھی جسطا استیع



## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

س طرح چپے کوچہ و بازار میں **ﷺ** کے  
 نظروں میں بے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے  
 اس دل پہ سدا رحمت سرکار **ﷺ** ہوئی ہے  
 جس دل میں رہے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے  
 رعت میں ہندی پہ کسی بدو و طوطی  
 ہیں اُس سے چپے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے  
 طیبہ سے ہو آئے ہیں ذرا کوچہ و بازار  
 کیوں کیسے گئے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے؟  
 کہ تو مہوت کے ہے خاص جگہ ہے  
 تسکین کے لیے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے  
 کھڑ میں جو پرانندہ فروس عدا ہو  
 وہ میرا کے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے  
 دے کو گئے آئے اسی راہ سے ہر بار  
 یوں دیکھے گئے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے  
 جو عبد کبیر **ﷺ** میں تھیں وہ تنگ تھیں گئیں  
 ب تو ہیں گئے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے  
 بہت تو ہے سرکار **ﷺ** سے گرچہ وہ نہیں ہیں  
 محمود جو تھے کوچہ و بازار نبی **ﷺ** کے



## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حردہ آداب میں لپٹے ہو سلاموں کے تھے  
 دہ بے نامیں ترکوں سے شامت کی مظہر مسجدیں  
 ایک پہاڑی س جگہ پر چوہے ہیں منظر میں ہے  
 سات نیچوں ن جگہ پر ٹیڑھ منظر مسجدیں  
 آقا **ﷺ** و شیخین و سنان و علی و فاطمہ  
 در شاید سدا کے تیسے کی ہا ہ مسجدیں  
 سدا و طہار کی مسجد تو دھاتی ہا بجلی  
 تجھے نظر آتی ہیں اب اللہ اکبر مسجدیں  
 یہاں کے نام کی مسجد ہے پیچھے کی طرف  
 پانچ کدائی ہیں جس طرح سے گھٹ کر مسجدیں  
 دھانکیں گے وہ جو مڑ کی است سے منسوب ہے  
 یوں تہ ہے چار رہنے دیں گے باہر مسجدیں  
 ہرے سرکار **ﷺ** اور اصحاب سے منسوب ہیں  
 جس میں دنیا کے ماتھے کا ہیں بخور مسجدیں  
 جب ہوئیں سادی کی سادی دل کی دھاروں کا سبب  
 " تمہیں وجہ قرار جان منظر مسجدیں  
 درگاہ غزوة خندق لکھوں کا قرار  
 خاکریں در میں تو سر پہ سایہ عشرت مسجدیں



رحمت نہ ہو کیوں لا اعدا جیل حد کی بات ہے  
 لعدا لعدا جیل اعد کی بات ہے  
 بیگناہ و د و شد جیل اعد کی بات ہے  
 آقا ﷺ کی حسرت کی مدد جیل اعد کی بات ہے  
 دس میں صحابہ حرم و اہل عیال بنی تمیم  
 اک اک شہادت مستعد جیل حد کی بات ہے  
 بڑی لگی تو قسم تھا جب روضہ بھر کیوں نہ اوس  
 قہار میرے ت و جد جیل حد کی بات ہے  
 دس میں بھی طے ہے مرے دور بارگ جنت کا جیل  
 سب پر بھی تکار بد جیل اعد کی بات ہے  
 اہل محبت کے ہے اُن کی ناعت کے ہے  
 جو بات ہے سو مستعد جیل حد کی بات ہے  
 محشر کے دن مل جائے گا اشعار کا مجھ کو رصد  
 فردِ ممل میں ایک بد جیل اعد کی بات ہے  
 اُنہیہ والحق ہے مجھے آقا ﷺ کرم فرمائیں گے  
 میرے سے گوہر سند جیل اعد کی بات ہے  
 خوش بخت و خوش شام ہوں محمود جو سب پر مرے  
 محبوب محبوب حد جیل حد کی بات ہے



روادار ﷺ اسے چھوڑ کے آئے تھے یہاں پر  
 یں شہر حد کا ہے دس شہر تھا  
 موج ہے یک عزت و کرم و ادب کا  
 بحر اور محل کا محل شہر تھا  
 ایک تھا بڑی پر آئے گی اے دوست!  
 پانا ہے اگر تجھے کو تو چل شہر تھا  
 حسان نہ عرووں گا بد شک بھی اس کا  
 ے جاے اگر مجھ کو جیل شہر تھا



دیکھتا ہے کس دج پہ ہے اُل کا مقدر  
 جو دیکھتے ہیں شام و سحر مسکن سرکار ﷺ



فقدان ﷺ کی رحمت سے کی دھیری  
 ہیں سے مئے مجھ کو اہمال طیب



طیب مقدس کی سب کے دل میں ہے عزت  
 طیب مقدس ہے فوہوں میں تھا شہر  
 نور سے راسی کے ہے دور ہر ماں روشن  
 بیخ فرست ہے تکتوں میں یکا شہر



کے آفت میں شہر کو نقصان پہنچا رہا ہے  
میں کسی کو دیر سے کاروبار نہ کر رہا ہوں  
جو ہے غمزدہ وہ دھوکے لگوں کو  
مجھے تو ہیں وہاں کے غار

☆☆☆

یہاں سے دور خروا دستار طیب ہے  
 کرتا ہوں یوں تمی **میں** کے مدینے کا ذکر خیر  
 دس کی ڈیال میں ہو تو ہے کچھ بات اور ہی  
 کرتے ہیں یوں تو سارے مدینے کا ذکر خیر

☆☆☆

کس کس میں اُس کی کیا نہ سائیں مئی 'احلیں  
 دیکھے گا جو بھی آرمی اپنائیت کا شہر  
 اپنا اہل ہے اُس نے بہشت عزم کو  
 رکھا ہے جس نے چتے ہی پنائیت کا شہر  
 پیتا ہے قلب و جاں کا وہ دہیہ تو ساتھ ہی  
 دیتا ہے مجھ کو زندگی پنائیت کا شہر  
 حج وہ کہ عمرو' رکھا ہے مجھ کو  
 تکتہ کے ساتھ ساتھ ہی پنائیت کا شہر

☆☆☆

مہینے کے ہر اک ادنیٰ سے ادنیٰ  
 سال کے سب بدوں سے نہیں بڑا ہوں  
 نظر میں میں گھبراہٹ سے  
 ی عیبِ زیادہ پر پھولا پھندہ ہوں  
 نظر بچی کسے قدموں میں اُن کے  
 ادب سے ہاتھ بندھے میں کھڑا ہوں  
 مجھے پھر بھی کُلا بیٹے چوں  
 کوئی نہ سمجھے کہاں کا پارسا ہوں

☆☆☆

وہ دست بٹھ کو فضل ہر سمت سے نہ سکیں ہو  
 ہر سمت سے عزیز ہو سرکارِ مہربان کے قدم ہیں  
 راقی ہندیوں کو کیا دیکھ بھی سکو گے؟  
 دستار کو چھواؤ سرکارِ مہربان کے قدم ہیں  
 گنبد کے سامنے میں خم چپ ٹو بہ قہر ہو گے  
 دائیں طرف کو دیکھو سرکارِ مہربان کے قدم ہیں  
 آگاہی کے سر کی جانب پاؤں مواضع دینے  
 پر ڈوسری طرف جو سرکارِ مہربان کے قدم ہیں

☆☆☆

طیب سے ہو گیت قلب و قرار جاں  
تجہ ہر اک کو ملے ہے یہ راجہ نعمت  
میں دیکھتے ہی دیکھتے طیب پہنچ گیا  
انوں خوب تھا تو ہے تعبیر خوب نعمت

☆☆☆

یاں پہنچ کر ہی تو ممکن رابطہ خالق سے ہے  
عرش خالق کا جو محرم ہے مہند طیب

☆☆☆

اللہ سے "جہد وک" جو فرمایا تو گویا  
ہے کہیں دور دوست سلطان مہند

☆☆☆

میں دلا رہا تیرا دلہا میں پہنچا شول سے  
دل کے قریب میں منائی میں نے عید شہنشاہ

☆☆☆

گاہ مجھے دیدار ملے شہر خدا کا  
اور دیکھوں گے کوہ و بازار مہند

☆☆☆

سوائے طیب کے جتنے سفر ہیں وہ ہیں ستر  
پر س سفر میں تو ٹھہرے اک جہان کلیب  
جو ریزہ لٹ کے نہ ٹھہرے کی نشست ملے  
مہربان ہے بہت سخت جمال کلیب

☆☆☆

طوب کہہ میں رہا مصروف پہلے پھر ہوا  
کوہ ہائے شہر آفاقہ پہ نہ رشت خیاں  
سے گیا عرش خدا تک برو طیب سے مجھے  
پا گیا ضلّ خدا سے حوسد رشت خیاں

☆☆☆

باقی کچھ اور قلب میں چاہت نہیں رہی  
رہی رہے پیام حضور صفا فقط

ہر سال تجھ کو طیب بلائیں حضور پاک  
کے ترند یکی ہے کی اتجا فقط

طیب میں ہر قدم پہ ہیں خوش مہربان  
بدعت ہے وہ کہہ ہی کو جو گیا فقط

☆☆☆

طیب تک رسائی کی جس کے دل میں ہے خواہش  
خوش نصیب ٹھہرا ہے حالِ غربت ہے

دوری مدینہ خدی شفقوں سے غروی  
دقت جو وہاں گزرا حاصلِ محبت ہے

کون ہے جس کے دل میں خواہش طیب  
لاما ہر اک مومن مالِ محبت ہے

☆☆☆



شادب اپنے حُسن سے کرتے ہیں کُداح کو  
 آتے ہیں ہر یاد ہو شہر رسول ﷺ کے  
 طیبہ ان کی طرف ہو سفر جب سفر کرو  
 جب بھی نکلتے ہیں تو ہو شہر رسول ﷺ کے  
 سے درستیا حیات میں بھی بعد موت بھی  
 ہاں جو ہو سکو تو ہو شہر رسول ﷺ کے  
 ☆☆☆

چشم نقار نے پڑا ہی نہیں اُن کا وجود  
 دشتِ طیبہ کے جو ہیں غارِ ریحِ الرزیت  
 ندر و جان کو مستحکم نورِ قربانے رہے  
 گنبدِ اختر کے الودیعِ ریحِ الرزیت  
 ☆☆☆

سچ کون، جو سنو سو بات کی ہے ایک بات  
 ہوا کی بات ٹھکرائے دینے کا خیال  
 ☆☆☆

نعت میں محمود جو ہر وقت رہتا ہے گمن  
 وجہِ احوال تو پہلے ہی ہے طیبہ کا حرم  
 ☆☆☆

قریبِ محبت تک ہو تو ہو مری ہونہ  
 ے چلیں جو ہاں دے قریبِ محبت تک  
 ☆☆☆

گنبدِ سبز سے آگہوں میں ہماری آئیں  
 میرے جذبات میں بہتی شہرِ نبوی ﷺ کی تصویر  
 دیکھنے والوں کے دل نور سے بھر دیتی ہے  
 میرے کمرے میں کئی شہرِ نبوی ﷺ کی تصویر  
 ☆☆☆

نعت پر ہیں مجھ و داد و طلب ہرگز  
 شب تو وہ پاتا چوں طیبہِ مقدس سے  
 ☆☆☆

سرکارِ ﷺ کے قدموں میں رونے میں بھی مدّت ہے  
 دوتا نور آتا ہوں سرکارِ ﷺ کے قدموں میں  
 ☆☆☆

دیکھ لیتا ہے جو آتا ہے دیر سرکارِ ﷺ پر  
 رکھتی ہیں اللہ کے جلوے یہ نوریں جالیوں  
 مصیبتِ عالموں کو شرمندہ سا پا کر رہنے  
 لطفِ قربانی پر ہیں گامے یہ نوریں جالیوں  
 ☆☆☆

حضورِ ﷺ دیرِ اقدس میں ہوں گمن ہر دم  
 ہر خیال ذرا نور اور لعب میں نہیں  
 ☆☆☆

طیبہ ہو، رض پاک ہو، تہہ ہو — ہر جگہ  
 میں نے اگر کیا تو نبی ﷺ سے کیا سوال  
 ☆☆☆

ہے دیر طیبہ مجھ کو ملے جو خوشی قلہ  
ہے عشق طیبہ تکہ میں ہو جو کی غلط  
طیبہ میں پا رہا ہوں مسلسل حیات ہو  
سب سے کسی غلط ہے مری ہے کسی غلط  
طیبہ میں ایک ہوتا ہے بجتے ہیں اس میں تیں  
کیا مددگی میں میری رہے گی گھڑی غلط؟

☆☆☆

ہاں کیا ہو ہو و بھی ہم لڑا تیر  
در نمی طیبہ چ رہا ہو گئی صدا تیر  
قصائے طیبہ کا مجھ پہ ہو ہے خاص کرم  
کہ ہو گیا ہوں میں اس سے بھی جیسا تیر  
در خد کے توں سے ہے بند بھ رہا  
در دہوں خد طیبہ تک ہو رہا تیر  
ہاں عام رہ عرش حد خد کی قسم  
پہ رہ رہا مدد میں نکل گیا تیر

☆☆☆

پہ کا کو پاس کیا ہو کہ رہے ہیں مدد  
کہ وہ کریں گے شاعری مدد عیب طیبہ میں

☆☆☆

مری دلہی کے مالک ہیں سر شمع و شخص طیبہ  
فرماں روانے محشر عالم پناہ طیبہ  
'کویا بھی ہے غی کی' غمگی کے بھی وہ مالک  
شہد و عالم طیبہ ہیں میرے شاہ طیبہ  
☆☆☆

بیت خدا کو یکہ یا تیر ہو  
تیر کی طیبہ درود کا سب پر خوش رہا  
☆☆☆

کدہ میں سر طرح کے ہتے ہیں موموں کو  
رکھتا ہے اس طرح کے اوصاف شہر رحمت  
وہ سلوک میں تم پاؤ جواب ہتے  
ہے 'شہد' ہے بھی کا شاف شہر رحمت  
ساری ہی خوبوں کا مظہر ہے کیسے تو  
آپنے کی طرح ہے شفاف شہر رحمت

☆☆☆

جہات ظواہر جو نظر آتے تھے سب غمے  
نکات عشق میں آئے تھے محراب تجہ میں  
☆☆☆

تکبر جہات اور ہو اس میں محبت جاگزیں  
دور سے آئے ہیں اُحد کی ہات ہے  
☆☆☆



یوں؟ کرم ہاں کو' عطا اس کو نہیں کہتے ہیں؟  
- گویا مجھے سا بچاؤ جو دوارِ قدس  
حاصل کیا گیا۔ میں کر جاؤں گا مہوش میں  
میں بھی جاؤں گا تنہا تو دوارِ اقدس

☆☆☆

لے گی سَودِ مغفرت کی دہاں سے  
دیسے میں سرکارِ <sup>مقدس</sup> ہیں اور خدا ہے  
مجھے لے گئی ایک سے میں طیبہ  
رحمے دں سے لکل اک ایسی حمد ہے  
رشید آگے <sup>مقدس</sup> کی دوست سر کہے  
کھڑ دست بہت بچل گد ہے

☆☆☆

خورشید دن کو کہاں اور رات کو چاندور  
جس پر ہیں ما و اختر وہ روضہ مقدس  
دیکھو تو پائے شمع بھی سرکارِ <sup>مقدس</sup> کی شہادت  
بست ہے اک سراسر وہ روضہ مقدس  
گو مختصر دوس میں ہر سہل دیکھتا ہوں  
نظروں میں ہے کہ وہ روضہ مقدس

☆☆☆

دہوں چپا' تو اللہ حلت میں بھیجے  
جو پوچھے تو میری رضا خلیہ طیبہ  
مجھے ایک اک شے وہاں سے مل ہے  
میں جاؤں نہ تیسے جلا خلد طیبہ  
سفر کا جو آثار کھد سے میر  
ہو اس کی مگر انتہا خلیہ طیبہ  
نہیں بھی نہ جاؤں یہ منظور مجھ و  
میں جاؤں مگر دہا خلد طیبہ

☆☆☆

جس سے پنا لیا ہے طیبہ کو  
مجھ کو گلتی ہے ساری یا میر  
نہ وہاں خیر' جتنا گویا اُن کا  
در <sup>مقدس</sup> تو بھی کہا خیر

☆☆☆

مجھے تو اپنی ماں کا گھر کا' جب آتا میں یہاں  
یہ پنا خیر پاک ہے عیش منورہ  
یہاں ہے اور کہیں یہاں ہے نورِ <sup>مقدس</sup>  
جلا خیر پاک ہے عیش منورہ

☆☆☆



میس نہ ہو گا' بھی جان نہ بہت کا  
 سائل کہ چلا آگے کا جب شہر کرم میں  
 زوار ہو رہے ہیں امید کا دامن  
 محفوظ ہے بخشش کا سبب شہر کرم میں  
 لانا ہوں تینے ہوئے خوشیوں کے شرعے  
 جانا ہوں تیس جب شہر کرم میں  
 اک سیل سا آتا ہے نظر جذب و اثر کا  
 زوار ہو آجائے ہیں سب شہر کرم میں  
 ☆☆☆

شہر علم <sup>۱</sup> اس کو عطا کر دیں گے دولت ظم کی  
 آچکا دوست سراپا ایک سنگا پانچ ہار  
 ہار وار اس کو دکھا اب غم بھر رہا  
 ہو دکھا ہے تجھے طیبہ کا جود پانچ ہار  
 "رُتد ہے" کم سے کم بہت ہی قائم رہے  
 ایک ہار ہوا گیا ہوں اور طیبہ پانچ ہار  
 ☆☆☆

س کا خد مگر تو پہتا ہے مہدی  
 جانا ہو پہتا ہے بشر مصطفیٰ مگر  
 ☆☆☆

مرے <sup>۲</sup> کے دیوانے ملاوت کا کرشمہ ہے  
 دل مہل لڑائی سکھ لے افسار <sup>۳</sup> سے  
 مگر آقا حرم تک آنے چاہے میں ہو بولانہ  
 غزے جتا رہا ہوں رونق بازار <sup>۴</sup> سے  
 ☆☆☆

پہوتی ہیں جس کی منی سے بھی کرکس ٹور کی  
 رہ کے <sup>۵</sup> کا شہر پاک شہر محترم  
 ہیں جہاں "رام" فرا آل بھی "اسلم" بھی  
 ہے وہ <sup>۶</sup> کا شہر پاک شہر محترم  
 ☆☆☆

اللہ کا گھر دیکھ کے طیبہ کو چاہے  
 ہر رات پہتا ہے دینے کا مسافر  
 محمود پہ ہوتا ہے کرم رہبر <sup>۷</sup> کا  
 جس وقت وہ ہوتا ہے دینے کا مسافر  
 ☆☆☆

خصوص معرفت ذات اس مقام سے ہے  
 کہ سماں کا پنا ہے دوار <sup>۸</sup> دوقا  
 ☆☆☆

روانہ ج تو ہوتے ہیں کئی میں دا  
 طیبہ نہ جانے کا ہے یہ اک تاروا ہوا  
 ☆☆☆

بچے یہاں پہ جس دم سب مل گئے شائد  
 ہے دلی مصیبت یہ قریہ محبت  
 یہ بھی جہاں اس کا وہ بھی جہاں اس  
 جس کو دکھت قسمت یہ قریہ محبت  
 ہم سب کو ہے محبت اس شہر مصطفیٰ سے  
 ہم سب کی ہے عقیدت یہ قریہ محبت

☆☆☆

اس سے اللہ قہی خدا کو اس سے اللہ ہے اسے  
 کون سمجھے گا کہ کیا ہے شہر ختمی حریت

☆☆☆

ہاں میں رکھ ہے شہر نے تو تصویر کی طرح  
 سر پہ اٹھ رہا ہے عظیم الشان کے شہر کو

☆☆☆

یہاں پہنچ گئے ہو چاہے خد سے ہات کرے  
 حکم عرش خد تک رہا مہد ہے  
 یہ ہاں نہ کس لئے آباد و شہر کام رہے  
 ہاں جو اس میں ہے مکہ ہے ہاں مہد ہے

☆☆☆

ہر سال دیکھنا ہے جسے تا دم حیات  
 میرا حسین خواب ہے ہاں شہر لاہور

☆☆☆

ہاں خدا مگر تو یہ ہے مہر مصطفیٰ کا قریہ  
 مہر آرزو ہے مکہ مہر آرزو مہد  
 مہرے سرور دو عالم کا جو نور ہاتھ ہے  
 جو نگاہوں سے لکھو تو ہے چار سو مہد  
 میں مہد ہو کر آؤ تو کھلا ہے ہاں پہ عالم  
 ہو کہیں ہند چپ نکلیں ہو دو مہد

☆☆☆

آپ کے شہر دی شرف کی ہیں کرم نمایاں  
 ہے یہ کرم تم بجا آپ کا شہر دی شرف  
 آپ کے شہر میں خدا آپ رہا ہیں عرش تک  
 ہاں ہوا عرش آسمان آپ کا شہر دی شرف

☆☆☆

رات مہد جو رہائے ہیں نذر میں  
 باقی ہے یہ سب محل و جوہر کا تصور

☆☆☆

اس کو مہد سے جو ہے اس کو جانا ہی نہیں  
 رکھتا ہے یہ لہست نہاں میرا ہے گلہر مضرب

☆☆☆

ہاں آگے جس پہ نظر دینا عجب ہے  
 ہونا جو عشق خلیہ رسی آگے بھینک

☆☆☆

ہر محبت سے دیکھے چھپائے  
 جتنے طیبہ میں پائے چھپائے  
 ہر ادب دیکھے ہم نے جب دیکھے  
 شہر سنا ~~شہر~~ کے سارے چھپائے  
 سب کو ہم نے دیکھا نظر میں رکھا  
 جس قدر ہم نے پائے چھپائے  
 سب طیبہ تو شرعی میں  
 کب وہاں پائے ایسے چھپائے  
 بیار دیکھیں شہر سارے ~~شہر~~ میں  
 تو کم ہی دیکھے چھپائے  
 قابل قدر ہیں رشید بھی  
 طیبہ محترم کے چھپائے



فی الغور رستوں سے نواز بھی جاتا ہے  
 پڑھتا ہے طیبہ کا ہر اک دائر دُور پاک



مراد عظمت دین شہر محبت  
 تھکے سے قائم نہایت ہے رب کی  
 آقا ~~آقا~~ کی نہایت شہر محبت  
 ذکر اس کا ہر دم ہے میرے لب پر  
 تحفہ شہر نعمت شہر محبت  
 کی ہے روارت نہ بن گیا ہے  
 نور بصیرت شہر محبت  
 دیکھا ہے جب سے پتا ہے میں نے  
 نور رحمت شہر محبت  
 اس سے بدایت ہر پہ پہلی  
 شہر بدایت شہر محبت  
 میں حقیقت اللہ ہی ~~اللہ~~ کی  
 دُن کی حقیقت شہر محبت



مئی کے شہر کو دیکھا تو یاد  
 ہر راک ڈرے میں مکانِ محبت  
 مدینے جاؤ گے تو دیکھو جو گے  
 ہر راک رازر ہے مہمانِ محبت  
 ڈی اس شہر کی کھانا ہے سوگند  
 جو ہے خالق جو ہے جانِ محبت  
 در سرواد و سُطال جمال ~~میں~~  
 میں چاہتا ہوں فیضانِ محبت  
 دیر سرکار ~~میں~~ کی فوج کو بھوکے  
 زیارتِ لہجہ فرہانِ محبت  
 مئی کے گنبدِ حقیر کو دیکھ  
 ہے خوشِ خلقی بہ عنوانِ محبت  
 مدینے جاؤں گا جانا رہوں گا  
 مئی ہے میرا طلبِ محبت

☆☆☆

☆☆☆

شہرِ کرم

مُسکینِ سرکار

شاعر: گلشنِ بے جاں

۱۲۰۰ درختِ لکڑی (اشاعت سن ۱۹۷۷ء)

۱۲۰۱ درختِ شوق (اشاعت سن ۱۹۸۲ء)

۱۲۰۲ درختِ طوفان (اشاعت سن ۱۹۹۳ء)

میں شامل شعار

□  
دو شعر

جنوں عشق و فرد سے آئے، اے جی مر اہمی اے جی  
 خدا کی وحدت کی ارض طیبہ میں ہم کو جلوہ گری اے جی  
 دیار طیبہ کو کون چھوڑے، دیوش جنت میں کون جائے  
 سیم حس بھی دیکھ پیچے، رہی ~~پہلے~~ چوتھی اے جی

□

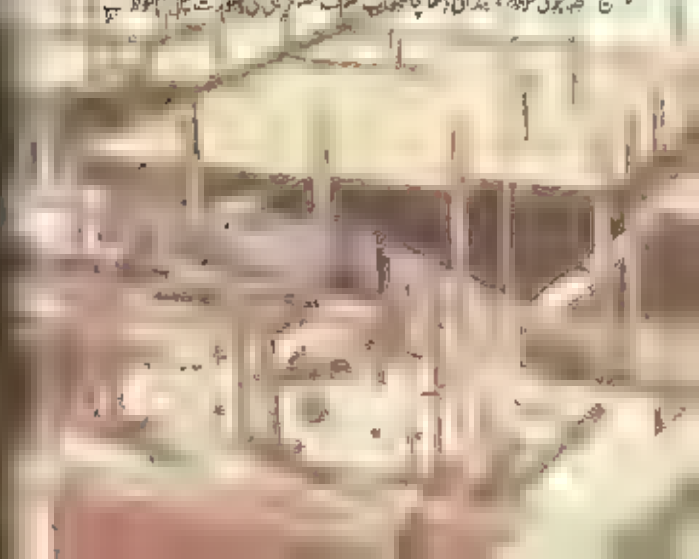
اہار کی حضور علیہ السلام جنت الفتح اور عتہ کریم



جناور رات کے فرق سے سمجھ رہی ہے اور شربت کا ایک حلقہ

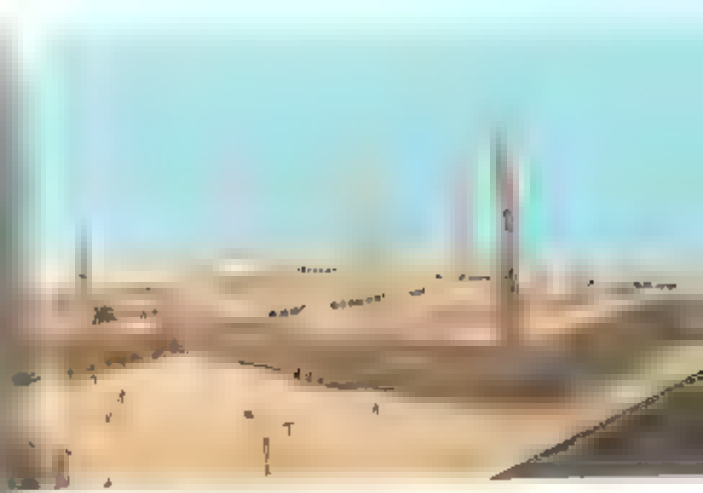


تجسمہ ہوں شربت : پیراں اُڑا رہا ہے شربت کی صورت میں اُگھوڑا ہے





مانے بھر میں چارے چشمہ لیاں طیبہ ہے  
 رہیں اللہ ﷻ کا نقش قدم عنوان طیبہ ہے  
 قد ہوں میں عرب کی سریش کے ذرے ذرے پر  
 مگر وہ ہے شہر کعبہ چال قرآن طیبہ ہے  
 ہدا کی میزبان کا شرف حاصل ہوا اس کو  
 وہ خوش قسمت مسافر تاج جو صبا لکھ ہے  
 رسول اللہ ﷺ ہیں ہے قلب ہدایت کے مہ نال  
 صبا ہے ہو ان کا اختر تاجان طیبہ ہے  
 حلال مگنہ خضر مقدس سے ملتا ہے  
 ہر اک رات کے دل پر طغ ہے جذب طیبہ ہے  
 رہے عقلت کہ کہ چمڑ کر آئے یہاں ﷻ کا  
 رہے رفعت کہ جبریل میں دربان طیبہ ہے  
 سے حاصل ہے عقلت مسکن محبوب دور ﷻ کی  
 ہر اک مدحت خدا کے فضل سے شہین طیبہ ہے  
 مدینہ گلشن رشید و ہدی ہے ہارِ وحدت ہے  
 نبی ﷺ کا جو بھی ساتھی ہے گلستان طیبہ ہے  
 نظر لرزد ہے محو کی نقوش کا ہر مصرع  
 کہ س کے قلب و جاں میں صوفیوں کا رہن طیبہ ہے



اسمیر ہوی شہر میں موجود توسیع کا پلان



مفتیوں و مرکز مدینہ منورہ کا ماسٹر پلان





عاقی دل پہ بدو طیبہ کے بسے روشن ہوئے  
نور سے دیکھا تو تھی طاعت رسول اللہ ﷺ کی



چاہو تو اس کے پیادہ طیبہ کے حسین درے جس کو  
ہے خاک مقدس خاکِ شہناجِ رسول اللہ ﷺ کا



لگاؤ رجسٹریڈ بٹری میں ہوتے ہیں  
جو تھکے شہرِ مدینہ سفر میں ہوتے ہیں  
گھر جو چشمِ اراوت میں اپنی دکھتا ہوں  
ظلمتِ رات میں ہی نور میں ہوتے ہیں  
مری نگاہ عقیدتِ ثار ہو آئن پر  
جو لوگ سایہِ دوار و دار میں ہوتے ہیں



راستہ رسول پاک ﷺ کے لیڈان سے مرا  
رشتہ ہے سرزمینِ مدینہ سے چاہ کا



بھی تک روضہ اقدس پہ حاضر ہو نہیں پایا  
میں حسرتِ بے جاں خلس ہے یا رسول اللہ ﷺ



راحتوں کی بات ہے محو طیبہ کا خیال  
لاشِ دہرِ عینہ کاٹشِ غم کا علاج



جانے یہ محمود کب دیکھے گا روضہ آپ ﷺ کا  
ہجر طیبہ میں ہوا فوجِ امیرِ انصاف



شادمانی پھوس برسائے گی طیبہ سے ضرور  
پسے ثابت تو کرو تم خود کو شہناجِ نشاط



آہیں بھی مستیر اگر ہوں تو بات ہے  
رجسٹر میں مٹی ہیں وہ میں تو طیبہ کی غمتیں  
محو کر دسائی ہوئی ارضِ پاک تک  
دیکھیں گے لوگ لوقہ نشا کی غمتیں



نقارے کی طربش ہے تو پھر آگے اٹھاؤ  
ہر ذرہ طیبہ میں ارمِ جلوہ نما ہے  
طیبہ کی گھر چڑھو کہ ہے یہ شوقی  
ذہلی جو شبِ تار کے گاندھوں سے بڑا ہے





امید دیر مدینہ بری نگاہ میں ہے  
 یہ اور ہمت' زمانہ نظر شناس نہیں  
 جو شخص پہنچا ہے قرب و جوار طیبہ تک  
 وہ جس کو کہتے ہیں غم' اُس کے اس پاس نہیں



جاؤں گا جہاں کو نہ مدینے سے بھی نہیں  
 ہر وہ طیبہ پہ ہے مدینہ دارم عام  
 وہ میر غم اجر مدینہ میں لگن ہے  
 اللہ سے سب پہ ہو یہ مدت غم عام



یک و شہ کفر ہوں' وہ فخر جوں دشتِ فریت میں  
 مدینے کی ہوا رکھتی ہے تانہ دم تو کیا پرو



اللہ کے کرم کی ہے تقسیم جس جگہ  
 اے دوستو! ہے اس سے عرب کی لطف مراد  
 منہ نہیں ہے جس کی' مدینے کی سر زمین  
 رہنمائی راہِ ہدایت ہے ناکام و نامراد



رات دن آنکھوں میں ہیں ذرات کوئے مصطفیٰ ﷺ  
 میرا دہان نظر ہے ماہ و انجم آشنا  
 دُورِ طیبہ سے لب ہیں مستراہٹ سے بھی دور  
 کچھ سرکارِ ﷺ! رات کو بھی غمِ آشنا



وہ رسولِ ﷺ پہ جو بھی گناہگار نہ  
 تو بوجہ اپنے گناہوں کا وہ آثار کیا  
 دین میں عزتِ مکی فرطِ حیا سے غیرتِ عشق  
 جو ایم یا دِ مرے دشتِ عرب کا خار کیا  
 ہوئی نظر کی رسانی جہاں مسیٰ تک  
 در حبیبِ ﷺ کا آنکھوں میں جب غبار کیا  
 نہیں ہیں وہاں کے پردہاں' یا مدینے کو  
 ہزار بار گیا ہے' ہزار بار کیا



قد برکت ہر نکتہ' ہر صمد جنتِ وہ سکنا  
 سے تعالیٰ اللہ' طیبہ کے سفر کے رات دن





گنبدِ شہزا سے دہری کا ام کچھ کم نہیں  
کیوں نہ ہو آنکھوں سے آخر تک الٹائی شروع  
بعدِ طیبہ میں ہے تیل کب غسوات کا  
ہو گئی ہڈیات کے طولوں سے عقیالی شروع



اب تک تھی **میں** کی جود کہ خود دور ہے  
اللہ! کیوں کہا سے ڈر دور ہے  
کب تک رہے گا قلب میں مجنوںوں کا غم  
کے دو سے یہ وہ مجبور دور ہے  
وہ آٹھائے ربنا علی کیسے ہو سکے  
دور سے تھی **میں** کے جو سرِ معزور دور ہے  
دنِ قدم آپ **میں** کا محمود ہے مگر  
طیبہ سے کیوں ہے بندہ مجبور دور ہے



دور حق سے پائیں گے قلب و نظر اس کے جلا  
جس کا چہرہ وہ طیبہ میں غبارِ محمود ہے



عشق پٹھانے کا طیبہ کے مرم داروں تک  
کے پیچے کا جو ہے عقل رس کا بندہ  
وہ طیبہ میں محب سر ہوں، غلت پڑوں  
نہ کرے میری مد کوئی خدا کا بندہ



جو دوستوں سے تمہیں عمر چاروں درکار  
ہے خاکِ شہرِ حبیب **میں** کی اکسیر  
ہے وہ مزارِ حبیب سے وہ مزارِ بیشت  
خدا نے کی ہے قیود اس شاہراہ کی تعمیر  
میں آؤ، کیسے دیارِ حضور **میں** تک پہنچوں  
پڑی ہے پاؤں میں حلالِ تہا کی زنجیر



وہ عالم کیا کہوں، اللہ اکبر!  
بھی پانچوں جو ان کے آستان تک  
لی تپ و توانِ محمود مجھ کو  
ہوا طیبہ کی مکی نالوں تک





خبر ہو طیبہ مگر پہچانیں تصویر میں  
دیر انداز دل بنا گزرو نظر آئے  
گل ہائے حقیقت سے پھر ہم بھی بھروسہ دامن  
طیبہ کا اگر ہم کو گزرو نظر آئے



دیر محوئی ٹپکتا ہے کہ دیکھے منہ پر خضر  
نظر لا سوائے طیبہ سے بھلا دروسان اللہ تعالیٰ



کیا تازہ میں آئے خد کا ذوق نظر  
منہ پر خضر کو وہ بھی پڑتی ہے نا تمہارے  
ہو بری قسمت میں بھی رخصت مقدس کا سفر  
بس یہی اک اُردو دس میں کسی ہے نا تمہارے



خد تک ہے رسائی کا رہ اسے میرے آقا  
نہیں ہوں وہ پرتھوئے ہستارہ اسے میرے آقا  
وہ خوف و خضر چاؤں اگر انہیں حضور ہو  
مید ہے مجھے جنت کا چارہ اسے میرے آقا



وہ صورتِ طیبہ یہ عین غم فراق  
وہ مضطرب ہے نہج طبعیت اس ہے  
وہ مل گیا مجھے وہ غمِ حقیقت کا نشان  
طیبہ میں ہے نا اس کے کہیں اس پاس ہے  
کیونکہ وہ میرے فطرت سے جھڑ جڑ ہو  
جو نہجِ گلی ہے اس میں وہ ہے کی پاس ہے  
نومیدوں ریاستِ طیبہ ہے وہ بہت  
دعہ ہوں میں نہ مجھ کو تھا ہے اس ہے



گدوائے کوئے طیبہ کے مقابل ہو نہیں سکا  
وہ کیسرو ہو نا جلیقہ و دارا دروسان اللہ تعالیٰ



پانچ طیبہ بہار سماں ہے  
س کو خدشہ میں خراؤں کا  
میرے آقا کے رپ رہتا ہے  
تنگنہ بخت تہوں کا





طیبہ کی سر زمین میں کہیں ہیں جنہاں  
کتا ہے مومن، عرش نشین ہیں جنہاں



ہنس مکتوں میں دُھوڑے لڑائی کہاں  
ذکر طیبہ کے سوا کون مسماں کہاں  
گنبد خضرا سے زورِ بخت کی لاحاصل  
سوق کے گنبد میں ہے حضورؐ کوئی کہاں



اپنے دورِ قدس میں کھوپڑے ہمیں  
پتا نہیں ہے اور کوئی تصورِ یاروںؑ  
محمود اور کچھ بھی نہ چاہوں گے سے کہیں  
طیبہ میں بن سکے جو حری گورِ یاروںؑ



میں بیخِ رشد و ہدیٰ ہے  
یہ سارا فیض ہے اُس کے کیںؑ کا  
حرمِ مُصلیٰؑ کا ہنرِ گنبد  
طاغورؒ اور شرفِ روضے میں کا



شہر طیبہ کی زیارت میں ہوتی جب تک  
مردوں کا جہاں دہ میں بہائے رکت  
چشمِ گریباں پہ بھی طیبہ کا کھلے گا منظر  
ہاں! ظمِ انکس کی ہارت سہائے رکنا



یہ تصورِ محبوبِ خضر کا دل میں بود و شب  
ہم کو مطلبِ گردشِ دہ سے با مُصلیٰؑ



میں بھی مے لاشؑ کبھی جاؤں گیؑ کے در پہ  
بدیہِ قلبِ جہاں تائیدِ سہ دینے ہیں



جا نہ سکتا جو طوفِ رزق میں طیبہؑ انکس  
حائرِ تجلیل میرا شہتِ نپ ایہ نہ تھا



نوائے دینہ جانے والا کرے گا ایمان کو تارہ  
دہ کی بات یہاں پر اے کے "صلی اللہ علیہ وسلم"  
"صلی اللہ علیہ وسلم" کو گئے تہِ روضے پہ ہدم  
جاؤ تو ہم کو بھی ثنا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"





”کہ سے وعدہ ہواں ہو“ جب ہو تذکارِ نبی ﷺ  
 یارِ طیبہ میں دیں بھر آشنا درکار ہے  
 میں بھکاری ہوں تو درویشِ مگر کی واسطے  
 مالکِ کوئیں ﷺ کی دولت سرا درکار ہے  
 شوق میں جلی ہے جاں، سب مصیبت کا جس ہے  
 تجھ کو طیبہ کی ہوئے جاں فزا درکار ہے  
 ہا کے طیبہ ہی سے پوچھے گا، حقیقت ہے یہی  
 خالق و مالک کا جس کو بھی پتا درکار ہے  
 جاؤ، طیبہ کے کسی گوشے میں جا کر مر رہو  
 زندگی کی مگر تمت ہے، بھلا درکار ہے



چشمِ طلب سے سوئے مدینہ، خدا مگر  
 دل ہے نصیب کا غرض، خدا مگر  
 حس کو جمالِ نگہِ خیرا دکھائی دے  
 اس کو کہیں سے دیدہ بینا، خدا مگر



سہاس کی آمد، شد عطرِ شامہ یہ ہے  
 گلبنِ جاں میں مدھے کی یہ پروا کیا ہے  
 کیا کہوں، غالبِ عرب سے عرا رشتہ کیا ہے  
 کس کو ہلاؤں کہ مفہومِ قہر کیا ہے  
 خواہشِ اہلِ مدینہ لے نہ پائی نہیں  
 تجھ سے پوچھو کہ عرا درد سے رشتہ کیا ہے  
 دوستوں دہر کے ٹھکرے ہوؤں کا آہر  
 ارضِ طیبہ کے سو اور ٹھکانا کیا ہے  
 تجھ کو خالق نے عطا کی ہے محبت اُن کی  
 میں تجھ سے سوئے مدینہ، تو کسی کا کیا ہے



اُن کے لبوں کو پڑتے ہیں قدسیانِ عرش  
 روئے کی جالیوں کو جو آئے ہیں چُجم کر  
 اُس شہر کی طرف ہے ہواں توینِ شایں  
 روشن ہے مثلِ کائنات جس کی مدد گزرد





اپنی ہر مشکل میں سرکاری دوا عالم <sup>۱۹۹۹</sup> کے سو  
کون سا در ہے جہاں چا کر خدا کرتے ہیں لوگ  
شکب بخوری سے جو کرتے وہیں اکثر رضو  
جا کے طیبہ میں لہجہ عشق دوا کرتے ہیں لوگ  
آئندہ سال اُن پہ ظاہر ہے کلام کائنات  
ذکر طیبہ سے جو دل کو آئندہ کرتے ہیں لوگ  
دامکھ تک تو قصور بھی پہنچ سکتا نہیں  
چا کے طیبہ ہی میں خالق کا پتا کرتے ہیں لوگ



گاہ و در میں وہ خاکو دیار ہے کہ نہیں  
ہر ایک ذرہ طیبہ سے بخار ہے کہ نہیں  
جنیں ملی ہو معادۂ "نہیں در پناہو  
مہ در میں دارالقر ہے کہ نہیں  
بس ایک شام تیرے ہی <sup>۱۹۹۹</sup> کے روئے پہ  
ہجر شوق کا یہ حصار ہے کہ نہیں



چہ سب دس کی سہ پوٹی نہیں اے دوستو!  
ہر طیبہ میں کہاں ہنوش کعبہ <sup>۱۹۹۹</sup>  
"مکان تک تو رسائی اس کی ممکن ہی نہیں  
وہ کی طیبہ ہی میں یہ چشم تماش <sup>۱۹۹۹</sup>  
کس کو ملے ہے دم آخر مدینہ کی زمیں  
جس کی قسمت میں مگر تھا ہو مرثا <sup>۱۹۹۹</sup>



دیئے کے سو چائیں تو ہم چائیں کہاں <sup>۱۹۹۹</sup>  
مہ ہے ہمارے واسطے دارالامان <sup>۱۹۹۹</sup>



لہست بھین سے ہے نحرزم خاکو مجاہد  
ہے کلام پاک میں سرگنہ باری وہ دا



کر شرقی سپہ ریاضی طیبہ کی د  
پائیں گے ہم بھی گوہر مقصد پہ فیض عشق  
نہیں ہوں وطن میں، وہ یہ طیبہ میں سپہ ریخ  
آراء ہے یہ گدج مقید پہ فیض عشق





ذہنی رستے میں گر گزریں تو گزریں شوق سے  
بلائے اظہر ہو مقصود سطر آقا تو ہو  
آپ ﷺ کے در پر پہنچنے کی سعادت ہو طیب  
ہم کو ہونا پڑ نہ جائے وہ بدر آقا تو ہو



خیلہ مقصود ہونی چاہیے پیش نظر  
راو طیبہ ہی میں بتان ارم وہ جائے گا  
ضورت کعبہ پہ نہ ہو گا سبب پوش فراق  
اس میں مگر ہجر مہد کا الم وہ جائے گا  
جب دیکھنے تک رسائی کی سعادت مل گئی  
کن ہے جس کو کہ فکر پیش و کم وہ جائے گا



ہیں آشنائے رمز سر لاکھ حضور ﷺ  
طیبہ میں دیکھتے ہیں مگر سب خیائے حق



ساتے اس کے لہجی غرض بریں کی راحت  
آپ ﷺ کا شہر کہ قد سلطنت میں گاؤں جیسا



طوبع مہر طیبہ تجھد احساس ۲  
لکنا ہے ۴ سونے ریل کے تودے پھٹتے ہیں  
دینے تک رسائی ایسے خوش بخیر کی قسمت ہے  
وہ خلق و دفا میں سر کے مل جو لوگ چلتے ہیں  
مہر عید کی قنات کا کرشمہ ہے  
مجھے سہائے کے ساتھ ہر عنوان کھلتے ہیں



میں اک آرزو ہے تاب ہے محمود کے دل میں  
کہ دیکھے آپ کا وہ ہر گنبد ہا روح اللہ ﷺ



ایک در آئے کی یہاں مہد کی مہد  
جذبہ عشق نبی ﷺ مہر سطر بھی ہو گا  
ختم ہو جائے گی تاریکی ہجر طیب  
چاک آخر کو گریبان سحر بھی ہو گا  
دیکھ کر گنبد خضر کو بھٹکے گا سر بھی  
نہیں مڑ دل پہ پہ تائید نظر بھی ہو گا







د رہا در نمی آید چہ رسانی ہو کس طرح  
دخ و غم و اُم سے پہاں ہو کس طرح



خیال دودی طیبہ نے چین لی ہے خوش  
گرچہ سب تو مرے بھی اُنسی سے واقف ہیں  
میں ہیں گنبدِ خطر کی باں میں ثویریں  
میری لگاؤں بھی جب سے نمی سے واقف ہیں  
ہیں اہلِ عقل و سہ چاند کی حقیقت تک  
ہم اہلِ عشق ہیں اُن کی گلی سے واقف ہیں



طیبہ بھی پہنچی جاؤں گا کہ دور یقیناً  
بھیں پہ ہوتا ہے اراہہ اثرِ نزار  
تقدیر پہ ہے مہرِ مہر کی جانی  
کی مجھ پہ وہ قسمت کا ستارہ تر نزار



عزتِ گلشنِ مہر  
بارِ حار میں بہار کا ہر



بختِ ذلت کے ہو بارِ ہوس، عرب تک پہنچے  
حاکِ طیبہ سے لگے، مر سے چہ کر چکے  
دوئیو گنبدِ خطر کے پہنچ جاؤں مگر  
مجھ لیاں کار کا بھی نقشِ مقدہ چکے  
دل میں اُمتِ مہر کا تصور  
چوں الفت ہے مری شمعِ نظر پہ چنے  
جب بھی آو ہے کوئی دائرِ طیبہ و پس  
کتنے تارے مری بلکوں کے افق پہ چکے



دھیری آپ کو فرما رہی تو پھر کیا دور ہے  
گو بظاہر وہ طیبہ میں ہے دُشوری بہت



خیالِ دودں طیبہ سے ہے شہِ دارِ حیات  
یہ در تپاں ہے تو آئیں ہیں شہسِ انبی



عبادت کی نظر ہو مجھ پہ ہر پل احمد مرسل  
وہ ہوں دودی طیبہ سے ہے کل احمد مرسل







وہ کہ ہے میری دادی! بھلا کی رو  
 بگھوں کو یہ گنبد شہزاد کی ہے مطلب  
 اور انداز امت عالم عزیز اللہ نظم میں ہے  
 یا نہ ہر مرض کا نظارہ کی مطلب  
 میں ایک برگ مشک ہوں طیبہ کی راہ میں  
 مجھ کو لے کے لے ہی چلی مریں مطلب  
 طیبہ سے کم تعین خاطر بھی کو ہے  
 شیطان ہر قدم پہ دکھاتا ہے جن کو چاہے



آپ ہی عزیز اللہ مدد فرمائیے تو ؟ سکوں  
 درندہ گئی ایک ماہی ہے آپ ہوں طیبہ سے دور  
 سے صبا مجھ کو دینے میں اُڑا لے چل ڈرا  
 مجھ کو اُن کے بومہ اقدس پہ جانا ہے ضرور  
 گلشن جمیل کا ہر رو ہے اس سے مستیر  
 ہے فروداں روز و شب طیبہ میں چرخ کو طور



رخ بگل صحر کی ہے جدت سفر کی ہے  
 پہنوں در نمی عزیز اللہ پہ کہ طربش سفر کی ہے  
 جدت میں معصیت کی، ٹھنڈا ہوں رات دن  
 طربش جو ہے تو سایہ دیوار و در کی ہے  
 اک ہر تو تجھے بھی دینے 'ہلائے!  
 یہ دانتا، مرے دن صبرت اثر کی ہے



مرے کام نہیں یہ ہرگز ان و ابند یا رسول اللہ ﷺ  
 جو دن سے دے سکوں طیبہ میں صحت و یا رسول اللہ ﷺ



اُن کے در پہ حاضری کے واسطے  
 اُلفت و احواس کا رو چاہیے  
 دائرہ ذکرِ حرم کرتے رہو  
 کچھ طریج قلب مقدر چاہیے  
 قریہ مر و سحر میں الہی رہو  
 تجھ کو تو سرکار عزیز اللہ کا رہا ہے





مجھے ہو پہنچا مقدر پہ تازے اے محو  
ٹے جو سایہ دیوارِ محو غبارِ محو



جسٹس پہ آن کے میں ایک دن پہنچ جانا  
آزے "گیا" اپنا بخت راڈ کوٹ لیکن  
ہو رسائی طیبہ تک نعت گوئی کے صوفے  
خدا اس کے بدلے میں میں کبھی نہ سوں لیکن



دلار ہمارا کی گلی کو تو دیکھو  
حقیقت کی رز کا پتا ہو گئی ہے  
دیوارِ رسولِ خدا تک پہنچا  
یہ حسرتِ سرا نہ تھا ہو گئی ہے



مجھے اک بار پتا مسکن پر نور کھل دیا  
تمنا کے دلِ حاضر ہے ربم باروں اللہ



محمود ہیں دیارِ صفا خدا سے دُور  
ہم سے ہماری خوش قسمت نہ آپ مجھے



دن رات ہے حضوری طیبہ کی کیفیت  
اس کیفیت کو چشمِ تماشا سے کیا غرض  
میں ہوں سیاہ جن کے 'مقدور' کی دھوپ سے  
ظہور کو ان کی 'مگدہ' خضر سے کیا غرض



شر طیبہ کی قسم جاں نذر  
ہے راغوں کے پہ مقصدِ عظمیٰ



دیکھتا کیا جوں کہ طیبہ میں پذیرائی ہوئی  
ہے حقیقت سے بہت نزدیک یہ خواہیہ غلوں



رر خیرِ الوری اللہ تک میں نہ پہنچا  
یہ ہے محمود میری ناتواں



رجح مہر سوئے مدینہ ہوتا  
نعت کہنے کا قرینہ ہوتا

نوش دید کے جس منظر میں  
ردمہ شاہ مدینہ ہوتا

جاں جس تہ سے تلے جگتی  
میں آنکھوں میں مہ ہوتا





بھیں پرم ہرگز ہے خم، آپ کے در پر کن کفر ہے  
ایک ٹا کر میرے مولا صلی اللہ علیہ وسلم  
ہوئی ہے اس ایک قنار، اس دنیا میں موت آئے تو  
آپ کے در پر میرے مولا صلی اللہ علیہ وسلم



گیا جو غم کو مجھ سے ماضی تو طیبہ میں اور خدا کے گھر بھی  
اور کسے گا یہی فریضہ صلاۃ کافی، سلام لیا



جو دہر طیبہ سے قسمت بدلتے والا ہے  
کہاں ہمیشہ بریں سے نکلتے والا ہے



جو شہر مستقل ہے، پہ ہوا کرتی ہے طواری  
سے کاش، خواب ہی میں مجھے وہ سحر ملے



مجھے بھی اپنے شہر پاک میں اب جد ہوا میں  
مے لڑکت کا ٹوں لذت چشیدہ یا رسول اللہ ﷺ  
جو لگا، رزوںے طیبہ و بلی میں آگہوں سے  
مری دوست ہے وہ انکس، یکدم یا رسول اللہ ﷺ



مستمع

قریہ محبت

شاعر کے زیرِ قلم

تذکرات

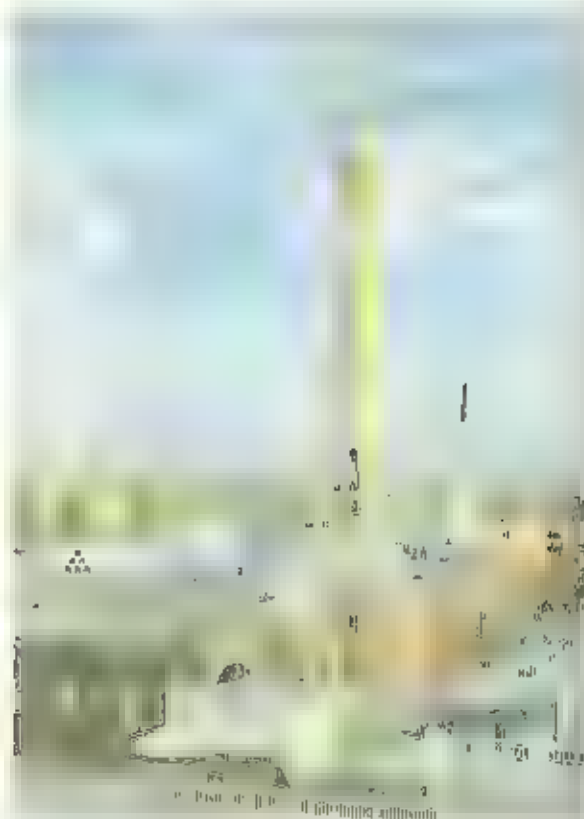
کے چند صفحات

[

قطعہ

شہرِ اُلت سے ہوائے حلف کی ہیں بھر  
 ساتھیوں دن کی ہوں و صحت میں رات کے  
 ایک عرصے سے کھے ہیں اس کے استقبال کو  
 غریب نظروں کے، جمہور کے میرے احسانات کے

L



احمدیہ اکرم شاہد کی پارک و ٹیکس ہاؤس کے میں منظر میں حضور اکرم ﷺ کا شہر ذی شرف



اشیر سرکار خانہ اور مدرسہ

عمر بہ تھو کی پور انصار۔ جو شہید مہل ہار کی لکب کی رہائش گاہ ہے۔

نہایت گہرا و مبارک اور کے سب سے شہر محبت و عطا

## شہرِ شریہ کا ذکر

نہایت گہرا و مبارک اور کے سب سے شہر محبت و عطا  
 ہوا نام عام ہونا شہر  
 عالمیہ عالمیہ عالمیہ  
 سب اسی دور سے فیض پاتے ہیں  
 حور و فرشتہ ہوں کہ اس کے جاں  
 \*\*\*

جس طیب سے الفت ہے کہیں اولاد سے براہ کر  
 یہاں کا دور دورہ ہے درخشاں تر نہ و نور سے  
 یہ شہر تھا جہاں کے قدم پاک سے طیب  
 مقام کا نہ پھر ہو دورا کیونکہ تصور سے  
 \*\*\*

گلستاں میں تار اس کی تصدیق ان کا علم ہیں  
 کل و مکان و مملکت سے ہیں بڑھ کر غار طیب کے  
 ہر دوسرا جہتیں قلب و نظر کی ان سے ہیں  
 ہر کوئی سے دیکھنے کوئی انھار طیب کے  
 \*\*\*





\*\*\*

سکونِ دہا، مسرت اور طمأنینہ اگر چاہو  
اگر چاہو، نہ پاس آئیں، تمہارے، رنجِ دنیا کے  
تو دل کے کھوس پڑ جذب کے دست لگائیں سے  
بلا غنہ، افسر کے ہر رنج و مہا خاکے

\*\*\*

دہا و نظر کے اُفق پر مثالِ صبرِ منیر  
فیہ فرد، ہوئی ہے محبتِ طیبہ  
لہاں پہ ہوں گے دود و سلام کے لئے  
بشتِ مجھے کوئے مئی بصورتِ طیبہ

\*\*\*

شہرِ ہنس کی میرا خالق آپ کہتا ہے قسم  
اولِ آہن تھا وہ کتبہ، پھر مدینہ ہو گیا  
کھائی سوگندِ ہند، اس واسطے اللہ نے  
یہ شرفِ آقا ﷺ کے قدموں کے سبب اس کو ملا

\*\*\*

وہ روشن ہیز گنبد ہو کہ اُس کا عکسِ روشن  
رہے گا یہ ظہارِ روحِ پور، رقیٰ انما تک  
اس کے فیض سے، اس کے توشا سے، وسیلے سے  
میا اقلوں میں گئے، و خیر رقیٰ دنیا تک

\*\*\*

\*\*\*

بہاریں، کرج پرور بن کے نظروں میں سہلی ہیں  
بچیں ہے ایک ہوا کی چادرِ دل کے آگہن میں  
خوش قسمت کہ اک شب پڑی ہو، ہڈی مردوں کو  
ذراتِ ہیز گنبد کی ہوئی دیوئے روشن میں

\*\*\*

مے مسافر! سُرخِ بقی گہری کا نام ہے  
ہیز ختی سے مٹی ہے رو داری کی خبر  
رنگِ میں کامیابی سے پہنچا جاتا، ہوں میں  
نور کا اک ہیز ہلکا ہے برے چوڑے نظر

\*\*\*

رنگ ہے جو سرخ، وہ ہے قتل و غارت کی دہلیز  
زور ہے تو وہ ہے پتِ ہجر کا، لڑائی کا نشان  
اور یاد ہو تو جہتِ خون کی ہوئی نہیں  
ہیز رنگِ ایسا ہے جس سے ہیں بہاریں گلِ لہاں

\*\*\*

سراسر رنگ و کھٹ ہے گلابِ سرا، سرورِ آئیں  
لے ہے اپنے اندر ایک نورِ آہنی مٹی  
ہائے آگہ کا سُرمہ، اگر چشمِ ملک دیکھے  
وہ عینِ نبی ﷺ کے ساتھ مس کرتی ہوئی مٹی

\*\*\*



اند سے ہے مرنے کا حضور ﷺ کو اُلفت  
میں اس کے ذہن پہ چل گئیں نہ بھرنا کہیں  
میں رہتے ہوں تھکاتے تھے عروج سے  
خدا پہاڑ کا میں بھی تو سنگ دریا بھوں  
\*\*\*

جب تک بہ پیش خالق و مالک دعائیں کہیں  
گلن تھا گوئی تار سر رائیگاں گیا  
جب شہر اُلفت کا در ل گیا تھے  
میری نو کا مسد تا آہیں گیا  
\*\*\*

یہاں کے شہر کو دارالافتائے دین میں  
عزیز رکھتا ہوں درالافتا سمجھتا ہوں  
در حضور ﷺ پہ حاضر نہ ہو سکوں جس سال  
میں خود کو مقیم و تار سا سمجھتا ہوں  
\*\*\*



## شہرِ کراچی کی دوری

زمین پر ٹرٹی تو زردی چھا گئی جذبات پر  
آگہ میں اب ٹاپتے ہیں سادھوی دائرے  
ے خدا مجھ کو عطا کر ہیز گنبد کی ہمار  
اُلفت بندوں کی ہوتے طہر سے پھوٹے پہلے  
\*\*\*

کلب ہجر طہر سے ز ہوا مرا وامن  
صدے اُن سے دوری کے نہ رہا ہوں بٹتے ہیں  
سر پہ سر ہے تناہا سو پہ سو ہے ویری  
ہو گئی لاکیں ہیں بھوت پہنچا تھے ہیں  
\*\*\*

یہ اللہ یہ میں ہے تاخیر ہو رہی  
یہ مٹتا رہا ہے ریا ہو اُمید کا  
ایسا نہ ہو کہ ذال سے حق پہ قلاب چاند  
ایسا نہ ہو، یام ہی آئے نہ عید کا  
\*\*\*



\*\*\*

حاصل ہوں ہے، جیسے اک بیکار چلے ہو  
جہاں ہیں 'نور' دہلی پر چھوٹا ٹھکانہ ہے  
'مکھڑ' کا نور مجھ سے تکلف رت گیا  
طیبہ نکلتے کو ہر یہ دل ہے قرار ہے

\*\*\*

ایک ہے مرا بارو جب یہ ظاہر و باطن  
اس لیے 'دانی' ہے، نور ہوں دینے سے  
چھا گئی ہے 'ماوی' حزن ہے طبیعت میں  
کیست جو دور ہے، نور ہے چہرے سے

\*\*\*

نور ہوں شمع سا قل رت نعت کہے میں  
یہ ہے 'نور' تب ہر مصطفیٰ کا اثر  
یہ نور ہوں، یہ جہاں ہے ک نظر کی بات  
'نظام حق' ہرے سر پہ 'نور' ہے پہ ایک نور

\*\*\*

اک دیکھا ہوا، غریشہ ہے مجھوں کی کا  
دائے قسمت، جو مہر صحن مغل میں اتر  
کیسے رہے ہوں، میں کیوں رہا ہوں 'بارو' جب سے  
توبہ ہر عہدہ رگہ چل میں 'نور'

\*\*\*

\*\*\*

ہو اشارہ تو ہر چار طیبہ  
میں تو بس آپ ہی کے س میں ہوں  
مجھ پہ ہو جائے ہر کرم  
تا امید کی دسترس میں ہوں

\*\*\*

تھپ تھپ گہما گہما میں ہر ستارہ قسمت  
دوری عہد کا دل میں درد ہر چکا  
ہو گئی ہیں ہر غائب گرم جوشیاں دل کی  
وہ گہما ہے اک نیک سرور صریٰ غم کا

\*\*\*

۴۵	اور	۴۶	میں
۴۷	۴۸	۴۹	میں
۵۰	۵۱	۵۲	۵۳
۵۴	۵۵	۵۶	۵۷
۵۸	۵۹	۶۰	۶۱
۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
۶۶	۶۷	۶۸	۶۹
۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
۷۴	۷۵	۷۶	۷۷
۷۸	۷۹	۸۰	۸۱
۸۲	۸۳	۸۴	۸۵
۸۶	۸۷	۸۸	۸۹
۹۰	۹۱	۹۲	۹۳
۹۴	۹۵	۹۶	۹۷
۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱
۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹
۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳
۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹
۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷
۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳
۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱
۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵
۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳
۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷
۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹
۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱
۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳
۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵
۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹
۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳
۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱
۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵
۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹
۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷
۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱
۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹
۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳
۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱
۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵
۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹
۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷
۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱
۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹
۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳
۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷
۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱
۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵
۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹
۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳
۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷
۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱
۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵
۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹
۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳
۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷
۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱
۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵
۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹
۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳
۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷
۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱
۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵
۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹
۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳
۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷
۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱
۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵
۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹
۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳
۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷
۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱
۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵
۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹
۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳
۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷
۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱
۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵
۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹
۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳
۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷
۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱
۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵
۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹
۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳
۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷
۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱
۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵
۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹
۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳
۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷
۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱
۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵
۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹
۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳
۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷
۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱
۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵
۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹
۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳
۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷
۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱
۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵
۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹
۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳
۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷
۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱
۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵
۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹
۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳
۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷
۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱
۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵
۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹
۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳
۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷
۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱
۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵
۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹
۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳
۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷
۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱
۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵
۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹
۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳
۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷
۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱
۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵
۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹
۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳
۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷
۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱
۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵
۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹
۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳
۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷
۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱
۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵
۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹
۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳
۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷
۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱
۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵
۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹
۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳
۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷
۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱
۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵
۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹
۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳
۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷
۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱
۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵
۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹
۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳
۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷
۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱
۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵
۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹
۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳
۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷
۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱
۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵
۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹
۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳
۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷
۸۷۸	۸۷۹</		

## شہرِ سرکار کی تمنا

ہر جی جی آگہوں میں  
گنبدِ پاک ہوگا نورِ قرا  
پہرے دل کی شاہراہوں سے  
لوہوں کا جہوں گزرے گا

\*\*\*

یہی دُعا ہے ہر اور کی نسبت ہے  
یہی اُمید کا دل میں نہ ہیں شب و بھوس  
ظہورِ دہرِ مہینہ کی اس ہاٹی ہو  
درِ حضور ﷺ پہ چپ تک نہ میں پہنچ جاؤں

\*\*\*

مہینہ جانے کی صورت نہ ہو اگر کوئی  
دہاں پہنچنے کی راہیں تو ہے پناہ رہے  
میرے آگے نہ جب تک میری طیبہ  
خیال میں تو میرے ﷺ کی بارگاہ رہے

\*\*\*

\*\*\*

وہ دن مجھے کہ مرا دل خزاں رسیدہ تھا  
میں تھا لبِ قفا ہری آگہ میں تھے زرد سے رنگ  
میں ہے بچھے طیبہ سے راحتوں کی لہر  
بکھر گئے ہیں سر پہ بگدب کے رنگ

\*\*\*

میرے ﷺ کے اظہار و اکرام سے  
مجھ کو حصہ بقدر کفایت ملے  
دُور ہوں سب گمراہ بابوں مہاس کی  
پھر حضورؐ کی بھی مجھ کو راحت ملے

\*\*\*

چمکے مرا صیب بھی میں بھی ہوں کامگار  
لبت ہو ستوارِ خدا کے رسول ﷺ سے  
انجا و آخرت میں الٹی ہوں سرخشا  
چہ مرا نے وہ طیبہ کی محسوس سے

\*\*\*

اک ایک لمحہ عزت ہے میرا جنت میں  
اک ایک لمحہ مجھے آپ ﷺ کا تصور ہے  
مجھے ہو ڈاؤں کہ آؤں دُور طیبہ میں  
میں جہاں مرا رہنا تصور ہے

\*\*\*

\*\*\*

جگہ، ہر کام سے وابستہ ہے اس کا سبب  
ہے سبب کہ وہ نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دوڑ  
آٹکارا در کی دھڑکن، بھج کی جھڑی سے ہے  
طیہ جانے کی گھن میں ہے یہ ساری بھاگ دوڑ  
\*\*\*

دیکھیں، گرد دکھانا ہے وہ دلا سب ہمیں  
جس دن کہ موت سے بھی روا ہم کو چنگ ہے  
ہیں اک گھن گلی ہے کہ طیبہ رسائی ہو  
در کو نہ اور اس، نہ کوئی آگ ہے  
\*\*\*

وہ میں یاد شہر والے ہو فزوں اور فزوں  
بیز گنہ کو نگاہوں میں سائے رکھنا  
شہر طیبہ کی نزارت نہیں ہوتی جب تک  
آلودگی کا جسیں شہر بے رکن  
\*\*\*

عرش اعظم سے یہ کے حاصل ہے  
موتیہ سلاوہ جمال کے شرف  
دل کی گہرائیوں سے ہے یہ دُعا  
وہ نگہ غریب و غنی کی طرف  
\*\*\*

\*\*\*

نام کو ہزار نہیں ہیں بے شمار بھی  
شاید آگ ہی نہیں اس بار طیبہ سے ہو  
محبت بارغ و رخ میں شادیال تو اس سے ہیں  
رخز کی یہ بات کہتا ہے در حق آشنا  
\*\*\*

حسرت کی آلودہ د مجھے حور سے غرض  
آٹکارا در کی بات حسین طلب کی ہے پھر کی  
ہر سال ہو قدم کی طیبہ میں حاضری  
مٹی بھی ہو نصیب مجھے اس دوار کی  
\*\*\*

وہ موت کے دہانے کی راہ میں ہم کو  
تو زندگی یہ صوبت، کمال سستی ہے  
حضور انور کے قدموں سے ہے حیات، حیات  
حضور انور کے دم سے ہماری ہستی ہے  
\*\*\*

دل مرزا حسین حقانی کا مقلد ہے عمر  
کرتے یہ بھی تو کوئی شے ہے اس پر عکس بیز  
لبیاں پتا ہے طیبہ کو وہ کیسے شوق میں  
رہبر آہستہ رہے اور رہو نیز حیر  
\*\*\*



\*\*\*

لقیب یہ ہے' کوئی دُور ہو رہے سے  
فرد یہ ہے کہ اُس در پہ وہ جہیں یاز  
غریب و خستہ جسے کج کہ رہے وہ رشید  
یہ کل ہی دیکھا ہو گی حیات سرفرد

\*\*\*

سربراہتِ سلسلہاٹ کی را  
دوستوں مجھ کو لپیہِ حمید ہے  
لائی ہے وہ یہ دیکھنے سے ہوا  
ہازِ گشتِ آردوئے یہ ہے

\*\*\*

راکونا بھرے رستے سے دُور مٹ جاؤ  
میں شہرِ سروبو کوئیں ~~میں~~ کا سفر ہو  
دعا ہے' سر ہو جوں اور چشمِ چشم ہو  
یہ دیکھیں دس میں اور ~~میں~~ پہ حاضر ہوں

\*\*\*

جسے نصیب میں کب ہو گی صبحِ طیبہ کی  
کسے گی کون سے دن انتظار کی سہمت  
نظر میں ہو گا جری کب دُور گنبدِ شہر  
تو ہیں دیکھیں گی کس دن بہار کی ساعت

\*\*\*

\*\*\*

جاتا ہوں' طیبہ جاؤں' آؤں' اور پھر جاؤں میں  
میرا مستقبل اگر گزرسے تو بس اس حال میں  
اس تک و دد میں مینر ہو نہ فرصت کی گزری  
میں رہوں مانیہ لیدی خواہشوں کے چال میں

\*\*\*

جگہ دس میں رنگ دی ہے مٹھک لے  
نورج کے روشن دان سے آئی سوز ہوا  
یاد کیا لو شہرِ محبت نے مجھ کو  
بھر کے چہرے کا رنگِ آجر زرد ہوا

\*\*\*

خدا کرے کہ میں ہانپا داور ~~میں~~  
خدا کرے کہ نہ یہ لاسے کی دُوری ہو  
دعا عرض پہ ہو' سر ہو اُن کے قدموں میں  
لوہ دیکھ لے' ~~میں~~ حضور ہی ہو

\*\*\*

میں ~~میں~~ کے "مے" ہے سب ~~میں~~ شخصیت کا علم  
میرے جاؤں تو میں شخصیت کو کھو جاؤں  
رہنے بھر کے رہم کو اُن کے شوکر سے  
گدائے کوئے رسول ~~میں~~ ہو جاؤں

\*\*\*



\*\*\*

آنکہ تو شب بھر "سُتلی" ہے، مگر جتنی نہیں  
مکوش چٹم تھا پہلا کوکب ہوا  
ہاں وہ شہر سرکارِ دو عالم (۱) کا خیال  
دل کی غلوت میں نہاں تھا، سب سوال سب ہوا

\*\*\*

سفر کا شوق جو دہر ہے ہم کو  
ہیٹے کے سوا جاتے کہاں ہیں  
وہاں راہوں کو آنکھیں بند رہتیں  
ہم ایسے نیند کے ماتھے کہاں ہیں

\*\*\*

شہرِ ٹیپو (۲) تک جا پہنچوں گا آخر میں  
پا جازب کا منت ہے اپنے خوابوں کی  
خوشیاں سنبھال کر لے گی یہ بڑھ کر  
قیہوں کی حوریں تازہ رکھیں گی

\*\*\*

کسی نے مجھ کو یوں ہی دی ہے  
کہ جا سکوں گا دورِ طیب  
وہ نظر میں ہے پھر سدا  
شردہ خوشیوں میں فنا کا

\*\*\*

## شہرِ سرکار میں حاضری

قدم قدم اُلت کی رو ہے  
طیب طیب جب جو چل کر پہنچیں  
اے نظر سب آنکھیں دیکھیں  
دھوں اُن روش تصویریں

\*\*\*

اے خوش قسمت! کیا ہو قصصِ طیبہ کی طرف  
وہ "مُتقدِر" کا "وَعْد" تھا، تھا وہی حسنِ نصیب  
وہ طہینتِ شہسوار پامپا راہِ سکون  
ہیں اسی خوش بخت کو ہو گا قرارِ نصیب

\*\*\*

سرِ سکارِ سقی ہیں نظر ہو نودھیا ہریں  
اور اُن پر دُھوپ پڑنے سے جو کیفیت اُبھرتی ہے  
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ روئے کی چٹائی سے  
مے سے بھی دس دس کی ہادر اُترتی ہے

\*\*\*



\*\*\*

محبت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسو بھی  
ہو طاری دہن میں رقت بھی، میں آنکھیں خاطر ہے  
جو دیکھ اُن کا روضہ، دہن چھپا، اُن کے آنسو  
میں ایک کیفیت تو ہوا، تسکین خاطر ہے  
\*\*\*

میں ہوں آنسو سے غمناک، شگ و مرصت  
گرچہ اب تک زندگی میری عین کوش ہے  
رکتا ہوں سارے لب گنبد، غمناک رشید  
میری نظریں ہیں سون اور دہن خاصوش ہے  
\*\*\*

سر دیش طیبہ کی ہے دوست سرا سرکار، کی  
میں دہن جاتا ہوں جب بھی، میرا یہ ہوتا ہے حال  
قلب صخر، چشم پُر غم، مدح خدا، جاں گدا  
اب سرا سر اک تیرا، تکہ تیرا اک سوال  
\*\*\*

کلمہ سرکار، میں پہنچے تو یہ ہے آرام  
تو وطن میں تو بہت شور شراب دہن کا  
بہر گنبد کے ٹرے ہے بہدوں کا سناں  
کیا اُنہا ہوا ہے یہ لڑاہ دہن کا  
\*\*\*

\*\*\*

نظر طبعی جو گلِ الفت کی جانب  
کھینچا ہوا تیرے دہن کی سمت چلا گیا  
رسانوں میں دہن کی دہا، تلفت ہے  
جو دور دہن سے اُنھی آرزو، فلتا گیا  
\*\*\*

معصیت کی راکھ آخر پہ نہ جاتی کس طرح  
جب ہرے تک غفلت کا رواں بیخوب رہا  
جا ہی پانچا میں عین، کیفیت بدلی رہی  
اب غم دہن و دہن سے ہو گیا تیرے ہوں رہا  
\*\*\*

دوری طیبہ کی رحمت لب نہیں  
جو تصور ہے، وہ جود جہر ہے  
حس میں بہتا جا رہا ہوں دہن دہن  
دھتور کی ہوئے دہن آویز ہے  
\*\*\*

اُدھر نگاہیں تھیں پائوس درِ اُدھر دل میں  
الاہِ دہن دہن کا ایک سگلا تھا  
دہن پہنچے کے، یہ سب کچھ تھا دہن میں لے  
نہ پہنچے کہ یہ قصہ تھا بھی سگلا تھا  
\*\*\*





\*\*\*

کرے گا جسم کو بھی پاک حرمِ دُعا سے  
جو شیرِ نورِ مری نوح کو اُجالے گا  
یہ قلب ہو گا جو معنوں اُن کی شفقت سے  
تو یہ دماغ حرا لُٹن کے سلفِ اُزلے کا

\*\*\*

نستیرِ معرفت بختِ بہ ایسا ہو  
راستے اے میں مٹا حلالِ نصیبی کا خیال  
نُدحِ مرشادِ کرم ہائے فزاواں ہو گئی  
زندگی طیبہ پہنچے ہی بنی دستِ موال

\*\*\*

جب تک نہ کی تھی میرے تقدّر نے دوری  
جب تک میں شیرِ سرورِ عالم ~~نہ~~ گیا نہ تھا  
جب تک نہ تھا میں بدلتا جہد سے آشنا  
میرا کسی خوشی سے کوئی رابطہ نہ تھا

\*\*\*

جو وہاں حاضر تھے، اُن کے تن پہ تھے اُبلے ہاں  
میں چلا تھا معصیت کی دھجیاں، بوڑھے ہوئے  
مجھ کو اُس دربار سے بھر بھی نہ دھکا را گیا  
کیا کوسوں، مجھ پر کرم سرکارِ ~~نہ~~ کے کئے ہوئے

\*\*\*

[

مادرِ سرکارِ ~~نہ~~

سیدہ شہنشاہِ مہم

کی یادِ گاہ میں حاضر

دیکھ ہیں احباب سب میرا تقدّر دیکھ کر  
میں طرح پوری تمنائے جہیں ساکی ہوئی  
کھل گئی میری دُعاؤں کے لیے ہاں  
مادرِ سرکارِ ~~نہ~~ کے در پہ پہنچ گئی ہوئی

]



## شہرِ سرکار سے واپسی

\*\*\*

کب غم پہنچے گا کیسے وہاں پہنچوں گا میں  
تو بہت ہے جین طیبہ دیکھنے کے واسطے  
۳ کے لوٹ گیا تو پہلے سے فزوں ہے طغراب  
سب کہیں ہے جین فکریں اب تو دیکھ گیا اُسے  
\*\*\*

ایک یہ حساس نیندریں ہی پڑا کر لے گیا  
دُور مجھ سے کیوں ہوا شہرِ سرکار ہر رنگ و صورت  
میری سچے میں کھٹک سی بن گیا ہے یہ خیال  
طیبہ جا کر پھر چلا گیا پھر کیسے لوٹ کر  
\*\*\*

پہنچتی بڑھتی ہوئی میری فکراؤں کی تار  
قلب کی دیوار پر نشو و نما پاتی ہے کیوں  
طیبہ میں دیوارِ طیبہ تو مری پوری ہوئی  
نکھ کی حسرت کو مٹاتا ہوں بڑھی جاتی ہے کیوں  
\*\*\*

مسجد و منبرِ روشن اپنے دورِ قدس پاک  
حالیوں وہ نور کی وہ سیر نکندہ اور وہ گھر  
وہ گیا ہے بس وہیں خود تو چلا گیا توہوں میں  
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر  
\*\*\*

نوٹ کر طیبہ سے جب گیا تو دلوں نے کہا  
”کچھ جائیں“ آپ کے خیال کی ضرورت تھی کیا؟“  
راجہ دل کا جانا کسی طرح ہے خود تھا میں  
آگے تھی پُرم ماہاں پر مٹر تھی سر تھا جُھا  
\*\*\*

ٹھل کے پراس اب کے ابرِ طیبہ سرکارِ جہاں  
بارشِ رحمت نے سر سے پاؤں تک غملا دیا  
۲ کے طیبہ سے بھی ہوں سرشارِ فیضِ رحمت  
دل میں روشن ہو گیا پُر کیف یادوں کا دیا  
\*\*\*

تج سے ہاں مومین اُس سے پوچھو رازِ حق  
اہلِ شرب کا معاملہ تھا کہ وہ مسلمان تھا  
میں نے ”وہ“ سے پوچھنا پھر کیا ضرور  
اُن سے اہل طیبہ نے کتنا سوک اچھا کیا  
\*\*\*

\*\*\*

تکلیف دہائیاں اس میں بھری برسات کی  
 یہ طیبہ سے ہوئی ہے چشمِ تہنم مستفید  
 لبِ ہولِ برکت کی دولتِ یاد کے باعث نصیب  
 یہ ہوا ہے قلبِ شہ کو کوششِ ہمت سے ہم مستفید  
 \*\*\*

رست خان ہے رقی سے زیوارت سے مجھے  
 دردِ دہر پہ چلتا ہے مرے نگہ میں  
 جب سے اس شہر مقدس سے ہو ہوں واپس  
 اک کلمہ کی ہے درِ زر کی ہر دھڑکن میں  
 \*\*\*

مگر راقی سے محبت میں پٹی ہر ساعت  
 سا ہے یہ کی خوشبو میں پنا ہر صدمہ  
 ہوئی ہے دہلی طیبہ سے پٹی حسرت سے  
 دکھ ہا ہے یہ ایک پہنا ہر صدمہ  
 \*\*\*

میں جب سے کہ ہوں ہی سر زمین سے وہیں  
 ملے ہیں مجھ کو کئی بار کارواںِ فہم کے  
 بلا ہے یادِ مدینہ نے قلب کو اک دغ  
 چراغِ چشمِ وفا میں جلتے ہیں شبنم کے  
 \*\*\*

**تربیتِ محبت**

### اختتامیہ

کون ہر قسمت ہے جو بارِ رحمتِ ہر عالم **رحمۃ اللہ علیہ** میں حاضری کی تھا۔ رکھتا ہو  
 سے مدینہ النبی **رحمۃ اللہ علیہ** سے محبت ہو جسے طیبہ اقدس کا زور دورہ رکھک صومداد و حشید  
 نہ دکھائی دے۔ جو شخص صاحبِ ایمان ہے جس کے قلب و جان میں اللہ تعالیٰ و اس  
 نے محبوبِ پاک **رحمۃ اللہ علیہ** کی محبت جاگزیں ہے اس پر "تکلیفیں شہرِ سرا **رحمۃ اللہ علیہ** کی  
 زیارت و تسلی ہیں" اس کا سر و ہر معطلی علیہ التہد و شہر پہ چھٹا جاتا ہے۔ اس سے  
 دل میں یہ گہدہ حشر (حق صاحبِ سلوۃ و اسلام) کی لگن ہوتی ہے۔ یہ سب تو اس کا  
 عوی سلام ثابت ہے ہو گا۔ مدینہ سورہ کی محبت اور اس کے مقابلہ مقابلہ تہ  
 احادیث میں مقفون ہیں۔ جب ہوئی تہذیب سے سرا و دارِ جبار **رحمۃ اللہ علیہ** کی "تکلیفیں" دیکھیں  
 ورنہ جی "تکلیفوں سے آکا حضور سرورِ کائنات علیہ السلام و سلوۃ کی زیارت کی" تصور  
 سے شہرِ سوچ نام علیہ سلوۃ و السلام کی تعلیم و توفیق کی "دور توگوں کو اس کی باتیں"۔

بررگانِ دین مدینہ تکریم کے ذکر میں مصروف رہے اور وہاں رہا کی کے خیال میں  
 ممکن ہوئے۔ شعراء نے ہر زبان میں اسی شہر مقدس کی تعریف و توصیف کی۔ درد  
 شاعران میں سب سے زیادہ محنت کی گئی۔ مدینہ کو سب **رحمۃ اللہ علیہ** کا تکرار وہاں تک رہا  
 کی خواہش اور وہاں مرنے و دفن ہونے کی تمنا و اظہار محبت کے عہد و مضامین ہیں  
 اور انہوں کے قریباً تمام محبت گودل نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے۔

بعض سہولتوں میں شہرِ رحمتِ ہر عالم **رحمۃ اللہ علیہ** کا ذکر پاک بہت زیادہ ہے۔ مظلوم  
 حرمِ حید صدیقی کھنوسی کی "گہانگ حرم" کی زیادہ تر منظومات حلال کی محبت میں ہیں اور  
 ان میں حرمِ کعبہ اور حرمِ مدینہ منورہ دونوں میں حاضری اور حضور کی کیسیت منظوم  
 ہیں۔ "آخر میں چند نظمیں بھی ہیں جنکی حید کی عربیت عموماً کیسہ و گداز کی کیفیتوں سے  
 بھرپور ہیں اور غزل مسلسل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چند نظموں میں مدینہ دیکھنے سے ہیں  
 مدینہ کی گلیاں" کو دیکھتے چلیں وہ نورِ حبیب **رحمۃ اللہ علیہ** رہا ہے میں ہیں۔ اللہ "گہانگ









[illegible]

ہر شخص وہ بدلی شہر صورت ہے	فردا	شہر صورت ہے
ایک طرف وحدت ظاہر تقدس ہے	وحدت	ظاہر تقدس ہے
اک شہر ہے مکمل جو شہر جمال ہے	مکمل جمال	شہر جمال ہے
یہ حر جگہ ہے میرا میری تبت لہروں ہے	سر	یہ حر جگہ ہے
جسکی بنائے طبعی عرش شاعری میں ہے	شاعری	طبعی عرش میں ہے
قلم کا جہیز خدا دین ہے	خدا دین	قلم کا جہیز ہے

سلسلہ ۱۶۸۰ میرے ایسے تیار اشعار ہیں جو اب ۴۴ لغتوں کے علاوہ ہیں۔

”مسلم سرکار (۱۹۸۸ء) میں میرے مجموعہ ہائے نظم ”ورفتگان و گرس“ ”حادث شوق“ اور ”مظلومات“ میں شامل ایسے اشعار جمع کر دیئے گئے ہیں جس میں شعر محبت و مروت، (علی صاحب اسطوفا و اسطوفا) کا ترجمہ ہر ایک حصہ ان میں مدونہ تر اشعار مجموعہ کی ہیئت کی کیفیتیں ملتی ہیں جو اس حقیقت پر دلالت ہیں کہ یہ میری ہر دہائی کے لیے پہلے حاضرین (۱۹۸۹ء) سے پہلے کے شعراء ہیں۔

”تقریباً صحت“ میرے دیہۂ ۶۰۰ کی مجموعی ”تعلیمی صحت“ کے چند اہم ترین مشتمل ہے۔ جس میں شہر سرکار **سکس** کا کر، شہر سرکار **سکس** سے ڈووی شہر سرکار **سکس** کی تہہ، شہر سرکار **سکس** میں حاضری اور شہر سرکار **سکس** سے واپس کے موضوع پر سے لگے تعلقات شامل ہیں۔ اس طرح مہتمم مورو کے بارے میں میرے آپ کے لئے تمام اشعار ”شہر رسم“ میں جمع ہو گئے ہیں۔

شعرا و مدحیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ ہدیہ قبول فرمائیں تو رہے نصیب!

برای این منظور

طبرستان و مازندران و گیلان و قزوین و آذربایجان و...

تکلم معترض - شیو شالہ مار کا ادبی - پاکستان - ۱۹۶۰ء

لا يملكه ولا يملكه

$$q = \frac{1}{2} \left( \frac{1}{\sqrt{1 - \frac{v^2}{c^2}}} + \frac{1}{\sqrt{1 + \frac{v^2}{c^2}}} \right)$$

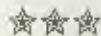


## ”شہر کرم“ کی روئیں

”شہر کرم“ کے عین حصوں مصطفیٰ مکر مسکن سرکار ﷺ اور قرینہ محبت میں

قوانی اور روئی کے علاوہ درج ذیل روئیں استعمال ہوتی ہیں:

آپ ﷺ کا شہری شرف۔ آخر۔ آشد۔ آقا ﷺ۔ آقا ﷺ۔ آقا ﷺ۔ آقا ﷺ کے قدموں کی طرف۔ آگہ بگفتی۔ آیا۔ اپنیت کا شہر۔ اپنی۔ آزار۔ ادا تو ہو۔ اثر انداز۔ اوب گلو محبت ہے۔ ابوحنبلہ ﷺ۔ ابوہریرہ ﷺ۔ اشتیاق۔ اعزاز۔ اک سرور و کیف۔ التقات۔ اے مرے آقا ﷺ۔ ایسا نہ تھا۔ بے۔ یہ فیض عشق۔ بہت۔ بھاگ دوڑ۔ بھی ہو گہ پانچ بار۔ پھر۔ پے محیط۔ تصور ہے۔ تکیہ۔ تو کیا پروا۔ ترفع۔ تھا۔ جاؤں۔ جیل اللہ کی بات ہے۔ جنت البقیع۔ جو دیوار اقدس۔ حجاز۔ جیسلا۔ چاہیے۔ چکے۔ چوپائے۔ حضور ﷺ کا گھر ہے۔ حق۔ خدا گواہ۔ غلبہ سماعت۔ خلد طیبہ۔ خلوص۔ خواہش۔ در دولت سلطان عینہ ﷺ۔ درکار ہے۔ درود پاک۔ دکھ۔ دور ہے۔ دیا۔ دسپے ہیں۔ درخش خیال۔ رسول اللہ ﷺ کی۔ رفیع المرتبت۔ رکعت۔ رنگ۔ رہ جائے گہ رہا۔ رہتی دنیا تک۔ رہے۔ ریاض بند۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ۔ سرکار ﷺ کے قدم ہیں۔ سرکار ﷺ کے قدموں میں۔ سمٹتا ہوں۔ سے۔ سے کیا عرض۔ سے ٹھوکر۔ سے واقف ہیں۔ سے لا مصطفیٰ ﷺ۔ شروع۔ شکبہ۔ شہر آقا ﷺ۔ شہر پاک ہے عینہ ملوڑہ۔ شہر قننا۔ شہر حضور ﷺ۔ شہر رسول ﷺ کے۔ شہر کرم میں۔ شہر محبت۔ شہر مقدس۔ شہر نبی ﷺ کی تصویر۔ سلوٹہ کافی سلام زیادہ۔ طلب مقدس ہے۔



طیبہ۔ طیبہ کے۔ طیبہ ہے۔ عام۔ غلط۔ غیرہ فطرت۔ فردوس۔ گاہ۔ گاہ مٹ۔ گاہ بند۔ کا تصور۔ کاعالج۔ کاشہ پاک شہر محترم۔ کچھ۔ کرتے ہیں لوگ۔ کریں۔ کوچہ و بازار نبی ﷺ کے۔ کمل۔ کمال ہیں۔ کی۔ کی تلاش میں۔ کی پوچھت۔ کی سماعت۔ کی غفمتیں۔ کی توبہ۔ کی ہے۔ کے۔ کے رات دن۔ کے صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے۔ کیونکر۔ گاہ گماں بیا ہے جابر ﷺ کے شر کو۔ لیکن۔ مٹی۔ محبت۔ محبت ہے۔ عراب تھہ میں۔ مدینہ الحبيب ﷺ میں۔ مدینہ الرسول ﷺ ہے۔ مدینہ۔ مدینہ ہے۔ مدینے کا خیال۔ مدینے کا ذکر قرینہ قرار۔ مرکز توبہ نبی ﷺ۔ مستفید۔ مسجدیں۔ مسکن سرکار ﷺ۔ مصطفیٰ مکر۔ مطلوب۔ مطمئن۔ مفت۔ ملے۔ ملے کی۔ میرا یہ قلب مغشوب۔ میرے ملا صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ میں رہتا ہے۔ میں نہیں۔ میں ہوتے ہیں۔ میں ہوں۔ میں ہے۔ شغل۔ صعب۔ نظر آئے۔ نواز ہیں۔ نہ تھا۔ نہ پوچھیے۔ نہیں۔ والا ہے۔ ولہ ولہ وہ روضہ مقدس۔ وہ شہر پاک۔ ہر لمحہ ہو۔ ہو کس طرح۔ ہو مکی ہے۔ ہول۔ ہولہ ہول۔ ہوں طیبہ مقدس سے۔ ہوئی۔ ہوئے۔ ہے۔ ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد۔ ہے آگے مواجہ۔ کے۔ ہے آپلوں کا گھر۔ ہے تو ہے طیبہ کا روضہ۔ ہے دیوار اقدس۔ ہے سرکار ﷺ کی دلینہ ہے شہر تخی محبت ﷺ۔ ہے شہر مصطفیٰ ﷺ۔ ہے طیبہ کا حرم۔ ہے فیض۔ ہے کہ نہیں۔ ہے کیوں۔ ہے مدینہ طیبہ۔ ہے مدینے کا مسافر۔ ہے وہ شہر لاہور۔ ہے دینی ﷺ۔ ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ ہیں۔ ہیں تجلیں۔ ہیں رحمت کے پال۔ یا رسول اللہ ﷺ۔ یا رسول اللہ ﷺ۔ یہ شہر جمال ہے۔ یہ شہر دلکش۔ یہ قرینہ محبت۔ نوریں بدلیاں۔



## اردو مجموعہ ہائے نعت

- ۱۵۔ ورفمنا لک ذکرک۔ ۱۹۷۷/۱۹۸۱/۱۹۹۳ (صفحہ ۱۳۶)  
 ۲۵۔ حدیث شرقی (دوسرا مجموعہ نعت)۔ ۱۹۸۲/۱۹۸۴/۱۹۸۶ (صفحہ ۱۷۶)  
 ۳۵۔ ملاحز نعت (اردو پنجابی قریبات)۔ ۱۹۸۵ (صفحہ ۱۷۶)  
 ۴۵۔ میرت عظیم (مختصر تہ تسلط)۔ ۱۹۹۲ (صفحہ ۱۲۸)  
 ۵۵۔ "۹۲" (نعتیہ قطعات)۔ ۱۹۹۳ (صفحہ ۱۱۲)  
 ۶۵۔ شہر کرم (حدیث علیہ سکے بارہ میں نعتیں)۔ ۱۹۹۶ (صفحہ ۱۹۲)

## پنجابی مجموعہ ہائے نعت

- ۷۵۔ نعتیں دی ملی (صداد فی حق اور اہل بیت)۔ ۱۹۸۵/۱۹۸۷ (صفحہ ۱۲۴)  
 ۸۵۔ حق داری تہجہ۔ ۱۹۹۶ (صفحہ ۸)

## تحقیق نعت

- ۹۵۔ پاکستان میں نعت۔ ۱۹۹۴ (صفحہ ۲۲۴)  
 ۱۰۵۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۴ (صفحہ ۴۰۰)  
 ۱۱۵۔ طوائفین کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۵ (صفحہ ۴۳۶)  
 ۱۲۵۔ نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۳ (صفحہ ۱۱۲)

## انتخاب نعت

- ۱۳۵۔ مدح و تحسین (۱۹۷۳) (صفحہ ۱۹۸)  
 ۱۴۵۔ نعت عظیم و ائمہ مسلمین (۱۹۸۲/۱۹۸۸/۱۹۹۳) (صفحہ ۱۶۴)  
 ۱۵۵۔ نعت ملاحز (ملاحز چلی بھٹی کی نعتوں کا انتخاب)۔ ۱۹۸۷ (صفحہ ۲۷۶)  
 ۱۶۵۔ عظیم رحمت (انیس بیانی کی نعتوں کا انتخاب)۔ ۱۹۸۷ (صفحہ ۹۶)  
 ۱۷۵۔ نعت کا نکتہ (انتخاب نعت کے اعتبار سے عظیم انتخاب)۔ مجموعہ تحقیقی نعت کے ساتھ۔ جنگ  
 جلیشن کے زیر اہتمام۔ چار لاکھ طبعات۔ ۱۹۹۳۔ (صفحہ ۸۱۶۔ پراساوت)  
 ۱۷۵۔ اللہ۔ بابائے ملت کی اشاعت کے ساڑھے آٹھ برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے  
 شعریہ نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ بابائے ملت "نعت" اپ تک ۲۰ ہزار کے قریب  
 صفحات شائع کر چکا ہے۔

## اسلامی موضوعات پر کتابیں

- ۱۶۵۔ احادیث اور معارف۔ ۱۹۸۶/۱۹۸۷/۱۹۸۸ (معارف میں بھی ہیں) (صفحہ ۱۹۲)  
 ۱۷۵۔ بابائے ملت کے حقوق۔ ۱۹۸۵/۱۹۹۳ (صفحہ ۱۱۲)  
 ۲۰۵۔ حر و محرم (تدریس)۔ ۱۶ مباحثیں۔ ۴۹ مکتوبات۔ ۱۹۸۸ (صفحہ ۲۲۴)  
 ۲۱۵۔ ملاحز اعلیٰ (تدریس)۔ ۱۶ مباحثیں۔ ۸۰ مکتوبات۔ ۱۹۸۸ (صفحہ ۲۳۶)  
 ۲۲۵۔ ویت الہی (تدریس)۔ ۱۶ مباحثیں۔ ۵۷ مکتوبات۔ ۱۹۸۸ (صفحہ ۲۲۴)

## تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

- ۲۳۵۔ اقبال اور ملاحز رحمت گمان تہجہ۔ ۱۹۷۷/۱۹۷۹/۱۹۸۲ (تہجہ)۔ ۱۹۸۷ (صفحہ ۱۱۲)  
 ۲۴۵۔ تہجہ "تہجہ" (عظیم نور کا تہجہ)۔ ۱۹۸۳/۱۹۸۷ (صفحہ ۱۶۸)  
 ۲۵۵۔ تہجہ "عظیم"۔ انکار و کردار۔ ۱۹۸۵ (صفحہ ۱۶۰)  
 ۲۶۵۔ تحریک اہل بیت (تہجہ)۔ ۱۹۸۲/۱۹۸۶/۱۹۹۴ (صفحہ ۴۶۴)

## مرید کتابیں

- ۲۷۵۔ میرے سرکار (۱۹۸۷)۔ ۱۹۸۷ (صفحہ ۱۴۴)  
 ۲۸۵۔ ملاحز (۱۹۹۳)۔ ۱۹۹۳ (صفحہ ۱۱۲)  
 ۲۹۵۔ تہجہ عالمین اور رحمت عالمین (۱۹۹۳)۔ ۱۹۹۳ (صفحہ ۲۵۶)  
 ۳۰۵۔ روز و رات (۱۹۹۳/۱۹۹۴/۱۹۹۵)۔ سات ایلے تہجہ (صفحہ ۱۲۸)  
 ۳۱۵۔ قرطاس رحمت (خشب و نعل)۔ ۱۹۹۲ (صفحہ ۱۴۴)  
 ۳۲۵۔ ملاحز رحمت (ملاحز تہجہ)۔ ۱۹۹۲ (صفحہ ۲۲۴)  
 ۳۳۵۔ راجا رشید (تہجہ) کے لیے نعتیں۔ ۱۹۸۵/۱۹۸۷/۱۹۹۱ (صفحہ ۹۶)  
 ۳۴۵۔ ملاحز (۱۹۹۱)۔ ۱۹۹۱ (صفحہ ۴۸)  
 ۳۵۵۔ نعت بابائے ملت (۱۹۹۱)۔ ۱۹۹۱ (صفحہ ۳۲)  
 ۳۶۵۔ نعتیہ نعت (نعتیں ملاحز)۔ ۱۹۹۵ (صفحہ ۱۶۰)  
 ۳۷۵۔ روز و رات۔ ۱۹۹۵ (صفحہ ۱۱۲)  
 ۳۸۵۔ ملاحز (۱۹۹۵)۔ ۱۹۹۵ (صفحہ ۲۵۶)

## نثر

- ۳۹۵۔ انجمن اعلیٰ (تہجہ)۔ ۱۹۸۲/۱۹۸۳/۱۹۸۴ (صفحہ ۱۹۲)  
 ۴۰۵۔ نعت اعلیٰ (تہجہ)۔ ۱۹۸۳/۱۹۸۴/۱۹۸۵ (صفحہ ۱۹۲)  
 ۴۱۵۔ تہجہ (تہجہ)۔ ۱۹۸۳/۱۹۸۴/۱۹۸۵ (صفحہ ۱۹۲)  
 ۴۲۵۔ تہجہ (تہجہ)۔ ۱۹۸۳/۱۹۸۴/۱۹۸۵ (صفحہ ۱۹۲)

## راجا رشید محمود کی اداوت میں

ماہنامہ "نعت" لاہور

جنوری ۱۹۸۸ء سے پوری پاکستان کی سے شائع ہو رہا ہے

- ① "نعت" (ذیابیس نعت) کے بارے میں پہلا ہفتہ ماہنامہ علمی و تحقیقی جریدہ ہے
- ② "نعت" کا ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر مگر انظر تکلیف کی حیثیت رکھتا ہے

- ③ "نعت" کا ہر شمارہ کم از کم ۳۲ صفحات پر شائع ہوتا ہے
- ④ "نعت" کی خصوصی اشاعتیں چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہوتی ہیں

☆ ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق

☆ دیدہ زیب کتبیت اور کیوڈنگ۔ معیاری سفید کغذ

☆ اب تک ۲۰ ہزار کے قریب صفحات شائع کیے جا چکے ہیں

عام شمارہ: ۱۵ روپے

اشاعت خصوصی: ۶۰ روپے

زیر سالانہ: ۲۰۰ روپے

## راجا اختر محمود

مینجر ماہنامہ "نعت"۔ انظر مشیل۔ نیو شالمار کالونی۔ لیکن روڈ۔ لاہور

پوسٹ کوڈ: ۵۴۵۰۰

(فون: ۳۶۸۳-۳۶۸۳)

